

# پلیکان مہجنتان

## امر حہ شیخ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

سچیاں محبتاں

از امرحہ شیخ

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشا اللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

کمرے کے خواب ناک ماحول میں بیڈ پر الٹا لیٹا وجود خواب و خروش کے مزے لے رہا تھا۔۔۔ جب اچانک دھڑام سے کمرے کا دروازہ کھولتا کوئی اندر آیا۔۔۔۔۔ اتے ہی زور سے سوئچ بورڈ پر ہاتھ مارا جس سے کمرہ پورا روشنی میں نہا گیا۔۔۔ کمرہ روشن ہوتے ہی ہر چیز واضح ہوئی۔۔۔۔۔

سیمل کمرے کی دہلیز پر کھڑی تیزی سے اندر آئی۔۔۔ یکدم وہ روکی۔۔۔ چاروں طرف نظر گھوما کر دیکھتی اسکا خود کا دماغ بھی گھوم کر رہ گیا۔۔۔ پورا کمرہ کباڑ کی دکان لگ رہا تھا۔۔۔ الماری سے کپڑے باہر کو آنے کو مچل رہے تھے۔۔۔ بیڈ پر ہی لیپ ٹاپ کھولا پڑا تھا۔۔۔ کارپٹ پر جگہ جگہ جوتے کشن پیپسی کے دو تین کین ہر چیز کا ستیاناس کیا ہوا تھا۔۔۔۔۔

ضرم کے بچے یہ کیا حالت کی ہوئی ہے کمرے کی۔۔۔ رات کو کونسا طوفان آتا ہے یہاں۔۔۔ کالج کی چھٹی ہے اسکا مطلب یہ نہیں کے مردوں سے مقابلے پر اتر آؤ۔۔۔ شرافت سے اٹھ جاؤ ورنہ ابھی میں بھائی کو بلاتی ہوں۔۔۔ سیمل زور زور سے بولتی ساتھ کمرے کو اسکی اصل حالت میں لارہی تھی۔ جب کے ضرم نے گردن اٹھا کر مندی مندی آنکھوں سے اسے دیکھا جو کہنے کو تو اسکی جڑواں بہن تھی مگر پوری دادی اماں تھی۔۔۔۔۔

ظاہر ہے سب کی جان بستی تھی اس میں اور بھائی کی تو وہ لاڈلی تھی۔۔۔۔۔ ضرم دوبارہ سرتکیے پر رکھتا آنکھیں موند گیا۔۔۔ یہ تو روز کا معمول تھا۔۔۔۔۔ کمرہ روز یونہی کباڑے کی حالت میں ملتا۔۔۔ بس فرق اتنا ہوتا ضرم ڈریسنگ ٹیبل کے

سامنے کھڑا ہوتا کالج جانے کے لیے ضرر سیمل کے نون اسٹوپ بولنے پر چڑھ کر اٹھ بیٹھا۔ سیمل کمرے کی حالت ٹھیک کرتی اسکی طرف گھومی جو بیڈ پر بیٹھا اسے گھور رہا تھا۔

گھورنے کی ضرورت نہیں ہے بھائی بولا رہے ہیں نیچے ناشتہ کرو آکر ورنہ مجھے اجازت ہے ہینگر سے پٹائی کر دینا۔۔۔ سیمل نے آنکھیں مٹکا کر کہا۔ ہاتھ تو لگا کر دکھاؤ چھپکلی کہیں کی۔۔۔ ضرر تیزی سے کہتا بیڈ سے نیچے اتر کر اسے پکڑنے دوڑا جو قہقہ لگاتی باہر بھاگی۔۔۔۔

ضرر رک گیا کیوں کے اسنے بنیان پہنی ہوئی تھی۔ دیکھ لو ننگا چھپکلی۔۔۔ ضرر زور سے بولتا الماری سے کپڑے لیتا واش روم گھس گیا۔۔۔۔ یہ تھا گھر کا سب سے چھوٹا سپوت ضرر ہمدانی۔ سیمل ہمدانی کا جڑواں بھائی۔ ضرر سیمل سے کچھ سیکنڈ ہی بڑا تھا۔ دونوں کی عمر انیس سال تھی۔ یہی وجہ تھی جو دونوں ایک دوسرے کے بیسٹ فرینڈ تھے۔۔۔ ایک ہی کالج کے طالب علم۔۔۔۔۔ پڑھائی میں دونوں ہی بہت اچھے تھے۔۔۔

اپنے چھوٹے ہونے کا فائدہ بھی دونوں خوب اٹھاتے تھے یہ الگ بات تھی کے سیمل کے سامنے ضرر کی اتنی چل نہیں پاتی تھی۔۔۔ ضرر دیکھنے میں بہت پیارا لگتا تھا۔ رنگ گورا اور آنکھوں کا کلر سیمل کی طرح ڈارک براؤن تھا۔۔۔



میرے سپنو کی رانی کب آئے گی تو آئی رت مستانی کب آئے گی تو۔۔۔۔ چلی  
جائے زندگانی کب آئے گی تو چلی آ تو چلی آ۔۔۔۔

جی صاحب جی!!! آگئی جی۔۔۔۔ یکدم رانی پکن کی دہلیز پر کھڑی مسکرا کر  
بولی۔۔۔۔

(بیس سال کی رانی جیسے صرف برتن دھونے کے لیے رکھا ہوا تھا جب کے  
اس کی ماں گھر کی صفائی وغیرہ کرتی تھی)

رانی کی آواز نے جیسے جادو کر دیا۔۔۔۔ عصام صاحب کی آواز کا والیوم خود بہ خود  
بند ہو گیا تھا۔۔۔۔

عصام جو آج کی تاریخ میں بڑے بھائی کے لئے کافی بنانے آیا تھا۔۔۔۔ کافی  
پھنٹتہ غصہ سے پلٹا۔۔۔۔

رانی جی آپ کو کس نے بلایا جی۔۔۔۔ عصام چبا چبا کر بولتا اسے بھی چھبہ  
جانے والی نظروں سے گھور رہا تھا۔۔۔۔

جی وہ جی آپ نے ہی تو بلایا جی رانی کب آئے گی تو اسلئے جی میں بھاگتی ہوئی  
آئی جی۔۔۔۔

دیکھیں جی جوتی بھی اتر کر باہر ہی رہ گئی۔۔۔۔ رانی شرماتی ہوئی دوپٹے کا کونہ  
دانتوں میں دبائے ہوئے اپنی پھرتی بتا رہی تھی۔۔۔۔

جو سنتے ہی جل کر خاک ہو گیا۔۔۔۔ ہاں تو جی جائیں اپنی جوتی لے کر آئیں۔۔۔۔  
بہت ہی نازک پیر ہیں آپ کے جی۔۔۔۔

اچھا جی میں پہن کر آتی ہوں جی۔۔۔۔۔ رانی اپنی بتیسی نکال کر چھک کر بولتی  
بھاگی۔۔۔ اس کے نکلتے ہی عصام نے  
بھی دوڑ لگادی۔۔

عصام ہمدانی۔۔۔۔۔ ہمدانی شاہ کے تیسرے سپوت۔۔۔۔۔ جو یونیورسٹی اسٹوڈنٹ ہے۔  
۔۔۔ عمر اکیس سال۔۔



ہیلو۔۔۔۔۔ ہاں یار اٹھ گیا ہوں۔۔۔۔۔ جانتا ہوں میرا باپ نہ بن۔۔۔۔۔ بابا بابا۔۔۔۔۔ اچھا  
اچھا چل بائے۔۔۔

جہان ہمدانی اپنے بیڈ سے اٹھ کر ایک ہاتھ سے الماری میں ہینگ ہوئے کپڑے  
نکالتا دوسرے ہاتھ میں

موبائل کان سے لگائے اپنے دوست سے باتیں کر رہا تھا۔۔۔۔۔ پھر موبائل سائیڈ  
ٹیبیل پر رکھ کر واشر روم چلا گیا۔۔۔۔۔

جہان ہمدانی۔۔۔۔۔ ہمدانی شاہ کے دوسرے بیٹے جن کی عمر چوبیس سال  
ہے۔۔۔۔۔ اپنے چھوٹے بھائیوں پر رعب جماتے ہیں

یہ الگ بات کے کوئی اتنا رعب میں نہیں آتا تھا۔۔۔۔۔ جہان ڈاکٹر بن رہا تھا  
.... میڈیکل کے دوسرے سال میں تھا



ڈائننگ ٹیبیل کے گرد سب گھر والے بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے۔۔۔

جب یکدم ہمدانی صاحب نے سر اٹھا کر ایک طائر نہ نظر

اپنے بیوی بچوں اور ماں پر ڈالی۔ پھر غمسان کی طرف چہرہ گھما کر اسے دیکھا۔۔۔ جو تھری پیس سوٹ پہنے آفس جانے کے لئے تیار تھا۔۔۔ غمسان ہمدانی جو گھر کے سب سے بڑے بیٹے تھے۔۔۔ ایم بی اے کمپلیٹ کرنے کے بعد ہمدانی صاحب کے ساتھ ہی اپنا فیملی بزنس چلا رہے ہیں۔۔۔ غمسان کی شخصیت کافی رعب دار اور شاندار تھی۔۔۔ ستائیس سال عمر تھی۔۔۔ اپنے بھائیوں اور خاص طور پر اپنی بہن سے بہت پیار کرتے ہیں۔۔۔



غمسان بیٹا آج چھٹی کے دن آفس

جی پاپا کچھ کام ہے جلدی آجاؤں گا۔۔۔۔۔  
اہم اہم کونسا کام ہے آفس میں بھائی۔۔۔ عصام برابر میں بیٹھا معنی خیز نظروں سے دیکھ کر پوچھنے لگا۔۔۔

تمہارے جیسے کام نہیں ہیں۔۔۔۔۔ غمسان نے گھور کر اسے دیکھ کر کہا۔۔۔

سیمل جو بیٹھی گا ہے بگا ہے انہیں بھی دیکھ رہی تھی

فون کرسی سے کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔ عصام بھائی تنگ مت کریں بھائی کو سیمل کے بولنے پر سب اسکی جانب متوجہ ہوئے۔۔۔۔۔ جب کے دادی نے سیمل کو ناگوار نظروں سے دیکھا۔۔۔

اے لڑکی کیا بد تمیزی ہے بھائی سے اس طرح بات کرتے ہیں۔۔۔۔۔ دادی کے کہنے پر سب نے سیمل کو دیکھا۔۔۔۔۔

سب جانتے تھے دادی کو سیمل سے اللہ واسطے کا بیر تھا اسکی بڑی وجہ یہ تھی  
کے وہ بیٹی تھی۔۔۔

یہ نہیں تھا کہ وہ سیمل سے نفرت کرتی تھیں پر وہ اپنے پوتوں سے زیادہ  
محبت کرتی تھیں۔۔۔۔

سوری عاصم بھائی۔۔۔ سیمل سر جھکا کر منمنا کر کہتی اٹھ کر چلی گئی۔۔

اے لو دیکھو ذرا نخرے۔۔۔ رضیہ بیگم لڑکی کی یہ تربیت کر رہی ہو۔۔۔

دادی پلیز وہ کوئی بد تمیزی نہیں کر کے گئی۔۔۔ نرم نے آہستہ آواز میں سمجھانا  
چاہا۔۔۔ اسکے کہنے پر دادی غصے میں آگئیں۔۔۔

بس بس طرف داری کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ تم لوگوں کے لاڈ پیار  
کی وجہ سے اتنی زبان ہے اس لڑکی کی۔۔۔

اماں میں سمجھاؤں گی اسے آپ غصہ مت کریں آپ کی

طبیعت خراب ہو جائے گی۔۔۔ رضیہ بیگم کے کہنے پر دادی ہنکار بھرتی دوبارہ  
ناشتہ کرنے لگیں

جب کے غمسان اپنی جگہ سے اٹھ کر سیمل کے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

آہستہ آہستہ تینوں بھائی بھی اٹھ کر سیمل کے کمرے کی طرف بڑگئے

ہمدانی صاحب نے اپنی بیوی کو دیکھا جو آنکھ کا کونہ صاف کرتی مسکرا کر ناشتہ  
کرنے لگیں۔۔۔

کوئی کچھ بھی کہے مگر جب بھی وہ اپنے بچوں کو ایک دوسرے کے لیے یوں

دیکھتی تو خود پر فخر کرتی تھیں



غسان کمرہ نوک کرتا اندر آیا۔۔۔۔۔ سیمل بیڈ پر بیٹھی بنا آواز کے رو رہی تھی۔۔۔۔۔

غسان نے اسے دیکھا تو ہونٹ بھنج لئے۔۔۔۔۔ بچپن سے دادی کا رویہ ایسا ہی تھا جہاں سیمل کچھ کہے دادی اسے جھٹک کر رکھ دیتیں۔۔۔

اپنی ماں کے کہنے پر وہ چپ رہتا تھا۔۔۔۔۔ مگر اسکے چھوٹے بھائیوں میں سے کوئی نہ کوئی ضرور دادی کو کچھ کہ دیتا۔۔۔۔۔

غسان خاموشی سے چلتا اسکے ساتھ آکر بیٹھا۔۔۔۔۔

بھائی میں نہیں رو رہی وہ تو شاید موسم کی وجہ سے زخام ہو گیا ہے۔۔۔۔۔

غسان کو اپنے قریب بیٹھا دیکھ کر جھٹ آنسو صاف کر کے ناک رگڑنے لگی۔



غسان نے مسکرا کر اسکی کلائی پکڑی۔۔۔۔۔ اچھا ناک کو تو چھوڑ دو ویسے ہی اتنی سرخ ہو رہی ہے۔۔۔۔۔ غسان کی بات ہر اس نے اسے دیکھا۔۔۔۔۔

بھائی میں نے عصام بھائی سے کوئی بد تمیزی نہیں کی۔۔۔۔۔

جانتا ہوں۔۔۔۔۔ عصام کی آواز پر دونوں نے گردن موڑ کر دروازے کی سمت

دیکھا۔۔۔۔۔۔۔ جہاں تینوں بھائی کھڑے اسے

ہی دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔







پہلی نظر میں دیکھتے ہی غنسان کو ناگوار گزرا تھا۔۔۔۔۔  
 سب کے ساتھ مردوں کی طرح قہقہے لگا رہی تھی۔۔۔۔۔  
 پورے ٹائیم وہ بہانے بہانے اس سے بات کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔  
 لیکن پتہ نہیں کب اسکا موبائل نمبر اس نے سیمیل سے لے لیا تھا۔۔۔ شروع  
 میں کتنا روڈ ہوا تھا اسکے ساتھ

مگر وہ بھی ڈھیٹ تھی روز کال اور میسجز کرتی رہتی تھی۔۔۔۔۔  
 ابھی بھی غنسان کا موڈ خراب ہو گیا۔۔۔ مگر دوسری طرح جیسے پرواہ ہی نہیں  
 تھی۔۔۔۔۔

اس نے لیپ ٹاپ بند کیا ٹیبل سے موبائل یر کار کی چابی اٹھائی اور باہر نکل  
 گیا۔۔۔۔۔



غنسان نے پارکنگ میں اپنی کار کے پاس پوہنچ کر دروازہ کھولا ہی  
 تھا۔۔۔۔۔ جب کسی لڑکی کے چہننے کی آواز سنی۔۔۔۔۔  
 اس سے پہلے وہ دیکھتا کوئی تیزی سے پیچھے کا دروازہ کھول کر بیٹھتا زور سے  
 دروازہ بند کر چکا تھا۔۔۔۔۔

غنسان تو حیران پریشان ہی رہ گیا۔۔۔ جب پاس ہی کتے کے  
 بھونکنے کی آواز آئی۔۔۔ اس نے مڑ کر دیکھا جو پچھلے دروازے کو دیکھ کر  
 بھونک رہا تھا۔۔۔۔۔

غسان کو ہنسی آنے لگی۔۔۔ سارا معاملہ سمجھ میں آگیا تھا۔۔۔  
پہلے کتے سے نپٹتا ہوں پھر بلی سے۔۔۔۔ خود سے کہتا آگے بڑھ کر وہ اسے  
بھگانے لگا۔۔۔۔

کتے کو بھگا کر غسان نے پچھلا دروازہ کھولا پھر دروازے سے اندر جھکا جہاں  
کوئی لڑکی دوسری طرف کا دوازے کا لاک پکڑ کر کھول کم توڑنے کی کوشش  
زیادہ کر رہی تھی۔۔۔۔

غسان خاموشی سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔ جس کا صرف بار بار ڈرائیونگ سیٹ  
دیکھنے کی وجہ سے سائیڈ پوز نظر آرہا تھا۔۔۔۔

ریڈ اور بلیک کنٹراسٹ کا شلوار قمیض سر پر دوپٹہ سرخ و سفید نازک سی لڑکی  
جسکا چہرہ میک اپ سے پاک۔۔۔۔

گھبراہٹ اور پسینے میں اور حسین لگ رہا تھا۔۔۔۔۔ یکدم اس نے غسان کی  
طرف دیکھا۔۔۔۔ بڑی بڑی آنکھیں گھنی پلکیں۔۔۔

غسان بس اسے ہی دیکھے جا رہا تھا ایسا نہیں تھا کہ اسنے کوئی خوبصورت لڑکی  
نہیں دیکھی تھی

مگر جانے کیا تھا اس میں کہ وہ اسے بنا پلک جھپکائے دیکھتا رہا۔۔۔۔۔ ناک میں  
چھوٹی سی بالی اسے اور خوبصورت بنا رہی تھی۔۔۔۔

کافی دیر دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے رہے۔۔۔ جب اچانک ایمان نے اسکے  
پچھے دیکھا۔۔۔۔۔ کک کیا وہ بھاگ گیا؟

ایمان کی آواز پر غنسان جیسے ہوش میں آیا۔۔  
 ہا ہاں۔۔۔ بھاگ گیا۔۔۔ غنسان کہ کر پھر اسے دیکھنے لگا۔۔ جو سنتے ہی  
 پر سکون ہو گئی تھی۔۔۔  
 وہ یہ دروازہ نہیں کھول رہا پلینز اسے کھول دیں۔۔۔ تھوڑا ہچکچا کر کہتی وہ اسے  
 دیکھنے لگی۔۔۔

کیوں؟ غنسان نے غائب دماغی سے کہا۔۔۔ جس پر اسنے اپنی بڑی بڑی  
 آنکھوں سے گھورا۔۔۔  
 کیا مطلب ہے اس بات کا؟ مجھے گھر جانا ہے یا آپ ہٹیں میں یہاں سے اتر  
 جاتی ہوں۔۔۔  
 غنسان اسے غصے میں دیکھ کر پیچھے ہٹا پر دروازہ بند کرتا ڈرائیونگ سیٹ پر جا  
 کر کار اسٹارٹ کر دی۔۔۔

ایمان بیچاری جو دروازہ بند کرنے پر تپ کر کھولنے لگی تھی کار اسٹارٹ ہوتے  
 ہی ڈر کر اسے دیکھا۔۔۔ یہ یہ کیا کر رہے ہیں روکیں گاڑی۔۔۔  
 یہ گاڑی سیدھا پولیس اسٹیشن جا کر رکے گی۔۔۔ غنسان ڈرائیو کرتا آرام سے  
 کہتا اسے مزید ڈرا گیا۔۔۔

پر پر کیوں میں نے کیا کیا ہے۔۔۔ ایمان گھبرا کر بولتی اسے دیکھنے لگی۔۔۔  
 میری گاڑی میں بنا اجازت گھس گئیں محترمہ اس سے بڑا جرم کیا ہو سکتا  
 ہے۔۔۔

گھسی تھی لیکر تھوڑی بھاگی ہوں اور مجھے گاڑی نہیں چلانی آتی۔۔۔ غنسان کی بات پر اسنے جل کر کہا۔۔۔

ہاں وہ تو دروازہ کھولنے سے اندازہ ہو گیا تھا۔۔۔ غنسان نے مسکراہٹ دبا کر کہا غنسان کو اسے تنگ کرنے میں مزہ آرہا تھا۔۔۔

دیکھیں بھائی۔۔۔ ایمان کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی اس نے جھٹکے سے بریک لگائی۔۔۔

کیا!! کیا کہا تم نے۔۔۔۔۔ گاڑی روک کر وہ پیچھے مڑا۔۔۔ ایمان اسکے اچانک اس طرح کرنے سے دروازے سے جا لگی۔۔۔

کک کیا کہ دیا ایسا؟۔۔۔۔۔ ممننا کر کہتی وہ دروازے کو دیکھے لگی جیسے دیکھنے سے اپنے آپ ہی کھول جائے گا۔۔۔

میں تمہارا بھائی نہیں ہوں نہ مجھے کوئی شوق ہے۔۔۔ ایک بات اور بتاتا چلوں میری ایک عدد بہن ہے مجھے اور بہنوں کی بلکل ضرورت نہیں۔۔۔

ایمان اسکی بات پر اداس ہو گئی۔۔۔ کتنی لکی ہے آپ کی بہن اسکا بھائی ہے۔۔۔ غنسان نے غور سے اسے دیکھا پھر سیٹ سے تھوڑا اور قریب

ہوا۔۔۔

اتنا دکھی ہونے کی ضرورت نہیں میرے تین بھائی ہیں تم انہیں اپنا بھائی بنا لو وہ خوشی خوشی تمہے اپنی بہن بنا لیں گے۔۔۔

ہم۔۔۔ شکریہ اچکا اب ذرا لاک کھولیں مجھے اترنا ہے۔۔۔ ایمان منہ بنا کر

بولتی۔۔۔۔۔ لاک کے ساتھ زور آزمائی کرنے لگی  
جب کے غمسان اسے دیکھتا رہا پھر گہری سانس لیکر لاک کھولا۔۔ جو آگے سے  
بند کر دیا تھا۔۔

پھر گاڑی سے اتر کر اسکی سائیڈ کا دروازہ کھولا۔۔ ایمان کو شرمندگی ہوئی ایک  
دروازہ نہیں کھولنا آیا پتہ نہیں کیا سوچ رہے ہونگے۔۔۔  
غمسان دروازہ کھول کر اسکے اترنے کا انتظار کرنے لگا۔۔ ایمان جھنجھک کر  
باہر نکلی۔۔۔

سوری وہ مجھے اس طرح سے آپ کی گاڑی میں نہیں بیٹھنا چاہیے تھا۔۔ ایمان  
سر جھکا کر انگلیاں مڑوڑتی ہونٹ چباتی بول رہی تھی۔۔۔  
اور کچھ؟ ایمان نے اس کی بات پر نہ سمجھی سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔  
میں آپ سے معافی مانگ رہی ہوں۔۔۔

ایسے تو معافی نہیں ملے گی۔۔۔ غمسان نے سینے پر ہاتھ باندھ کر اسکی آنکھوں  
میں دیکھا۔۔۔

پھر کیسے معافی چاہیے۔۔۔

ایک کپ کافی۔۔۔۔۔ منظور؟

غمسان کی بات پر ایمان سوچنے لگی۔۔۔ جب یکدم اسے سیمل یاد آئی۔۔۔ سیمل  
اسکی کالج فرینڈ تھی

وہ کبھی سیمل کے گھر نہیں گئی پر ایڈریس پتہ تھا۔۔۔

کیا سیمیل کو بولا لوں انکے گھر کے قریب ہی تو ریسٹورینٹ ہے۔۔۔ ہاں یہ ٹھیک رہے گا۔۔۔ ایمان نے سوچ کر اسے دیکھا

پھر بولی۔۔۔ ٹھیک ہے پر جگہ میری مرضی کی۔۔۔ اوکے ڈن چلو۔۔۔ غنسان خوش ہوتا اسکے لئے فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھول کر اسے دیکھنے لگا۔۔۔

ایمان جھجھکتی ہوئی اندر بیٹھی۔۔۔ غنسان نے دروازہ بند کیا پھر گھوم کر ڈرائیونگ سیٹ پر آکر بیٹھا

اتنے میں ایمان نے سیمیل کو میسج کر کے ارجنٹ بلایا کہ اپنے کسی بھی بھائی کے ساتھ آجاؤ۔۔۔

غنسان نے اسے ایک نظر دیکھ کر گاڑی اسٹارٹ کر دی



Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لگتا ہے کوئی ناراض ہے مجھے سے شاید۔۔۔۔۔ سیمیل ضرم کی گود میں سر رکھ کر ایک ہاتھ سے گال کھینچتے ہوئے لاڈ سے بولی۔۔۔

جو بیٹھا اپنا موبائل یوز کر رہا تھا۔۔۔

فری ہونے کی بلکل ضرورت نہیں ہے میں بہت شدید ناراض ہوں۔۔۔ ضرم اسکا ہاتھ ہٹاتا منہ بنا کر بولا۔۔۔

اچھا اسکا مطلب تھوڑی سی بھی ناراضگی ختم نہیں ہوگی؟ سیمیل نے اٹھ کر اسے دیکھ کر پوچھا۔۔۔ نہیں۔۔۔

پکی بات ہے؟ ہاں پکی۔۔۔ ٹھیک ہے مطلب میں تو تمہے ساتھ لیکر جانے والی

تھی میری دوست کا میسج آیا ہے

ریسٹورینٹ بلا رہی ہے۔۔۔۔۔ اف مزہ آجائے گا تم تو جانتے ہو کتنا لذیذ کھانا  
ہوتا ہے وہاں کا کیمکم۔۔۔۔۔

سیمل چٹارے لیتی اٹھ کھڑی ہوئی جب کے ضرم کی سکرین پر چلتی انگلیاں  
روک گئی۔۔۔۔۔

اچھا چلو اگر اتنا معافی مانگ رہی ہو تو معاف کر دیتا ہوں۔۔۔۔۔ ضرم کھڑا ہو کر  
اسکے کندھے کے گرد اپنا بازو رکھ کر مسکرا کر بولا۔۔۔۔۔  
سیمل زور سے ہنسی۔۔۔۔۔ ہاہا ہا ڈرامے باز۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے جاؤ پھر۔۔۔۔۔ سیمل کے اس طرح کہنے پر ضرم ہٹا کر دوبارہ بیٹھنے  
لگا۔  
NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سیمل نے ہنستے ہوئے اسے جھپپی ڈالی۔۔۔۔۔ ہاہا مذاق کر رہی ہوں مجھے پتہ ہے  
تم بہت اچھے ہو اتنی دیر ناراض نہیں رہتے اب چلو اس نے ارجنٹ بلایا  
ہے۔۔۔۔۔

اچھا چلو۔۔۔۔۔



رانی دیکھو ذرا عصام صاحب کہاں ہے ؟

رضیہ بیگم لان میں کھڑی صفائی کروا رہی تھیں

جب رانی کو روک کر اسے عصام کو بلانے بھیجا۔۔۔۔۔ جو عصام کا نام سنتے ہی



(نگلی۔۔۔) جو بھی ہوگا دیکھا جائے گا  
دونوں آگے پیچھے اندر داخل ہوئے۔۔۔ اندر کا ماحول بہت پرسکون اور خوش  
گوار تھا  
ڈم لائٹ اور سلو آواز میں چلتا میوزک ایمان کی ساری گبراہٹ دور کر  
گیا۔۔۔۔  
دونوں ساتھ کونے کی ٹیبل کے پاس پوہنچے۔۔۔ غسان نے اسکے لئے چیئر نکل  
کر اسے دیکھا۔۔۔ ایمان تھینکس کہ کر بیٹھ گئی۔۔۔  
غسان اپنا کوٹ اتار کر شرٹ کے بازو کہنیوں تک موڑتا چیئر پر اسکے سامنے  
بیٹھا۔۔۔ جو سب کو دیکھ رہی تھی سوائے اسکے۔۔۔۔  
غسان نے اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے گلہ کھنکھارا۔۔۔ ایمان نے اسے  
دیکھا جو مسکراتا ہوا اور بھی اچھا لگ رہا تھا۔۔۔  
ایمان نے اب اسے سہی سے دیکھا تھا۔۔۔۔ سامنے بیٹھا شخص بہت شاندار  
تھا۔۔۔ اور اس سے بڑا بھی۔۔۔۔  
کیا پتہ انگیجڈ ہوں۔۔۔ ایمان خود سے اخذ کرتی نظرین جھکا گئی۔ اف تم بھی کیا  
سوچ رہی ہو پاگل لڑکی۔۔۔  
خود کو ڈپٹ کر اسنے پھر غسان کو دیکھا  
جو ابھی تک اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔  
مجھے گھورنا بند کریں گے آپ؟ ایمان نے آنکھیں دکھا کر کہا۔۔۔

غسان نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ مینیو کارڈ اٹھا لیا۔۔۔۔۔  
 کیا کھاؤ گی؟ کچھ نہیں شکریہ۔۔۔۔۔ ایمان موبائل چیک کرتی جھٹ بولی۔۔۔۔۔  
 سیمل پھینچ چکی تھی۔۔۔ ایمان نے جلدی سے ٹائپ کر کے اسے وہیں روکنے کا  
 کہہ کر انتظار کرنے کا کہا۔۔۔۔۔

شکریہ کھانا کھانے کے بعد کر لبنا اب بتاؤ جلدی سے کیا کھاؤ گی



وہ میری دوست آرہی ہے مجھ سے ملنے یہاں۔۔۔۔۔ ایمان اسکی بات کو نظر  
 انداز کرتی بول کر کھڑی ہو گئی۔۔۔۔۔

غسان بھی ساتھ اپنی جگہ سے کھڑا ہوا۔۔۔۔۔ اوہ تو محترمہ تجھی اتنی دیر سے  
 موبائل پر لگی ہوئی تھیں۔۔۔۔۔

چلو کوئی بات نہیں پھر سہی۔۔۔ غسان مسکرا کر اسے دیکھنے لگا۔۔۔ ایمان اسکے  
 دیکھنے سے چڑھ گئی۔۔۔ کیا گھورے جارہے ہیں

میں چلتی ہوں۔۔۔ اللہ حافظ۔۔۔ ایمان جلدی سے کہہ کر جانے لگی غسان بھی  
 تیزی سے اسکے ساتھ باہر نکلا۔۔۔۔۔

جب باہر ہی سیمل اور ضرم کو کھڑے دیکھا دونوں بھی ادھر ہی دیکھ رہے  
 تھے۔۔۔۔۔

ایمان سیمل کو دیکھتی تیزی سے اسکی طرف لپکی۔۔۔ ضرم نے غسان کو آواز  
 دی مگر غسان تو ایمان اور سیمل کو ملتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

ضمرم خود ہی آگے بڑھ کر غسان کے چہرے کے سامنے ہاتھ لہرایا۔۔۔ غسان نے چونک کر اسے دیکھا۔

تم۔۔۔ میرا مطلب تم دونوں یہاں کیا کر رہے ہو؟  
غسان سمجھل کر پوری طرح اسکی جانب متوجہ ہوا۔۔۔  
یہ تو بھائی آپ بتائیں۔۔۔ آپ یہاں کیسے؟ کیا ابھی جو میں نے اپنی خوبصورت آنکھوں سے جو دیکھا کیا سچ ہے۔۔۔

غسان ہمدانی ایک پیاری لڑکی کے ساتھ باہر نکلے ویسے کیا آپ ہاتھ پکڑنے والے تھے۔۔۔

ضمرم آنکھیں مٹکاتا رازداری سے پوچھنے لگا جیسے غسان اسے سچ بتا دیگا  
غسان نے ضرم کی بات پر زور سے ضرم کا کان پکڑ کر مڑوڑا۔۔۔  
بہت تیز ہوتے جا رہے ہو تمہارا دوستوں سے ملنا ملنا بند کرتا ہوں۔

آآآ۔۔۔ بھائی اس میں تیزی کہاں سے آگئی۔۔۔ ماشا اللہ۔۔۔ الحمد للہ میری ان آنکھوں نے خود دیکھ لیا میری کیا غلطی اس میں۔۔۔

ضمرم کان چھڑواتے ہوئے بول رہا تھا۔۔۔ ضرم کی آواز پر دونوں لڑکیاں بھی انکی طرف متوجہ ہوئیں۔۔۔ ارے بھائی یہاں پر  
سیمل خوش ہوتی دونوں کی طرف بڑھی۔۔۔ جب کے ایمان نے بھائی لفظ دوہرا کر ان تینوں کو دیکھا۔۔۔

سیمل نے غسان کا ہاتھ پکڑ کر ضرم کا کان آزاد کروایا۔۔۔ ایمان کو اب کی

بار سچ میں رونا آنے لگا۔۔۔ یہ سیمل کے بھائی ہیں  
 اففف اگر انہوں نے دونوں کو بتا دیا تو سیمل کتنا مذاق اڑائے گی۔۔۔ میں کتے  
 سے ڈر کر بھاگتی

اسکے بھائی کی کار میں بیٹھی گاڑی کا لاک بھی نہ کھول سکی۔۔۔  
 ایمان سوچ کر جھر جھری لے کر رہ گئی۔۔۔ ایمان وہیں سے پلٹنے لگی جب پیچھے  
 سے سیمل اسے آواز دیتی اپنے بھائی کو لے کر قریب آئی  
 مجبوراً اسے روکنا پڑا۔۔۔ اف اللہ جی اب کیا ہوگا ایمان۔۔۔ غسان اس کی شکل  
 دیکھ کر اپنا قہقہہ بہت مشکل سے ضبط کر پایا

ایمان ان سے ملو میرے بارے بھائی غسان ہمدانی  
 سیمل اپنے بھائی کو محبت سے دیکھتی ملوانے لگی۔۔۔  
 اسلام علیکم .. ایمان آہستہ سے بولی پر اس بار بھائی بولنے کی غلطی نہیں کی  
 تھی۔۔۔

وعلیکم اسلام اچھا تو آپ سیمل کی دوست ہیں غسان نے مسکرا کر اسے پھر  
 سیمل کو دیکھا

ایمان تو بس غسان کی اکیٹنگ ہی دیکھتی رہ گئی۔۔۔  
 کیسے انجان بن رہے ہیں۔۔۔ جی۔۔۔ ایمان دھیرے سے بولی۔۔۔  
 اور میں سیمل کا جڑواں بھائی ہوں ضرم ہمدانی۔۔۔  
 ضرم نے آگے بڑھ کر ہی اپنا تعارف کروایا۔۔۔ ضرم کے ملنے پر ایمان ایک

..دم جوش و خروش میں چہکی

کیا واقعی مجھے سیمل بے بتایا تھا جب ایک بار میں نے اسے تمہارے ساتھ  
بانیک پر اتے دیکھا تھا۔۔۔ اس وقت میں نے دور سے چہرہ دیکھا تھا۔۔۔۔  
تبھی پہچان نہیں سکی۔۔۔۔ مجھے سیمل نے بتایا تھا تم اسکے جڑواں بھائی  
ہو۔۔۔ کبھی ملاقات ہی نہیں ہوئی کتنی دفع میں نے اسے کہا کہ ملو او  
مگر تمہے دوستوں سے فرست نہیں ملتی تھی خیر آج مل ہی گئے۔۔۔۔  
غسان تو شاک میں چلا گیا جب کے ضرر تو منہ کھولے اسے سن رہا  
تھا۔۔۔۔

سیمل منہ پر ہاتھ رکھے اپنے قمقے کا گلہ گھونٹ رہی تھی۔۔۔  
ایمان ایسی ہی تھی ایک بار بولنے پر ہے تو بولتی چلی جاتی ہے۔۔۔  
غسان ابھی تک شوک میں تھا ایک گھنٹے سے وہ اسکے ساتھ تھی مگر مجال ہے  
جو خود سے ایک بات بھی کی ہو۔۔۔۔

اور کچھ رہ گیا ہے تو وہ بھی بول دو یا ایسا کرو میرے حصے کا بھی تم ہی بول  
دو

غسان نے ایک دم اسے گھورتے ہوئے کہا۔۔۔ ایمان اسکی بات پر شرمندہ  
ہو گئی۔۔۔

ہاہاہاہاہ۔۔۔ واو بھائی میں بھی ٹیم ٹیم یہی کہنے والا تھا آپ نے میرے منہ کی  
بات چھین لی۔۔۔

ضرْم ہنستا ہوا اپنے بھائی کو دیکھ کر بولا  
 ایمان نے دونوں بھائیوں کی باتوں پر منہ بنایا۔۔۔ غنسان جو اسے ہی دیکھ رہا  
 تھا ایمان کے اس طرح کرنے سے اسکی مسکراہٹ گہری ہوتی چلی گئی۔۔۔  
 اچھا میں چلتی ہوں بہت دیر ہوگئی ہے امی انتظار کر رہی ہوگی۔۔۔ ایمان سیمل  
 کو دیکھ کر بولتی ضرْم کی طرف دیکھا  
 اللہ حافظ۔۔۔ اللہ حافظ کالج میں ملاقات ہوگی ضرْم مسکرا کر ملا ایمان مسکرا کر  
 غنسان کو دیکھنے لگی۔۔۔ اللہ حافظ غنسان نے صرف سر ہلانے پر اتفاق کیا۔۔۔  
 ارے آپ بھائی کے ساتھ چلی جائیں اکیلی کیسے جائیں گی۔۔۔ نہیں میں چلی  
 جاؤں گی ضرْم کو جواب دے کر ایک نظر غنسان کو دیکھا جو اسے ہی گھور رہا  
 تھا۔۔۔  
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
 پر ایمان۔۔۔ کچھ نہیں ہوتا سیمل چلی جاؤنگی کونسا کوئی دور ہے۔۔۔۔۔  
 مجھے بھوک لگ رہی ہے ورنہ چلتا ضرْم نے معصوم شکل بنا کر کہا۔۔۔  
 ہاہا۔۔۔ ایمان کے ہنسنے پر دائیں گال کا ڈمپل گہرا ہوا غنسان ایک بار پھر اسے  
 دیکھنے لگا۔۔۔  
 کوئی بات نہیں۔۔۔ میں سمجھ سکتی ہوں۔۔۔ اوکے سیمل کل ملتے ہیں۔۔۔ اوکے اللہ  
 حافظ۔۔۔ اللہ حافظ۔۔۔۔۔  
 ایمان نے ایک بار پھر اسے دیکھا جو اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔  
 ایمان دانتوں میں نچلا ہونٹ دباتی پلٹ گئی۔۔۔

غسان اسکی پشت کو دیکھتا رہا پھر لمبی سانس لیتا ان دونوں کی جانب متوجہ  
ہوا۔۔ بعد میں ملے پھر بتاتا ہوں۔۔۔۔

ہلکے سے خود کلامی کرتا اندر کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

ایمان نے چلتے چلتے مڑ کر دیکھا جہاں تینوں اندر جا رہے تھے۔۔ ہنہ زبردستی  
کوئی کے لئے لائے تھے جب پتہ چل گیا

بہن کی دوست ہوں تو چھوڑ دیتے گھر پر نہیں ایسے انجان بن گئے اب ملیں  
کبھی۔۔ ایمان خود ہی جلتی کڑھتی گلی میں مڑ گئی۔۔۔



سیمل یہ تمہاری دوست کہاں رہتی ہے ؟

کھانے کے دوران اچانک غسان نے پوچھا لہجہ سرسری ہی رکھا۔۔۔۔

بھائی آپ نے مجھے کچھ دن پہلے میری دوست کے گھر ڈروپ کیا تھا نہ پھر  
اسکی امی سے بھی تو آپ کی بات ہوئی تھی۔۔ سیمل یاد کروانے والے انداز

میں بولی۔۔۔

غسان سوچتے ہوئے سر ہلایا ہاں یاد آیا جن کی بیٹی گھر پر نہیں تھی اس

وقت۔۔۔

جی وہی ایمان انہی کی بیٹی ہے۔۔۔۔ بھائی کوئی نہیں ہے تین بہنے ہیں ایمان

سب سے چھوٹی ہے۔۔۔

سب سے بڑی بہن کی شادی ہو چکی۔ اب دوسری بہن کی شادی فکس ہو چکی

ہے۔۔۔ سیمل کھاتے ہوئے بولتے جا رہی تھی۔۔۔  
 ہم مطلب ہمارے ہی ایریا میں ہے محترمہ کا گھر۔۔۔ غمسان بڑبڑایا۔۔۔  
 اچھا تمہاری دوست کو کبھی دیکھا نہیں۔۔۔ کیسے دیکھتے وہ زیادہ باہر نہیں  
 نکلتی۔۔۔ میں نے کہا بھی تھا گھر آنا  
 مگر شرم آرہی تھی سیمل ہنستے ہوئے بتا رہی تھی۔۔۔ غمسان کو بھی ہنسی  
 آگئی۔۔۔

دونوں آپس میں باتیں کر رہے تھے جب کے ضرم اپنی بہن کو دیکھ رہا تھا جو  
 اپنی دوست کے بارے میں تفصیل سے بتا رہی تھی گدھی کہیں کی۔۔۔  
 پھر اپنے بڑے بھائی کو دیکھا۔۔۔ ہینڈسم اور سوبر جو چلاک تو نہیں لگتے  
 تھے۔۔۔ دونوں کو باری باری دیکھتا سوچنے لگا۔۔۔  
 Novels|Arsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عصام کیا کر رہے ہو یار۔۔۔۔۔ جہان دھم سے اسکے برابر صوفے پر بیٹھتا  
 پوچھنے لگا۔۔۔۔۔

کچھ نہیں گیم کھل رہا ہوں۔۔۔۔۔ عصام مصروف سا بولا۔۔۔۔۔  
 اسے چھوڑو یار دو دن بعد چھوٹی چڑیا کی برتھڈے ہے پتہ ہے نہ۔۔۔  
 جہاں اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر یاد دوہانی کرواتے ہوئے بولا۔۔۔  
 عصام نے جھٹ موبائل بند کر کے اسکی جانب گھوما۔۔۔ ہاں ہاں بالکل یاد  
 ہے۔۔۔۔۔ یہ کونسی بھولنے والی بات ہے۔۔۔۔۔

عصام ابھی بول ہی رہا تھا جب رانی پانی کا گلاس لئے جہان کے پاس آئی۔۔۔  
 جہان جی پانی۔۔ رانی کی شرمیلی آواز پر دونوں نے اسے دیکھا۔۔۔ عصام انکھیں  
 گھوماتے دوبارہ موبائل استعمال کرنے لگا۔۔۔

شکریہ۔۔۔ جہان نے پانی کا گلاس لے کر تین گھونٹ میں پیا  
 رانی دوپٹے کا کونہ دانتوں میں دبائے اسے دیکھ کر خود ہی شرما رہی  
 تھی۔۔۔

جہان نے پانی کا گلاس اسے واپس دیا۔۔۔  
 عصام جی آپ کو پانی پینا ہے جی۔۔۔ رانی گلاس تھام کر شرماتی ہوئی پوچھنے  
 لگی۔۔۔

نہیں جی شکریہ عصام نے موبائل سے نظر ہٹائے بغیر ہی جواب دیا۔۔ رانی  
 اداس ہوتی اچھا جی۔۔۔ کہتی کچن کی طرف چلی گئی۔۔۔  
 جہان نے رانی کے جاتے ہی عصام کے کان کے قریب جھک کر ہلکی آواز میں  
 بولا۔۔۔

مجھے لگتا ہے یہ چلتی پھرتی جی کا دل آگیا ہے تم پر۔۔ کیا خیال ہے۔۔۔۔ کوئی  
 اتنی بری بھی نہیں ہے۔۔۔

اس سے پہلے عصام اس کا سر پھاڑتا جہان نے برک رفتاری سے دوڑ لگا دی۔  
 ۔۔۔ پورے لاؤنج میں جہان کے قہقہے گونج رہے تھے۔۔۔



صبح کے چھ بج رہے تھے۔۔۔ سیمل بیلو جینز یلو رنگ کی کرتی پہنے ساتھ بڑے سے اسکارف کو مفلر کی طرح لئے تیزی سے نیچے آرہی تھی۔۔۔۔۔  
کل سیمل کا برتھڈے تھا تبھی سب بھائیوں نے مل کر فارم ہاؤس پر ہیسلیبریٹ کرنے کا فیصلہ کیا۔۔۔۔۔

کیوں کے سیمل کو فارم ہاؤس جانا بہت پسند تھا۔۔۔۔۔  
لاونج خالی تھا۔۔۔ سیمل لاونج سے ہوتی باہر پورج میں آئی۔۔۔۔۔  
عاصم اور جہان تیار کھڑے سامان ڈگی میں رکھ رہے تھے  
غسسان امی کے ساتھ کھڑا باتیں کر رہا تھا۔۔۔۔۔ جب کے ضرم ماہم اور الماس کے ساتھ کھڑا تھا۔۔۔۔۔

یکدم سیمل کے موبائل پر میسج آیا۔۔۔۔۔ سیمل نے میسج چیک کیا ایمان کا میسج تھا۔۔۔۔۔ کہ ہم تیار ہیں کب۔۔۔۔۔ تک آرہے ہو۔۔۔۔۔

سیمل نے دس پندرہ منٹ کا کہ کر غسسان کی طرف بڑھی۔۔۔

بھائی چلیں جلدی ایمان اور آنٹی ویٹ کر رہی ہیں۔۔۔

کیا وہ بھی جا رہی ہیں؟

غسسان کو سن کر خوش گوار حیرت ہوئی۔۔۔۔۔ جی بھائی کل ہی میں نے اور

ضام نے کوچ میں کہ دیا تھا کہ ایک دن کے لئے جا رہے ہیں

پہلے تو مانا کر رہی تھی۔۔۔۔۔ پر میں نے جب بتایا تمہاری اور میری امی بھی جا رہی

ہیں پھر راضی ہوئی۔۔۔۔۔



یہ کہاں آگئے؟ ڈونٹ ٹیل می سیمل تم اپنی کسی دوست کو بھی ساتھ لے رہی ہو۔۔۔

الماس ناک چڑھا کر بولتی نزاکت سے اپنے بالوں کو ٹھیک کرنے لگی۔۔۔ غمسان نے اس کی بات پر ہونٹ بھینچ لیے ورنہ بہت شدت سے دل کیا ابھی ٹھیک کرے۔۔۔ تم تو دوست بھی نہیں ہو۔۔۔ پر خاموش رہا۔۔۔ پیچھے بیٹھے عصام کے ماتھے پر بل پڑے۔۔۔ سیمل کی وجہ سے ہی آج ہم جا رہے۔۔۔ اسکی مرضی وہ جسے انوائٹ کرے۔۔۔

سیمل نے جلدی سے اپنے بھائی کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر چپ ہونے کا اشارہ کیا۔۔۔

او ایم جی۔۔۔ اتنا غصہ میں تو صرف پوچھ رہی تھی۔۔۔ الماس ڈرامائی انداز میں بولتی۔۔۔ عصام کو آگ لگا گئی مگر اپنی بہن کی وجہ سے کنٹرول کر گیا۔۔۔ یکدم غمسان کی طرف کا شیشہ بجا غمسان نے دیکھا وہ اسے باہر آنے کا اشارہ کر رہا تھا

غمسان باہر نکلا جہاں نے عصام کو بھی باہر بولایا کچھ ہی منٹ بعد عصام آکر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر کار اسٹارٹ کرنے لگا۔۔۔ تم کیوں بیٹھے۔۔۔ میرا مطلب غمسان کہاں ہے۔۔۔ الماس اسے

دیکھ کر چڑھ گئی

کیوں کیا مطلب۔۔۔ بھائی دوسری کار ڈرائیو کر رہے ہیں۔۔۔ عصام بتیسی نکال کر  
اسے چڑانے والی مسکراہٹ کے ساتھ دیکھ کر بولا  
عصام کی بات پے الماس دروازہ کھولنے لگی۔۔۔

ارے کہاں جا رہی ہیں یہیں بیٹھی رہیں۔۔۔ دادی ہیں انکے ساتھ۔۔۔  
عصام نے جان کر دادی کا کہا ہالانکے دادی جہان کے ساتھ تھیں۔۔۔  
سیمل چپ چاپ اتر کر غنسان کے پاس چلی گئی۔۔۔



اسلام علیکم سیمل نے کار میں آکر ایمان کو دیکھ کر سلام کیا جو غنسان کی  
پچھلی سیٹ پر بیٹھی۔۔۔ اسکے دیکھنے سے پزل ہو رہی تھی۔۔۔  
وعلیکم اسلام۔۔۔۔۔

ایمان نے مسکرا کر جواب دیا۔۔۔ رانی بھی ساتھ بیٹھی ایمان کو دیکھ رہی  
تھی۔۔۔۔۔ آپ تو بہت سوہنی ہیں جی۔۔۔  
رانی کے ایک دم کہنے پر غنسان نے اسے دیکھا۔۔۔۔۔ جو مسکرا کر اس کا شکریہ  
ادا کرتی شرما گئی تھی۔۔۔



کچھ ہی گھنٹوں میں وہ لوگ فارم ہاؤس پوہنچ چکے تھے۔۔۔۔۔ آج کل ویسے ہی  
کراچی کا موسم اچھا تھا۔۔۔۔۔

لڑکوں نے اتر کر سامان نکالنا شروع کر دیا۔۔۔

فارم ہاؤس بہت خوبصورت صاف سترہ تھا۔۔۔ بیڈرومز بھی کشادہ اور صاف تھے۔۔۔

سیمل نے ایمان کا ہاتھ پکڑا دونوں سوئمنگ پول کی طرف بھاگیں۔۔۔ غسان نے دونوں کو بھاگتے دیکھا تو مسکرا کر بیگ اٹھا کر اندر لے جانے لگا۔

الماس ماہم کے ساتھ کھڑی جل بھن گئی تھی۔۔۔ اس سے جھوٹ بولا تھا۔۔۔

یہ کون لڑکی ہے ضرم۔۔۔ الماس نے ضرم کو روک کر پوچھا۔۔۔  
کون لڑکی۔۔۔  
ابھی جو سیمل کے ساتھ بھاگتی ہوئی گئی تھی وہ لڑکی۔۔۔ الماس ضبط کرتی بولی۔۔۔  
اوہ۔۔۔ ایمان وہ سیمل کی دوست ہے اور میری بھی۔۔۔ آپ کیوں پوچھ رہی ہیں؟

ضرم نے بتا کر سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔ بس ایسے ہی ملی نہیں ہوں تبھی پوچھ لیا۔۔۔

الماس زبردستی چہرے پر مسکراہٹ لاتی بولی۔۔۔ چلیں مل لیجئے گا کل تک ساتھ ہی ہیں۔۔۔ ضرم ہنستے ہوا انڈور گیمز کی طرح جانے لگا۔۔۔  
الماس پریشن کیا ہو چھوٹی لڑکی ہے۔۔۔

تم چلو میرے ساتھ میرا تو اتنی دیر میں چہرہ ہی نہ جل جائے دھوپ بھی ہو

رہی ہے اففف۔۔۔ ماہم اسے ریلیکس کرتی روم کی طرف بڑھ گئی۔۔۔



ایمان چلو سوئمنگ کرتے ہیں۔۔۔۔۔ سیمل پانی میں ہاتھ ڈال کر ایمان سے کہتی  
جوش میں کھڑی ہوئی۔۔۔

ایمان جو اسکے قریب ہی جھک کر کھڑی پانی میں ہاتھ ڈالنے لگی  
تھی۔۔۔۔۔ سیمل کے اچانک یوں کھڑے ہونے پر پیچھے ہونے کی بجائے آگے  
ہوئی

جس کی وجہ سے سیدھا پول میں جا جا کر گری۔۔

اچانک گرنے کی وجہ سے پانی اندر پیروں پر کھڑی بھی نا ہو سکی۔۔۔  
آآآ۔۔۔۔۔ سیمل کی دل خراش چیخ پورے فارم ہاؤس میں گونجی۔۔۔ سیمل کی  
چیخ سنتے ہی سب تڑپ کر تیزی سے پول سائیڈ پر آئے۔۔۔

سیمل بھائیوں کو دیکھتے۔۔۔ ہی بچاؤ بچاؤ چیخ رہی تھی۔۔۔

ارے بہن بتاؤ تو کس کو بچائیں۔۔۔

عصام نے اسکے کندھے کے گرد بازہ رکھ کر پوچھا جب پول میں سے ڈوبتی  
ہوئی آواز پر سب نے ادھر دیکھا۔۔۔

بب بچائیں مم میرے پیر نہیں لگ رہے۔۔۔ ایمان ڈوبتی ہوئی بول۔۔۔ رہی  
تھی۔۔۔ بھائی بچائیں میری دوست مر جائے گی۔۔۔

رکو ایمان میں کچھ کرتی ہوں۔۔۔

سیمل کی بات پر سب قہقہہ لگانے لگے۔۔۔ آپ لوگ ہنس رہے ہیں اسے  
 سوئمنگ کرنی نہیں آتی۔۔۔ سیمل تپ کر بولی  
 ایک لمحے کے لئے وہاں خاموشی ہو گئی۔۔۔  
 پہلے نہیں بتا سکتی تھی۔۔۔ جہان پریشانی سے بولا  
 جب کے غنسان تیزی سے پانی میں اتر کر ایمان کو پکڑ کر اوپر کھنچتا سیڑیوں  
 کی طرف بڑھا۔۔۔

ایمان زور سے اسے پکڑے بری طرح کھانس رہی تھی۔۔۔  
 ضرم نے پول کے پاس نیچے بیٹھ کر پورا بازو پانی میں ڈالا۔۔۔  
 اوتے یہ کیا کر رہے ہو۔۔۔ ارے بھائی میں پانی کی گھرائی  
 ناپ رہا ہوں۔۔۔ ضرم معصومیت سے بولا۔۔۔ اس بار سیمل بھی ہنس  
 دی۔۔۔

غنسان نے اسے سیڑیوں پر بٹھایا اتنے میں ایمان کی امی رضیہ بیگم کے ساتھ  
 گھبراتی ہوئی آئیں۔۔۔

کیا ہوا ایمان۔۔۔ کیسے گر گئی۔۔۔ تم ٹھیک ہو۔۔۔  
 ایمان اپنی امی کو دیکھتے ہی ان سے لپٹ کر رونے لگی۔۔۔  
 امی مجھے لگا میں مر جاؤں گی۔۔۔  
 ارے ایسے کیسے مر جاتی بروقت بچا لیا تمہے۔۔۔  
 عصام نے ایسے کہا جیسے اس نے بچایا ہو۔۔۔ عصام جی آپکو تیرا کی آتی ہے

-----  
 رانی آنکھیں پھیلا کر اشتیاق سے پوچھنے لگی۔۔۔ رانی کی آواز سنتے ہی اس نے اسے  
 دیکھا۔۔۔

ہم بلکل اور تم جاؤ دادی کے پاس وہ اکیلی ہونگی۔۔۔ اچھا جی۔۔۔ رانی اسکی بات  
 پر شرماتی ہوئی چلی گئی۔۔۔۔  
 پیچھے عصام بس دیکھ کر رہ گیا۔۔۔

کیا میں بنا شرٹ کے کھڑا ہوتا ہوں اسکے سامنے جو ہر وقت مجھے دیکھ کر  
 شرماتی رہتی ہے خود سے کہتا وہ کندھے اچکا گیا۔۔۔۔

❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖  
 سیمل جلدی سے دو تولیے لے کر آئی ایک ایمان کو دیا دوسرے غسان  
 کو۔۔۔۔  
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایمان نے اپنی ماں کے ساتھ جاتے جاتے گردن موڑ کر غسان کو دیکھا جو  
 تولیے سے سر رگڑتا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔ ایمان نے تیزی سے گردن واپس  
 موڑ لی۔۔۔

❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖  
 سیمل کی بچی میرا پورا بازو گیلا ہو گیا پر میری کوئی فکر نہیں۔۔۔  
 پانچوں پول میں پیر ڈال کر وہیں بیٹھے تھے۔۔۔

سیمل نے اسکی بات پر اپنے اسکارف کے کونے سے اسکے بازو پر پھیرنے لگی۔۔  
 جہان خاموشی سے پانی سے ٹانگیں نکال کر بیٹھے بیٹھے ہی پیچھے کی جانب

کھسکا۔۔۔ وہ لوگ اس وقت گہرے پانی کی سائیڈ پر بیٹھے تھے۔۔۔  
یہ لو ہو گیا۔۔۔ سیمل ہاتھ ہٹاتی ہوئی بولی۔۔۔ اسی وقت پیچھے سے جہان نے اسے  
دھکا دیا۔۔۔ جو چیخ مارتا سیدھا پانی میں گرا۔۔۔

ہاہا ہا بیٹا اب سہی میں گیلا ہوا ہے۔۔۔ ہاہا ہا۔۔۔ جہان نے عصام کے ہاتھ پر  
ہاتھ مار کے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

ضرم نے سیمل کی دونوں ٹانگوں کو پکڑ لیا۔۔۔ اب ہنسو ذرا۔۔۔ آ  
آ۔۔۔ بھائی بچائیں چھوڑو مجھے ضرم کے بچے۔۔۔ سیمل نے جلدی سے  
غسسان کو پکڑا۔۔۔

ضرم چھوڑو کیا بد تمیزی ہے سیمل نے تھوڑی گرایا ہے۔۔۔  
غسسان نے غصے سے کہا لیکن دوسری طرف پرواہ کسے تھی  
نہیں بھائی آپ نہیں جانتے یہ سیمل کی بچی فورن دونوں کے ساتھ مل جاتی  
ہے غدار

آ۔۔۔ بھائی میری کمر لگ رہی ہے کنارے پر۔۔۔ ضرم شرافت سے  
چھوڑ دو ورنہ کل تک پول سے باہر نہیں نکل سکو گے۔۔۔  
غسسان نے گھورتے ہوئے دوبارہ کہا۔۔۔ مگر ضرم پر کوئی اثر نہیں  
ہوا۔۔۔ وہ سیمل کو پکڑے کھینچ رہا تھا۔۔۔



ضرم پلیز چھوڑو۔۔۔ سیمل دوبارہ چیخی۔۔۔ اس بار عصام نے پانی میں اتر

کر اسے پکڑا  
 جہان نے بھی جلدی سے عصام کی مدد کے لیے پول میں گیا پھر ضرم کو  
 پکڑا۔۔۔ دونوں کے پکڑنے پر  
 ضرم کی پکڑ کمزور ہوئی تو خود اپنی ٹانگیں آزاد کروا کر غنسان کے ساتھ وہیں  
 کھڑی ہو گئی۔۔۔  
 عصام اور جہان مل کر اسے ڈوبکیاں دلوا رہے تھے۔ ضرم کا منہ پانی سے باہر  
 نکلتا تو کبھی بچاؤ تو کبھی بھائی۔۔۔  
 کی چیخ سنائی دیتی۔۔۔ سیمل اسکی حالت پر ہنس رہی تھی۔۔۔  
 الماس اور ماہم بھی وہاں آئیں تو ہنسنے لگیں۔۔۔  
 غنسان نے آواز پر انہیں دیکھا۔۔۔ چست پینٹ پر چھوٹی سی شرٹ پہنی ہوئی  
 تھی جس کا گلہ کافی گہرا تھا۔۔۔  
 بال کھولے ہاتھ پر ہاتھ مارتی ہنس رہی تھیں۔۔۔ غنسان کو کافی ناگوار  
 گزرا۔۔۔ اگر باپ کا خیال نہ ہوتا تو اچھی خاصی عزت افزائی کر دیتا۔۔۔  
 تھوڑا ٹائم ہی گزرا تھا جب ایمان بھی آگئی۔۔ ایمان کے بال کافی لمبے تھے گیلے  
 ہونے کی وجہ سے یونہی کھولے چھوڑے ہوئے تھے۔۔۔  
 یہ کیا ہو رہا ہے۔۔۔ خود سے کہتی وہ قریب گئی۔۔۔ یہ کیا کر رہے ہیں  
 چھوڑیں سانس تو لینے دیں۔۔ ایمان گھبرا کر زور سے بولی۔۔۔  
 ایمان کی آواز پر سب نے اسے دیکھا۔۔۔ غنسان تو اسے دیکھتا رہا۔۔۔ پھر سر

کو جھٹک کر دونوں کو ہدایت دینے لگا  
پانچ بار اور ڈوبکی دلوا کر بچے کو نکال لینا۔۔۔۔  
ایمان نے غنسان کا حکم سن کر اسے دیکھا  
آپ کیسے کر سکتے ہیں ایسے؟۔۔۔ جہان بھائی چھوڑیں۔۔۔ ایمان غنسان کو کہ  
کر جہان سے بولی  
پچھے کھڑی سیمبل منہ پر ہاتھ رکھے صرف ہنسنے جا رہی تھی۔۔۔ نہیں اب تو سزا  
پوری ہونے کے بعد ہی آزادی ملے گی اسے۔۔۔  
اگر مذاق مذاق میں سانس بند ہو گیا پھر؟  
اچھا کیا ایسا ہو سکتا ہے۔۔۔ غنسان اسے دیکھ کر شرارت سے پوچھنے لگا۔۔۔  
الماس نے ایمان کو دیکھا جو اس کی نظر میں پینڈو ٹائپ لڑکی لگ رہی  
تھی۔۔۔۔  
میں مذاق نہیں کر رہی اور آپ روکنے کی بجائے انکی حوصلہ افزائی کر رہے  
ہیں۔۔۔  
یہاں مذاق ہو رہا ہے اور وہ بھائی ہے انکا تم سے زیادہ پرواہ ہے۔۔۔۔۔ سو  
پلیز اپنے فضول کے لیکچر اپنے پاس رکھو  
تم سے بڑا ہے۔۔۔ الماس آگے بڑھ کر دل کی بھڑاس نکال کر غنسان کو دیکھنے  
لگی۔۔۔۔ جیسے بہت اچھا کام کیا ہو  
ایمان کو رونا آنے لگا۔۔۔ سوری۔۔۔ کہتے ہی وہ بھاگ گئی۔۔۔۔۔ سب کو الماس

پر غصہ آنے لگا۔۔۔۔

سیمل تیزی سے بھائی کے پاس آئی ورنہ تماشا ہو جاتا سب کا موڈ بھی خراب ہو جاتا۔۔۔۔

غنسان ایک کٹیلی نظر اس پر ڈالتا چلا گیا۔۔۔

الماس آپی آپ کو ایسے نہیں کہنا چاہیے تھا۔۔۔ اب ایسا بھی کچھ نہیں کہا تھا۔۔۔۔

آج کل کی چھوٹی چھوٹی لڑکیاں پتہ نہیں کتنے نخرے دکھاتی ہیں۔۔۔ الماس سیمل کی بات پر کہتی پلٹ گئی۔۔۔۔

سیمل نے خود کو پر سکون کرنے کے لئے گہری سانس لی۔۔۔۔

بہت کچھ تھا کہنے کو پر وہی بات آجاتی ہے انکے باپ کے دوست کی بیٹی ہے۔۔۔۔ کچھ بھی ہوگا انکے ماں باپ سے سوال کیا جائے گا۔۔۔

کہ تو ایسے رہی تھی جیسے خود ساٹھ سال کی ہے۔۔۔ ضرم تپا۔۔۔ چھوڑو اسے فتنی چیز ہے۔۔

عصام کہ کر چیخ کرنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔



فارم کا لان کافی بڑا تھا جہاں ایک سائیڈ پر جھولے لگے تھے۔۔۔۔۔ اور درمیان میں کرکٹ کھیلے کے لئے پیچ بنی ہوئی تھی۔۔۔۔

ایمان خاموشی سے آکر جھولے پر بیٹھ گئی۔۔۔۔ اسے برا لگا تھا۔۔۔۔ کبھی کسی

نے اس طرح نہیں ڈانٹا تھا اسے۔۔۔۔  
 یکدم ایمان کے قریب آکر کوئی روکا پھر جھولے میں سامنے آکر بیٹھا۔۔۔۔  
 ایمان نے سر اٹھا کر دیکھا۔۔۔۔ غسان سینے پر بازو لپیٹے سنجیدگی سے اسے ہی  
 دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

ایمان نے دونوں ہاتھوں سے آنسوؤں پوچھے۔۔۔۔  
 ایک بات بتاؤ گی۔۔۔۔

جی کیا پوچھنا ہے۔۔ ایمان نے اسے دیکھ کر پوچھا۔۔  
 غسان تھوڑا آگے کو ہوا۔۔ سیمل نے ایک بار بتایا تھا میری ایک دوست ہے  
 جس کے بہت خوبصورت ڈمپل پڑتا ہے  
 سیمل نے مجھے یہ بات کل ہی بتائی کہ وہ دوست تم ہو لیکن تمہارے تو کوئی  
 ڈمپل نہیں پڑتا۔۔۔۔

غسان اسکے گالوں کو دیکھتا پوچھنے لگا۔۔۔  
 جی بلکل سہی سنا ہے اور کسی کو نہیں پڑتا۔۔۔  
 میں نے تو دیکھا ہی نہیں۔۔۔

سچ میں۔۔۔ غسان اتنی سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا کہ ایمان کو سچ لگنے لگا۔  
 ہم۔۔۔ بلکل۔۔۔ کہیں تم جھوٹ تو نہیں کہ رہی ذرا مسکراؤ میں دیکھنا چاہتا ہوں  
 اس بات میں کتنی سچائی ہے  
 ایمان جواب دیتی ہوئی اچانک رکی۔۔۔ پھر نظریں جھکاتی مسکرا دی۔۔۔۔ جس

سے گل پے ڈمپل واضح ہوا۔۔۔

غنسان نے شہادت کی انگلی اس کے ڈیمپل پر رکھی۔۔

ہے تو خوبصورت۔۔۔ بلکل تم۔۔۔ اس سے پہلے غنسان کچھ اور کہتا۔۔۔۔

سیمل اور جہان وغیرہ شور مچاتے اس طرف ہی آرہے تھے۔۔۔

غنسان ہاتھ ہٹاتا جھولے سے اٹھ کر باہر نکلا۔۔



آپ بیٹھیں میں چلاؤنگی اوکے۔۔ سیمل کہتی ایمان کے پاس آئی جو جھولے سے

اتر کر غنسان کے ساتھ ہی کھڑی ہوگئی تھی۔۔۔

سیمل نے گلے لگا کر سوری کیا۔۔ تمہاری کیا غلطی جو سوری کر رہی ہو۔۔

ایمان نے اسکے کان میں ہی کہا۔۔۔

پر غنسان سب سن رہا تھا۔۔۔ دھیرے سے مسکراتا وہ اندر جانے لگا۔۔

بھائی کہاں جا رہے ہیں آئیں بیٹھیں تینوں بیٹھے اسے بلانے لگے جو چینج کا کہ

کر ایک نظر ایمان کو دیکھتا چلا گیا۔۔



ارے یہ سب کہاں ہیں؟ رانی بلا کر لاؤ سب کو کھانا کھالیں۔۔

رضیہ بیگم کچن میں کھڑی پیپر پلیٹس نکال رہی تھیں ایک گھنٹہ ہو گیا تھا آئے

ہوئے۔۔۔۔ سب نے ابھی تک کچھ نہیں کھایا تھا۔۔۔

میڈیم جی سیمل باجی ابھی سب کے لئے چپس اور کولڈ ڈرینک لیکر گئی

ہیں۔۔۔ میں نے کہا بھی جی کے کھانا کھالیں

لیکن کہنے لگیں ابھی نہیں کھانا۔۔۔  
 رانی بتا کر دوبارہ باہر نکل گئی۔۔۔ عجیب متق ہے کھیل کھود میں سب بھول  
 جاتے ہیں۔۔۔

مما کیا ہوا۔۔۔ غنسان اندر آتے اپنی ماں سے پوچھنے لگا۔۔۔  
 ہونا کیا ہے کھانا کھانے کا کہ رہی ہوں مگر فضول کی چیزوں سے پیٹ بھر  
 رہے ہیں۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔ رہنے دیں۔۔۔ آپ مجھے دے دیں ناشتہ بھی نہیں کیا تھا میں نے۔۔۔  
 سوائے ایک کپ کافی کے۔۔۔

غنسان نے لاڈ سے اپنی ماں کے کندھے پر سر رکھا۔۔۔  
 ہائے میرا بچہ بیٹھو میں ابھی دیتی ہوں۔۔۔ جاؤ شاباش۔۔۔ رضیہ بیگم لاڈ کرتی  
 جلدی سے اسکے لئے کھانا نکالنے لگیں۔۔۔



اففف مجھے تو دیکھ کر ہی چکر آرہا ہے کیسے اتنے تیز گول گول چکر دے رہے  
 ہو تم۔۔۔

الماس ماہم کے ساتھ ٹہلتی ہوئی ان سب کے قریب آکر روکیں۔۔۔ سیمبل اور  
 ایمان کی حالت چڑیلوں کی طرح ہو گئی تھی  
 اتنا بھی تیز نہیں ہے۔۔۔ آجاؤ بیٹھو۔۔۔۔۔ جہان نے کھلے دل سے دونوں کو  
 بیٹھنے کی دعوت دی ماہم جھٹ بیٹھنے لگی۔۔۔ آخر جہان نے کہا تھا۔۔۔

اجائیں نہ الماس آپنی۔۔۔ سیمل اور ضرم نے کہا۔۔۔ تو الماس سوچتی ہوئی  
 ڈرتی بیٹھنے لگی۔۔۔ ہلکے چلانا اوک۔۔۔  
 اوکے اوکے۔۔۔  
 عصام نے ضرم کو آنکھ ماری دونوں ہی نیچے اتر گئے۔۔۔  
 نئے لوگوں کے لئے رولز دوبارہ بتا دیتا ہوں۔۔۔  
 نمبر ایک۔۔۔۔۔ سر پیچھے مت کرنا بلکہ جھکا لینا ورنہ اگر کچھ ہوا تو ہماری  
 زمینداری نہیں اور گرفت ٹائٹ رکھنا۔۔۔  
 اوکے۔۔۔ ریڈی ون ٹو تھری۔۔۔ ضرم نے تھری کہتے ہی عصام کے ساتھ مل  
 کر گھومایا۔۔۔  
 پورے فارم ہاؤس میں سب سے اونچی آواز الماس کی تھی۔۔۔  
 روکووووو۔۔۔۔۔ رووو کووووو۔۔۔۔۔ پلزز۔۔۔۔۔  
 الماس کی حالت پر تینوں قہقہے لگا رہے تھے۔۔۔۔۔  
 الماس نے اچانک ایمان کے پیر پر اپنا پیر رکھ دیا۔۔۔ ایمان تڑپ گئی۔۔۔  
 ایمان نے پیروں میں کچھ نہیں پہنا ہوا تھا۔۔۔  
 جب کے الماس نے لمبی ہیل والے شوز پہنے ہوئے تھے  
 ایمان چیخ رہی تھی پر سب ڈر سمجھ رہے تھے  
 الماس بھی اپنا پیر نہیں ہٹا رہی تھی۔۔۔  
 روک جاؤ کیا ہو گیا ہے مار ڈالو گے کڑیوں کو۔۔۔۔۔ دادی

چیئوں کی آواز پر ایمان کی امی کے ساتھ آتی ڈانٹنے لگیں  
 عصام کی نظر دادی پر پڑی تو روک کر ضربکو روکنے کو کہا۔۔۔  
 او تیری۔۔۔ دادی۔۔۔ ضربم عصام کے پیچھے چھپنے لگا۔۔۔ سب جلدی سے نیچے  
 اترے۔۔۔ دادی کے ڈر سے کسی نے ایمان کو دیکھا ہی نہیں۔۔۔  
 چلو سب اندر کڑیوں کو بھوتنیاں بنا دیا۔۔۔

سب چپ چاپ اندر بڑھنے لگے الماس اور ماہم کی حالت سچ میں بھوتنیوں والی  
 لگ رہی تھی۔۔۔

دادی سب کے ساتھ ہی اندر بڑھیں۔۔۔ ایمان کے پیر کے اوپری حصے پر  
 ہیل بہت زور سے کھوبی تھی  
 ... جہاں سے خون بھی رس رہا تھا۔ ایمان ہونٹ بھیجے کھڑی ہوتی نیچے اتری  
 بالوں کو سمیت کر سارے بال ایک طرف سے آگے کو کیے۔۔۔ ہلکے ہلکے چلتی  
 اپنے پاؤں کو دیکھتی آگے بڑھنے لگی  
 جب کسی سے ٹکرائی۔۔۔ اس سے پہلے وہ گرتی کسی نے دونوں کندھوں سے  
 اسے پکڑا۔۔۔

ایمان نے دیکھا غنسان اسے پکڑے نیچے پاؤں دیکھ رہا تھا۔۔۔  
 کیوں کے ٹکرانے والا کوئی اور نہیں غنسان ہمدانی تھا جو اسے سب کے بیچ نہ  
 پا کر دیکھنے چلا آیا۔۔۔

یہ کیسے لگی تمہے۔۔۔ غنسان پوچھتے ساتھ ہی نیچے بیٹھ کر دیکھنے لگا۔۔۔



سیمل کیا ہوا۔ کھاؤ۔۔۔ نہیں وہ بھائی کہاں چلے گئے۔۔۔ نہ ہی ایمان ہے۔۔۔ دادی کی وجہ سے میں باہر بھی نہیں جا سکتی وہ دیکھ ہی مجھے رہی ہیں۔ سیمل پلیٹ کو دیکھتی ہوئی آہستہ سے بول رہی تھی۔۔۔

جب کے تینوں بھائیوں نے معنی خیز مسکراہٹوں سے ایک دوسرے کو دیکھا۔۔۔

باہر ہوگی آجائے گی تم کھاؤ۔۔۔

عصام نے بولتے ساتھ ہی نوالہ بنا کر اسکے قریب کیا۔۔۔ سیمل آگے ہو کر کھانے لگی تھی جب عصام نے اپنے ہی منہ میں ڈال لیا۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔ تنگ مت کرو سیمل۔۔۔ یہ لو میرے ہاتھ سے کھاؤ۔۔۔ جہان نے کہا۔۔۔ جی نہیں مجھے بار بار بیوقوف بننے کا شوق نہیں۔۔۔ سیمل ناک چڑھا کر بولتی خود ہی کھانے لگی۔۔۔

ہیں بنانے کی کیا ضرورت ہے تم تو بنی بنائی بیوقوف ہو ہاہاہا۔۔۔ ضرم کہ کر ہنسنے لگا۔۔۔ جب پیچھے سے کسی بے اسکے سر پر چپٹ لگائی۔۔۔

کون ہے؟۔۔۔ تیرے باپ کی ماں کمبخت کھاتے وقت تو زبانوں کو تالا لگا لیا کرو۔۔۔

دادی تالا لگا لیا تو ذائقہ نہیں آئے گا اور اگر ذائقہ نہیں آئے گا تو میں سادہ

پانی ہی نہ پی لوں۔۔۔۔۔ ضرم سر پر ہاتھ پھیرتا ہوا بولا۔۔۔۔۔  
 اچھا۔۔۔۔۔ جہان یہ کھانا اٹھاؤ اسکے سامنے سے۔۔۔۔۔ عصام ایک گلاس پانی کا  
 بھر کر دو اسے۔۔۔۔۔ چھٹانگ بھر کا لڑکا ہے  
 زبان دیکھو۔۔۔۔۔ غسسام بیگاڑ رہا ہے۔۔۔۔۔ پہلے ہی کچھ لوگوں کو سر پر چڑھا رکھا  
 ہے۔۔۔۔۔ وہ ہی بہت ہے۔۔۔۔۔ دادی سیمل کو دیکھ کر بولیں۔۔۔۔۔  
 ان کے لہجے کی کڑواہٹ بہن بھائیوں کے ساتھ ماں نے بھی محسوس کی۔۔۔۔۔  
 سیمل کا دل ایک دم اچاٹ ہوا۔۔۔۔۔ دادی کا رویہ سمجھ سے باہر تھا۔۔۔۔۔ ایسا  
 کیا کر دیا تھا اس نے جو وہ اس طرح کرتی تھیں۔۔۔۔۔  
 دادی اٹھ کر چلی گئیں تھیں۔۔۔۔۔ ضرم نے اس کے کندھے پر ہاتھ  
 رکھا۔۔۔۔۔ سیمل ذہن سے سب خیال جھٹک کر  
 پانی کے چھوٹے چھوٹے گھونٹ لینے لگی۔۔۔۔۔ وہ نہیں چاہتی تھی کوئی بھی  
 اسکی وجہ سے اپنا کھانا چھوڑ دے۔۔۔۔۔



غسسان میں سچ کہ رہی ہوں غلطی سے ہو گیا۔۔۔۔۔ جان کر نہیں کیا۔۔۔۔۔ وہ  
 بیچاری اتنا ڈر رہی تھیں

اپنا ہوش نہیں تھا انہیں اور پتہ ہی نہیں چلا ہو گا کس کے پاؤں پر پیر رکھ دیا  
 ہے

ایمان غسسان کو یہ بات تیسری بار بتا رہی تھی جو غصے میں ہونٹ بھنبے زخم

صاف کر رہا تھا۔۔۔

ایمان کے منہ سے الماس کا نام سنتے ہی غنسان کے چہرے پر سختی در آئی تھی۔

چپ رہ سکتی ہو تم غنسان نے گھورا ایمان منہ پھولا کر دوسری طرف دیکھنے لگی۔۔۔

الماس جو کال پر بات کرتی اس طرف ہی آرہی تھی۔ غنسان کو ایمان کے پاس دوزانوں بیٹھا دیکھ کر جل گئی۔۔۔۔

اوکے اسد بعد میں بات کرتی ہوں بائے۔۔ کان سے فون ہٹاتی کال بند کرتی تیز تیز قدموں سے چلتی انکے قریب جا کر کھڑی ہو گئی۔۔۔

کیا ہو رہا ہے یہاں؟ الماس کی آواز پر دونوں نے اسے دیکھا۔۔۔۔

ایمان نے تیزی سے اپنا پاؤں غنسان کے ہاتھ سے چھڑوا کر دو تین قدم پیچھے لیے۔۔ ایمان کی اس حرکت پر غنسان اسے غصے سے گھورتا اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔

کیا ہوا لڑکی تمہے۔۔ الماس دوبارہ سختی سے ایمان سے پوچھنے لگی۔۔

جی وہ۔۔۔۔ ایمان ہچکچا کر بتانے لگی تھی۔ جب غنسان اسکے سامنے آیا۔۔۔۔

تمہے کیا لینا دینا ہے۔۔۔۔ اسے کیا ہوا؟ دوسروں پر نظر رکھنے سے بہتر ہوگا اگر

تم اپنے لباس پر غور کرو تو زیادہ اچھا ہوگا۔۔۔

چبا چبا کر کہتا غنسان چلا گیا۔۔ ایمان بھی لڑکھڑاتی ہوئی پیچھے ہی گئی۔۔۔۔

الماس کے ساتھ اس وقت اکیلے کھڑا ہونا اپنی بے عزتی کروانے کے متعارف

تھا۔۔۔۔

پیچھے الماس آگ بگولہ ہو گئی۔۔۔۔ بہت پیچھے گھوم رہی ہے کچھ کرنا پڑے گا۔۔۔۔ خود سے کہتی موبائل نکال کر اسد کو میسج کرنے لگی۔۔۔۔ اسد اسکا بھائی تھا اپنی بہن کی طرح ہی مغرور بگڑا امیرزادہ اپنے باپ کے ( پیسوں کو نشے، لڑکی گھومنے پھرنے میں اڑانے والا)۔



شام کا وقت تھا سیمل ایمان کے ساتھ پول کے پاس ہی کھڑی سیلفیاں لے رہی تھیں۔۔۔۔ جہان اور غنسان کے ساتھ ضرم عصام سوئمنگ کے گرز سے باتیں کرتے آرہے تھے

کیمرہ تھا جسے چیک کرتے ہوئے وہ وہاں Dslr عصام کے ہاتھ میں آئے۔۔۔۔ جہاں دونوں پاوٹ بنا کر سیلفی لینے میں مگن تھیں۔۔۔۔

اوہ ہو بھائی دو بطخین کیسے آگئیں یہاں؟ ضرم کی بات پر سب نے دونوں کو دیکھ کر قہقہہ لگایا۔۔۔۔ جب کے سیمل اور ایمان نے ضرم کو گھورا۔۔۔۔

اور خود کیا ہو بس ایک ہی سٹائل آتا ہے یوں۔۔۔۔ سیمل سیدھی کھڑی ہوتی صرف گردن کو گھوما کر سائیڈ پر دیکھنے لگی

عصام نے جلدی سے اسکی پک کیپچر کی۔۔۔۔ ہاہاہا۔۔۔۔ لو تمہاری بھی ایک اسی پوز میں آگئی۔۔۔۔

ہاہا بھائی دیکھیں ذرا۔۔۔ عصام نے ہنستے ہوئے کیمرہ غسان کو دیا۔۔۔  
ایمان ہنستی ہوئی جوش میں آگے بڑھتی غسان کے بالکل نزدیک کھڑی ہو کر  
پک دیکھنے کی کوشش کرنے لگی جو غسان جہان کو بھی دکھا رہا تھا۔۔۔  
افف مجھے تو دیکھائیں سہی سے نظر نہیں آ رہا۔۔۔ ایمان جھنجھلا کر بولتی کیمرہ  
پکڑنے لگی۔۔۔

غسان نے ایک نظر اسے دیکھا۔۔۔ قریب سے وہ اسے اور زیادہ پیاری لگ  
رہی تھی۔۔۔

غسان ٹکٹکی بندھے اسے دیکھنے لگا۔۔۔ جہان نے کن اکھیوں سے اپنے بھائی  
کو دیکھا پھر زور سے کھنسا۔۔۔۔۔  
غسان یکدم ہوش میں آتا ادھر ادھر دیکھنے لگا۔۔۔



سب پول میں تھے تصویروں کا کام عصام کو دیا ہوا تھا۔۔۔ پاس ہی ایمان اور  
سیمل بیٹھی تھیں پیچھے ماہم سپیکر لا کر سونگز لگا رہی تھی۔۔۔۔۔

سیمل آجاؤ۔۔۔۔۔ نرم نے سیمل کو کہا۔۔۔۔۔ نہیں آنا مجھے تاکے مجھے  
ڈوباؤ۔۔۔۔۔ سیمل آنکھیں دیکھا کر بولی

ایویں میں ڈوبائے گا۔۔۔ کر کے تو دیکھائے صبح بچ گیا تھا اس بار نہیں۔۔۔ بچے

گ۔۔۔۔

غسسان کی بات پر ضرم اپنے بھائی سے دور ہونے لگا۔۔۔۔ جب کے سب ہنس  
دیے۔۔۔۔

گائیز میں آ رہی ہوں الماس چہک کر کہتی چھلانگ مارنے لگی۔۔۔۔

اچھا غسسان پلیز قریب رہنا کافی گہرا ہے نہ۔۔۔۔ الماس معصوم بنتے بولی۔۔۔۔  
کیوں آپ کو تو سوئمنگ آتی ہے نہ۔۔۔۔ ہاں آتی ہے پر پھر بھی بہت ٹائم بعد  
جو کر رہی ہوں۔۔۔۔

الماس ضرم کو جواب دیتی پیچھے سے بھاگتی ہوئی سیدھا چیخ مارتی پانی میں۔۔۔۔

الماس خود ہی ہاتھ پاؤں مارتی پانی سے منہ باہر لاتی کھانسنے لگی۔۔۔۔

اوہ گوڈ۔۔۔۔ میری تو ناک میں پانی چلا گیا غسسان۔۔۔۔ الماس نے کندھے پر ہاتھ  
رکھ کر لاڈ سے کہا۔۔۔۔

اوہ برا ہوا۔۔۔۔ غسسان کی آواز دور سے آئی۔۔۔۔ الماس نے آنکھوں کو رگڑ  
کر دیکھا سامنے ہی سیمل ایمان کے ساتھ غسسان بھی وہیں بیٹھا تھا۔

غسسان وہاں ہے تو یہ کون ہے۔۔۔۔ الماس سوچتی ہوئی گردن گھوما کر اپنے قریب  
ضرم کو دیکھ کر سلگ گئی۔۔۔۔۔۔

ضرم کو سوئمنگ آتی تھی ویسے بھی سب بھائی لمبے تھے۔۔۔۔

الماس کو اس بار اپنی انسلٹ برداشت کرنا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔ پر اسے ضبط سے کام لینا تھا۔۔۔ کچھ بھی کہے بغیر وہ سوئمنگ کرنے لگی۔۔۔

آپ کو ایسے نہیں کرنا چاہیے تھا اگر کچھ ہو جاتا وہ آپ سب کی زمینداری ہیں اس وقت۔۔۔ ایمان کو پھر ہمدردی ہوئی۔۔۔

وہ خود اپنی زمینداری پر آئی ہے کسی نے مجبور نہیں کیا تھا۔۔۔ غسان چڑا ایک تو کچھ زیادہ ہی ہمدرد تھی۔۔۔

سیمل دونوں کے بیچ میں بیٹھی کبھی ایمان کو دیکھ رہی تھی تو کبھی اپنے بھائی کو۔۔۔

اہم اچھا میں ذرا واشروم سے آتی ہوں۔۔۔ سیمل کھڑی ہو کر چلی گئی۔۔۔

ایمان عصام کو دیکھنے لگی جو پانی میں ہی گانے پر جھوم رہا تھا۔۔۔

غسان تھوڑا کھسک کر فاصلہ کم کرتا اسکے قریب ہوا۔۔۔

اہم۔۔۔ کبھی سیمل سے ملنے نہیں آئی تم گھر حالانکہ اتنا دور بھی نہیں

ہے۔۔۔ غسان پول میں دیکھتا گلا کنگھار کر اسے بولا۔۔۔

ایمان نے گردن موڑ کر اسے دیکھا۔۔۔ وہ میں زیادہ گھر سے نہیں نکلتی۔۔۔

اس دن جب کتا میرے پیچھے لگا میں اسٹاپ پر کھڑی تھی۔۔۔

ابو حیات نہیں ورنہ پہلے وہ ہی چھوڑتے اور لیجاتے تھے۔۔۔

ایمان اپنے باپ کے ذکر پر اداس ہو گئی۔۔۔۔

ایمان سیمبل کی عمر کی تھی شاید یہی وجہ تھی اس میں شاطر پن نہیں تھا۔۔۔۔ باپ کے انتقال کے بعد حساس بھی بہت ہو گئی تھی۔۔۔۔

غسان اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔ آہستہ سے اسکے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیکر دبا یا۔۔۔۔ ایمان نے چونک کر اسے دیکھا۔۔۔۔

پھر اپنے ہاتھ کی طرف دیکھنے لگی۔۔۔۔

خوش رہا کرو کیوں کے تم مسکراتی ہوئی اچھی لگتی ہو۔۔۔۔

غسان کی بات پر ایمان نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا پھر ہلکا سا مسکرا کر دھیرے سے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ سے چھڑوانے لگی۔۔۔۔۔۔ غسان نے مسکرا کر اسکا ہاتھ چھوڑا۔۔۔۔

الماس کب سے دونوں کو دیکھ رہی تھی اسکے ہاتھ پکڑنے پر سلگ کر رہ گئی۔۔۔۔



بارہ بجنے میں ایک گھنٹہ تھا۔۔۔۔ جب ہمدانی صاحب کے ساتھ دوست اور انکا (پیٹا گاڑی سے نکلے۔۔۔۔) الماس کے ابو اور بھائی

وہ لوگ تین چار گھنٹے کے لئے ہی آئے تھے

اسد دیکھنے میں اچھا تھا پر وہ کافی بگڑا ہوا تھا۔۔۔۔۔

الماس باپ اور بھائی کو دیکھ کر وہیں آگئی۔۔۔۔۔

پاپا کیک اور جو لسٹ دی تھی لے آئے؟

ضرم نے باپ سے پوچھا۔۔۔۔۔ ہاں گاڑی سے نکال لو۔۔۔۔۔

اسد وہ ہے؟ الماس اسد کو آنکھ سے اشارہ کرتی ایمان کو دکھانے لگی۔۔۔۔۔ جو

سیمل کے ساتھ ادھر ہی آرہی تھی۔۔۔۔۔

واہ ہے تو کیوٹ۔۔۔ اسد آنکھ مارتا ہنسا۔۔۔

ہنہ چلاک بھی۔۔۔ خیر ابھی ملوا دوں گی۔۔۔۔۔ دونوں بہن بھائی کھڑے باتیں کر رہے تھے۔۔۔۔۔



ایمان سنو۔۔۔۔۔ جی۔۔۔۔۔ غسان اسے روکتا اسکے پاس گیا۔۔۔۔۔ وہ سیمل کو

بائیں والے روم میں لے جاؤ۔۔۔۔۔

پر کیوں۔۔۔ ایمان نا سمجھی سے بولی۔۔۔ بعد میں پوچھ لینا ابھی جو کہا ہے وہ

کرو۔۔۔ غسان مسکرا کر اسکے سر پر ہلکے سے چپت لگانا چلا گیا۔۔۔۔۔

ایمان سر کو چھوتی مسکرا کر سیمل کو بولانے چلی گئی۔۔۔۔۔

سیمل اور ایمان جب روم میں آئیں تو بیڈ پر ہی ہنگ ہوا ڈریس پڑا تھا سیمل مسکراتی اگے بڑھی پھر ڈریس اٹھا کر سائیڈ سے زپ کھول کر ڈریس کو باہر نکالا۔۔۔

لائٹ پنک گیردار فراک جس پر سلور ہلکا ہلکا کام کیا ہوا تھا۔۔۔ ایمان کو اب سمجھ آیا۔۔۔ غمسان کیوں کہ رہا تھا۔  
سیمل کی برتھڈے شروع ہونے والی تھی۔۔۔

ایمان دیکھو کتنا پیارا ہے نہ۔۔۔ سیمل اسے دکھا کر خوش ہو رہی تھی۔۔۔  
ایمان کو اس پر رشک آیا  
بہت خوبصورت ہے جاؤ بدل کر آؤ جب تک میں بھی تیار ہو کر آتی ہوں۔۔۔  
اوکے۔



پھٹ۔۔۔ ہاہاہا۔۔۔ عصام غبارہ پھولا رہا تھا جو اسکے منہ پر ہی پھٹ گیا۔۔۔ سب اسے دیکھ کر ہنسنے لگے۔۔۔

میں نہیں پھولا رہا بس کافی ہیں۔۔۔ ہاتھ میں پھٹے غبارے کو پھینکتا وہ دھم دھم کرتا جانے لگا۔۔۔

جب رانی نے پیچھے سے آواز دی۔۔۔ کیا ہے۔۔۔ عصام نے جھنجھلا کر اسے

دیکھا جو غبارے کا پیکٹ لیے کھڑی تھی۔۔۔

وہ یہ صرف ایک گلابی غبارہ پھولا دیں غنسان بھائی نے کہا ہے جی۔۔۔ کیوں تمہے نہیں آتا۔۔۔ عصام تپ کر بولتا اسے گھورنے لگا۔۔۔

آتا ہے جی پر اگر میرے منہ پر پھٹ گیا جی۔۔۔

رانی آنکھیں پھیلا کر معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑ چکی تھی۔۔۔

عصام جواب دینے لگا پر روک گیا کوئی فائدہ ہی نہیں تھا۔۔۔

جا کر اسے جہان جی کو دے دو۔۔۔ عصام کہتا چلا گیا۔۔۔ پیچھے رانی بیچاری ہاتھ

میں پکڑے غبارے کے پیکٹ کو دیکھنے لگی۔۔۔

ایمان تیار ہو کر اسی طرف آرہی تھی۔۔۔ رانی کو یوں دیکھ کر رکی۔۔۔ کیا ہوا

ایسے کیوں کھڑی ہو۔۔۔

ایمان کی آواز سنتے ہی اسنے سر اٹھا کر ہاتھ میں پکڑے گلابی غبارے کی داستان

سنادی

لو اتنی سی بات لاؤ میں پھولا دیتی ہوں۔۔۔

نہیں جی اگر آپ کے منہ پر پھٹ گیا پھر؟ رانی ہاتھ پیچھے کرتی بولی۔۔۔

ارے دو ادھر۔۔۔ ایمان نے تھوڑا سختی سے کہا تو رانی نے اسے پیکٹ دے

دیا۔۔۔ اور خود چلی گئی۔۔۔ غبارہ نہ ہو گیا بم ہو گیا۔۔۔



ایمان سچی ہوئی ٹیبل کے قریب آکر وہیں ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔۔۔ گرے  
رنگ کا شلوار قمیض پہنے۔۔۔۔

کانو میں سونے کی چھوٹی بالیاں پہنے ہونٹوں پر داڑ چینی لیسٹک کا کلر لگائے  
غبارہ پھولا رہی تھی۔۔۔

غسان جو گاڑی سے گفٹس نکال کر لا رہا تھا۔۔۔ اسے دیکھ کر ٹھٹک گیا۔۔۔۔ پھر  
سر کو تھوڑی جمبش دے کر ہنسی دباتا ٹیبل کے پاس آیا۔۔۔

ایمان غبارہ باندھنے لگی جب ناخن لگنے سے غبارہ پھٹ گیا۔۔۔ آآ۔۔۔  
غسان جو پہلے ہی ہنسی کنٹرول کر رہا تھا یکدم تمقہ لگانے لگا۔۔۔

ہنسیں مت۔۔۔۔۔ آپ۔۔۔ اب خود کر لیں۔۔۔ سڑا ہوا غبارہ

ہاہاہا۔۔۔ اچھا لاؤ۔۔۔ غسان ہنستے ہوئے پیکٹ لیکر ساتھ ہی دوسری کرسی پر  
قریب بیٹھ گیا۔۔۔

دیکھ رہے ہو اسد زیادہ ہی دوستی ہو رہی ہے۔۔۔ الماس اسد کے ساتھ آتی دور  
سے دونوں کو دیکھ کر جل کر بتانے لگی۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔ ہونے دو کب تک رہے گی میں اسے اپنے جال میں پھنسا لوں گا۔۔۔

اسد اپنے بالوں کو ہاتھ سے سیٹ کرتا بولو۔۔۔۔۔



سیمل روم سے نکل کر باہر سب کے پاس آئی۔۔۔ سیمل بلکل

گڑیا لگ رہی تھی فراک میں۔۔۔۔۔

ایمان نے اسکا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔۔۔۔۔ سب باری باری مل کر اسکے گفت دے رہے تھے۔۔۔۔۔

بھائی ضرم سے کہیں میرا گفٹ نکالے۔۔۔ سیمل اپنے بھائی کے ساتھ کھڑی تھی بازو پکڑ کر بولی۔۔۔۔۔

میں کس خوشی میں گفٹ دوں میرا بھی آج ہی برتھڈے ہے ضرم ہاتھ نچا کر لڑاکا عورتوں کی طرح بولا۔۔۔۔۔

دادی کے چہرے پر تمسخرانہ مسکراہٹ پھیلی۔۔۔ رضیہ بیگم نے ساس کو دیکھا جن کے چہرے کی مسکراہٹ نے انکا دل کاٹ کر رکھ دیا تھا۔۔۔۔۔

ہاں تو اس میں میری کیا غلطی۔۔۔ تم خود کہتے ہو میری رہنے دیں مجھے بس پیسے دے دیا کریں سب۔ سیمل منہ بنا کر بولی۔۔۔۔۔

اچھا بس کرو چلو کیک کاٹو۔۔۔ اس سے پہلے بحث طویل ہوتی چلی جاتی ہمدانی صاحب بول پڑے۔۔۔۔۔



ہیپی برتھڈے ٹو یو۔۔۔ ہیپی برتھڈے ڈیئر سیمل۔۔۔ سب تالیاں بجاتے گا  
رہے تھے۔۔۔ سیمل نے کیک کاٹ کر سب کو اپنے ہاتھ سے کھلایا۔۔۔

ضرم نے کیک کا پیس اٹھا کر اسکے گال پر مل دیا۔۔۔

ضرم مت کرو۔۔۔ سیمل نے اسکے بال خراب کر دیے۔۔۔ ضرم اسے پکڑنے  
آگے بڑھا سیمل نے تیزی سے پاس کھڑے اپنے باپ کے سینے میں منہ  
چھپالیا۔۔۔۔

ہمدانی صاحب کی آنکھوں میں نمی آگئی۔۔۔ ضرم دیکھ کر ایک دم سنجیدہ  
ہوا۔۔۔

رانی چلو ذرا کیک لے کر سب کو دے دوں رضیہ بیگم لمبی سانس لے کر بولتی  
پچن کی طرف بڑھ گئیں۔۔۔

ایمان نے غنسان کی طرف دیکھا جو ہونٹ بھنچے باپ اور بہن کو دیکھ رہا  
تھا۔۔۔



پاپا۔۔۔ غنسان نے ہمدانی صاحب کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔

دونوں اس وقت پول سائیڈ پر کھڑے تھے۔۔۔

غنسان کی آواز پر پلٹ کر اسے دیکھا۔۔۔ آپ ٹھیک ہیں؟

ہم میں ٹھیک سے بھی زیادہ ٹھیک ہوں۔۔۔ کیوں کے ماشاء اللہ میرے چاروں  
بڑھے بہت سمجھدار اور رشتوں کو سمجھنے والے ہیں۔۔۔

ہمدانی صاحب نے آگے بڑھ کر اسے گلے لگا کر پشت تھپتھپائی۔۔۔

غسان مسکرا دیا۔۔۔ اچھا آدھے گھنٹے تک نکلنا ہے واپسی کے لئے۔۔۔۔۔ ہمدانی  
صاحب نے اسے اپنے جانے کا بتایا۔۔۔

اچھا پھر چلیں جب تک کیرم کھلتے ہیں۔۔۔ غسان انہیں لے کر آگے  
بڑھا۔۔۔۔۔ جب ایمان قریب آرہی تھی

ہمدانی صاحب کو دیکھ کر رکی وہ تو غسان کو دیکھنے آئی تھی اسے وہ ٹھیک نہیں  
لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

ارے آؤ بیٹا روک کیوں گئی ہمدانی صاحب نے اسے دیکھ کر مسکرا کر اپنے پاس  
آنے کو کہا

غسان جو کچھ کہ رہا تھا گردن موڑ کر اسے دیکھا۔۔۔ چاند کی روشنی میں کھڑی  
وہ معصوم سی لڑکی دل کو اچھی لگی۔۔۔۔۔ ایمان ہچکچا کر پاس گئی۔۔۔

ہمدانی صاحب نے شفقت سے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔

اچھا بچوں ذرا میں مل لوں سب سے ابھی نکلنا بھی ہے۔۔۔

کیا آپ جا رہے ہیں انکل۔۔۔ بیٹا کچھ کام ہے۔۔۔ سب تو ہیں ہی یہاں۔۔۔

ہمدانی صاحب مل کر چلے گئے۔ ایمان بھی جانے لگی جب غنسان نے اسکا ہاتھ پکڑا۔۔۔

تم کہاں چلی۔۔۔ جی وہ وہ سیمبل بولا رہی ہے۔۔۔

غنسان اسکی گھبرائی ہوئی آواز سنتے اپنی ہنسی نچلا ہونٹ دبا کر روکنے لگا۔

مجھے تو کوئی آواز نہیں آئی۔۔۔ اس سے پہلے ایمان کوئی جواب دیتی شیطانوں۔  
کی ٹولی کو یہاں آتے دیکھا تو خود ہاتھ چھوڑ کر کھڑا ہو گیا



بھائی آپ یہاں ہیں اور ہم سارے فارم میں آپ کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر تھک گئے۔۔۔ جہان نے کہتے ساتھ ہی غنسان کے کندھے پر سر رکھ کر آنکھیں بند کر لیں۔۔۔

کیوں خیریت اتنی شدت سے مجھے کیوں ڈھونڈھا جا رہا تھا جو یوں آکر پڑ گئے ہو؟ غنسان اسے پرے کرتا پوچھنے لگا۔۔۔

بھائی ہم سب کیرم کھیلنے جا رہے ہیں چلیں آپ بھی سیمبل چہک کر کہتی دونوں ہاتھوں سے اس کے بازو پکڑ کر لے کر جانے لگی۔۔۔ اوہ تو یہ اہم کام ہے چلو۔۔۔

اسد ایمان کے ساتھ ساتھ چلنے لگا۔۔۔ الماس کے کہنے پر وہ روک گیا

تھا۔۔۔۔

ایمان نے ایک نظر اسے دیکھا جو جان کر اپنے ہاتھ سے اسکے ہاتھ کو چھو رہا تھا۔۔۔ ایمان گھبرا کر تیز قدم لے کر چلنے لگی۔



سب کیرم کی ٹیبل کے گرد کھڑے کھیل کم شور زیادہ کر رہے تھے۔۔۔ اچانک ایمان کو لگا کوئی اسکی کمر پر آہستہ آہستہ ہاتھ سے اسکی کمر سہلا رہا تھا۔۔۔ ایمان کانپ گئی۔۔۔

کن اکھیوں سے ساتھ کھڑے وجود کو دیکھ کر جھٹکے سے پیچھے ہوئی۔۔۔ تمیز نہیں ہے آپ کو یکدم ایمان زور سے چیخی۔۔۔۔

کمرے میں سنناٹا ہو گیا سب نے حیرت سے ایمان کو دیکھا جو غصے میں اسد کو گھور رہی

اسد ڈر گیا اسے بالکل امید نہیں تھی وہ یوں ریکٹ کرے گی۔۔۔

غسان گھوم کر اسکے قریب آیا۔۔۔ کیا ہوا ایمان۔۔۔ کیا کیا تم نے۔۔۔ ایمان سے پوچھ کر غسان نے سختی سے اسد سے پوچھا۔

میں نے کیا کر دیا۔۔۔ اے لڑکی بتاؤ۔۔۔ اسد جل کر غصے سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔ اسے پتہ ہوتا کہ یہ ہو جائے گا تو کبھی نہیں کرتا۔۔۔

ایمان بتاؤ ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔ جہان بھی قریب آکر بولا  
ایمان کو احساس ہوا اگر ابھی سچ بتایا تو جانے کیا ہو جائے۔۔۔۔۔  
وہ میں۔۔۔ ایمان ہچکچائی۔۔۔۔۔ ہنہ کچھ ہوگا تو بتائے گی۔۔۔ الماس نے طنز  
کیا۔۔۔

سہی کہا آپ نے۔۔۔ ایمان کہ کر روتی ہوئی بھاگی۔۔۔ غنسان نے مٹھیاں بھیج  
لیں۔۔۔۔۔ وہ اسد کو جانتا تھا وہ کس طرح کا ہے۔۔۔۔۔  
مسٹر اسد ایمان سے دور رہنا۔۔۔۔۔ مہمان ہو تبھی لہذا کر رہا ہوں اور دوسری  
بات ہاتوں کو قابو میں رکھنا سیکھو۔۔۔۔۔ غنسان انگلی اٹھا کر وارن کرتا باہر نکل  
گیا۔  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ضرم نے سیمل کا ہاتھ پکڑ کر غنسان کے ساتھ ہی نک گیا۔۔



ایمان یار مجھے بتاؤ پلیز کیا کیا تھا اسد بھائی نے۔۔۔۔۔ سیمل اسکے ساتھ بیٹھی پوچھ  
رہی تھی۔۔۔۔۔ جو بس روئے جا رہی تھی۔۔۔۔۔

ادھر دیکھو میری طرف۔۔۔۔۔ سیمل نے ایمان کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں بھر کر  
اپنی طرح موڑا۔۔۔۔۔

جس کی آنکھیں رو رو کر سوچ گئی تھیں۔۔۔۔۔

اب رونے سے کیا فائدہ اسی وقت کیوں نہیں بتایا جب بھائی پوچھ رہے تھے۔۔۔۔

مم میں اگ اگر بتا دیتی تو بہت بڑا پھٹا ہو جاتا اور اگر وہ میرا یقین نہ کرتے پھر؟

تمہارا دماغ خراب ہے کیسی بات کر رہی ہو اور مجھے ذرا یہ بتاؤ گی۔۔۔۔  
تمہیں کیسے یہ یقین ہوا کے تمہاری بات پر کوئی یقین نہیں کرے گا؟ ایمان کی بات پر سیمل غصے میں بولی

سیمل میں۔۔۔۔ سیمل ضرم بلا رہا ہے روم میں۔۔۔۔ اس سے پہلے ایمان بات مکمل کرتی غسان کی آواز پر چپ ہو گئی۔۔۔۔

اچھا بھائی۔۔۔۔ ایمان میں آتی ہوں۔۔۔۔ سیمل اسے کہتی جانے لگی غسان نے اسکا ہاتھ پکڑ کر روکا۔۔۔۔ کیا ہوا بھائی۔۔۔۔

روم میں ہیں ضرم وغیرہ امی کے سامنے کوئی بات مت کرنا ورنہ پریشان ہو جائیں گی۔۔۔۔

سیمل اثاب میں سر ہلاتی چلی گئی۔۔۔۔ غسان ایمان کو دیکھتا قدم قدم چلتا فاصلے پر بیٹھا۔۔۔۔ دونوں کے بیچ کافی دیر خاموشی رہی۔۔۔۔

مجھے کب تک انتظار کرنا پڑے گا کے تم کب مجھے خود سب بتاؤ گی۔۔۔۔ اور اگر

بتانا نہیں چاہتی تھی تو کیوں چیخی تھی۔۔۔

سہی کہا تم نے ہم کیسے یقین کر لیتے؟ سہی کہا بلکل ہم

اندھے اور بہرے ہیں کیسے کر لیتے یقین۔۔۔

تمہے لگتا ہے میں اس شخص کو نہیں جانتا بتاؤ ایمان کیا تمہے لگتا ہے ہم بھائیوں  
میں سے کوئی ایک بھی یقین نہیں کرتا یا سیمل تم پر یقین نہیں کرتی۔۔۔

تمہاری اسی بے اعتباری نے کچھ بولنے کے قابل نہیں چھوڑا ورنہ وہ ابھی  
یہاں نہیں ہوتا۔۔۔

غسسان سرخ آنکھیں اسکے چہرے پر گاڑے دبی آواز میں غصے سے بول رہا  
تھا۔۔۔ پھر اٹھ کر خود ہی جانے لگا

ایمان بے اسے دیکھا اسی وقت غسسان نے بھی مڑ کر اسے دیکھا۔۔۔ جب تک  
مجھ پر یقین کرنا نہیں آئے۔۔۔ تب تک مجھ سے بات مت کرنا۔۔۔

غسسان کہ کر کب کا جا چکا تھا جب کے ایمان ساکت نظروں سے وہیں دیکھتی  
رہ گئی۔۔۔



صبح آٹھ بجے ایمان کی آنکھ کھولی۔۔۔ رات جو ہوا اسکے بعد وہ روم میں جا کر  
کافی دیر غسسان کی بات یاد کر کے بے چین ہو کر اٹھ رہی تھی۔۔۔

ایمان کو بڑی شدت سے اپنی کہی بات پر افسوس ہوا جانے انجانے اس نے  
دل دکھا دیا۔۔

ایمان اٹھ کر واشروم گئی۔۔ جب واشروم کا دروازہ نوک ہوا۔ ایمان نے بچھرے  
پر پانی کے چھنٹے مارے۔۔۔۔ شیشے میں اپنا چہرہ دیکھ کر دوبارہ اسد کی حرکت  
اور غسان کی ناراضگی یاد آئی۔۔۔

ایمان کی آنکھوں میں دوبارہ آنسوں جھلملائے لگے۔۔۔

اب کی بار دروازہ نوک ہونے کے ساتھ ایمان کی امی کی بھی آواز آئی تو  
جلدی سے دو تین بار بانی کے چھپکے مار کر باہر نکلی۔۔۔۔  
شکر ہے اٹھ گئی ہو تم کب سے سیمل پوچھ رہی ہے۔۔ جاؤ پول سائیڈ پر  
ہے۔۔۔۔ میں جب تک رانی کو چائے کا کہتی ہوں۔۔ اپنے بیگ سے سوٹ نکلتے  
ہوئے افراہ بیگم اسے بتا رہی تھیں ایمان خاموشی سے کمرے سے نکل گئی



اہم اہم۔۔۔۔ کیا بات ہے بڑا پیار آرہا ہے۔۔۔۔ عصام سیمل اور غسان کو  
دیکھ کر مسخیرے پن سے بولتا سیمل کو تپا گیا۔۔۔۔

جو پیچھے سے بھائی کے گلے میں دونوں بازو لپیٹے گال پر گال مس کرتی  
مسکراتی ہوئی باتیں کر رہی تھی۔۔۔۔

اس سے پہلے سیمیل کوئی جواب دیتی ایمان سب کو گڈ مارنگ کہتی غسان کو دیکھ کر وہیں بیٹھ گئی۔۔۔

غسان نے اسے دیکھا روئی روئی آنکھیں خوبصورت چہرہ جو ایک ہی رات میں مرجھا گیا تھا۔۔۔ کیا وہ اس سے نازاں ہو کر اسے اور دکھ دے گیا تھا۔۔۔ خود ہی سوچتا وہ سر جھٹک کر رہ گیا ایمان چلتی ہوئی ضرب کے رابر میں آکر بیٹھی۔۔۔ سب خاموش بیٹھے ایمان کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

ایمان ناشتہ کیا؟ سیمیل نے مسکرا کر پوچھا۔۔۔ ابھی نہیں۔۔۔ چائے لا رہی ہے رانی۔۔۔ ابھی دونوں بات ہی کر رہی تھی جب الماس اپنے بھائی اور کزن کے ساتھ وہیں آئی۔۔۔

ایمان اسد کو دیکھ کر اٹھنے لگی تھی لیکن کچھ سوچتی دوبارہ بیٹھ گئی۔۔۔ ایمان ائی ایم سو سوری کل میرا ہاتھ غلطی سے تم سے ٹچ ہو گیا۔۔۔ اسد بیٹھتے ہی ایمان سے مخاطب ہوا۔۔۔

سب نے پہلے اسد پھر ایمان کو دیکھا۔۔۔

ایمان کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کیا جواب دے کیوں کے معاف کرنے کا اسکا کوئی ارادہ نہیں تھا۔۔۔



اسد نے ماہم کو کمر سے پکڑ کر اپنے بہت قریب کیے اسکی کمر کو ہاتھ سے سہلا رہا تھا۔۔۔ ایسے۔۔۔ اسد کی بات پر ماہم ہنسنے لگی۔۔۔

نوٹی بوائے میں سمجھی تھی تم نے صرف ہاتھ رکھا تھا پر تم تو بالکل ہی بے شرم ہو۔۔۔ ماہم نے نزاکت سے اپنے دونوں ہاتھ اسکی گردن میں ڈال کر اسکے بالکل قریب ہوئی۔۔۔

جہان اور عصام کا خون کھول کر رہ گیا۔۔۔

چھوڑوں گا نہیں سالے کو۔۔۔ عصام کہ کے گیٹ کو کھولنے لگا جب جہان اسے کھینچ کر جھولوں کی طرف لے آیا۔۔۔

ہوش سے کام لو عصام۔۔۔ کیوں لوں اس کمینے ذلیل انسان نے دیکھا بیچاری ایمان کے ساتھ کیا کیا مجھے پہلے ہی لگ رہا تھا کوئی واہیات حرکت کی ہوگی۔۔۔ اور آپ سن لیں اس لڑکی سے بات نہیں کریں گے۔۔۔

جہان عصام کی آخری بات پر مسکرانے لگا۔۔۔ اچھا نہیں کر رہا وہ خود ہی چپکو ہے اور اب چلو اس سالے کی ہڈیاں بھائی سے توڑواؤنگا۔۔۔ جہان اسے لیے چل دیا۔۔۔



دوپہر کے چار بج رہے تھے سب واپسی کی تیاریاں کر رہے تھے۔۔۔

اسد۔۔۔۔۔ہاں کیا ہوا۔۔۔۔۔اسد اپنے کپڑے بیگ میں رکھ رہا تھا جب الماس ہاتھ میں موبائل پکڑے اسکے پاس آئی

ڈیڈ کی کال ہے لو بات کرو۔۔۔۔۔الماس اسے موبائل تھما کر وہیں کھڑی ہو گئی۔۔۔

کیا کہ رہے ہیں؟ اسکے کال ڈسکنیکٹ کرتے ہی اس نے پوچھا۔۔

گاڑی بھیج رہے ہیں کہ رہے ہیں تینوں سیدھا گھر پونچھو۔

پر کیوں۔۔۔۔۔الماس نے بیزاریت سے پوچھا کیوں کے اسے واپسی پی لازمی غنسان کے ساتھ بیٹھنا تھا۔۔۔

پھوپھو آسٹریلیا سے آچکی ہیں ساتھ ہی انکا بیٹا اور حسین سیٹیاں آرہی ہیں اسد آنکھ دبا کر کمینگی سے بولتا اسے بھی مسکرانے پر مجبور کر چکا تھا۔۔۔۔۔



اففف شکر ہے انکل نے اپنے بے شرم اولاد کی لئے گاڑی بھیج دی ورنہ میں تو سوچ رہا تھا راستے میں غنسان بھائی سے

گاڑی رکوا کر ٹھیک ٹھاک کٹائی کروا دیتا تا کے ہاتھ تو دور آنکھ بھی نہ اٹھانے کی ہمت کرے۔۔۔۔۔

عصام پھر سے جذباتی ہوا۔۔۔۔۔ہاہاہا۔۔۔۔۔دفع کرو میرے بھائی۔۔۔۔۔کیچڑ میں پتھر

پھینکنے سے خود پر ہی چھینٹیں آئیں گی۔۔۔

جہاں نے گردن اکڑا کر کہا عصام بس سر ہی پیٹ کر رہ گیا۔۔۔

ارے چھوٹی چڑیا چھوڑو بیگ میں اٹھانا ہوں۔۔۔ سیمل کو بیگ لاتا دیکھ جہاں  
اسکی جانب گیا۔۔۔۔

تھینک یو جہاں بھائی۔۔۔۔ کیا ہو گیا ایسا اگر اٹھالے گی ہم نے اپنے دور میں  
اس سے بھی زیادہ وزنی چیزیں اٹھائیں ہیں۔۔۔ اور تم لڑکی زرا کم نخرے کرو  
بھائیوں کے سامنے آگے جا کر کوئی نخرے نہیں سہتا۔۔۔ دادی وہیں کرسی پر  
بیٹھیں تھی دونوں بھائی بہن کا بھائی انھیں ایک آنکھ نہیں بھایا۔۔۔

دادی فکر نہ کریں ہم اپنی بہن کے لئے بہت اچھے سے اچھا ڈھونڈیں  
گے۔۔۔۔ ضرم انکے قریب آکر بولا۔۔۔۔

دادی ہنکار بھرتی گاڑی کے پاس جانے لگیں کیوں کے افراہ بیگم انہی کو دیکھ  
رہی تھیں۔۔۔

ضرم بچ گئے ورنہ دادی سے اچھی خاصی شامت آتی تمہاری۔۔۔۔ عصام کی  
بات پر سب ہنس دیے۔۔۔۔ سیمل بھی پھیکی سے ہنسی ہنس دی کے جب دل  
کسی اپنے کی بات پر دکھتا ہے تو یونہی خود پر خول چڑھانا ہڑھتا ہے۔۔۔



رات آٹھ بجے تک وہ لوگ گھر پہنچے۔۔۔۔۔ سب ہی بہت تھکے ہوئے  
تھے۔۔۔۔۔ سوئمنگ کی وجہ سے جسم جیسے ٹوٹ رہا۔۔۔۔۔  
ایمان اور اسکی امی لاؤنج میں ہی سب کے ساتھ بیٹھی تھیں۔۔۔۔۔ ایمان کا دل  
چاہ رہا تھا دھاڑیں مار کر روئے۔۔۔۔۔

غصسان نے سارے راستے سب سے ہنسی مذاق کیا مگر اس سے ایک لفظ نہیں  
کہا۔۔۔۔۔ ابھی بھی اسے سامنے بیٹھا نظر انداز کر رہا تھا۔۔۔۔۔



ایمان چلو میرے روم میں چلتے ہیں۔۔۔۔۔ سیمل ہاتھ پکڑ کر اسے اٹھانے  
لگی۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پر ابھی ہم گھر جا رہے ہیں۔۔۔ ایمان نے اپنی امی کو دیکھا پھر اسے بولی۔۔۔  
جس نے اسکی بات سنتے ہی اسے آنکھیں دکھائیں۔۔۔۔۔

کس نے کہا یہ تمہے کل جاؤ گے دادی نے روکا ہے افراہ آنٹی کو رات تو ہو ہی  
گئی ہے۔۔۔۔۔

پر میں گھر جانا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔ ایمان منمنائی۔۔۔۔۔ کیوں یہاں کیا پر اہلم  
ہے تمہے۔۔۔۔۔

اگر آرام کرنا ہے تو کرو اتنا بڑا گھر ہے اور تمہے کونسا ہم پوری رات صوفے پر

بیٹھا رہے ہیں۔۔۔۔

سیمل ماتھے پر بل ڈالے کمر پر ہاتھ رکھے اسے بولی۔۔

اففف یار تم نہ بس شروع ہو جایا کرو۔۔۔۔ چلو روم میں اور مجھے اپنا کوئی سوٹ  
دے دینا۔۔

ایمان اسکے ساتھ چلتی ہوئی بول رہی تھی۔۔۔۔

عصام اور ضرم جو وہیں صوفے پر لیٹنے والے انداز میں بیٹھے موبائل پر فیس  
بک استعمال کر رہے تھے۔۔

دونوں کے جاتے ہی ضرم نے موبائل سے نظر اٹھا کر ان دونوں کو

دیکھا۔۔۔۔  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عصام بھائی ایک بات کہوں؟ ہممم کہو

ایمان پیاری لگتی ہے نہ۔۔۔۔ ضرم اوپر جاتی ایمان کو دیکھتا ہوا بولا۔۔۔۔

عصام نے رک کر حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔۔ جب کے غسان جو ان کے  
قریب آ رہا تھا وہیں رک گیا۔۔۔

کیا ہوا ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں۔۔۔۔ ضرم نے گھبرا کر عصام سے پوچھا

بیٹا عمر دیکھو اپنی۔۔۔۔ کسی قابل تو ہو جاؤ ورنہ بعد میں یہی پیاری تمہے

مصیبت لگ رہی ہوگی۔۔۔۔ عصام نے ضرم کے سر پر چپت لگا کر کہا

غسان ہونٹ بھینچے آگے بڑھنے لگا پر ضرم کی اگلی بات پر وہیں کا وہیں رہ گیا۔۔۔

ارے کیا ہو گیا عصام بھائی میں اپنے لیے تھوڑی کہ رہا ہوں استغفر اللہ ابھی تو میری کھینے کھودنے کی عمر ہے۔۔۔۔

میں تو بھائی کے لئے کہ رہا تھا آپ نے دیکھا نہیں کتنے اچھے لگتے ہیں دونوں ساتھ۔۔۔۔

اوہ۔۔۔ تو پہلے ہی بتا دیتے یہ بات۔۔۔ عصام کھسیا کر بولا

ہنہ پوری بات سنتے ہی کب ہیں سب۔۔۔ چھوٹا ہوں تو لنڈے کا سامان سمجھ رکھا ہے مجھے میری بات۔۔۔۔

اوہ میرے نوٹنکی بھائی کوئی تمہے لنڈے کا نہیں سمجھتا۔۔۔ بتاؤ بتاؤ سن رہا ہوں میں ہماری جان گھر کی دیواریں بھی تمہیں سن رہی ہیں۔

عاصم نے ضرم کے منہ پر ہاتھ رکھ کر زبردستی ایک ہاتھ گلے کے گرد کیے لاڈ سے کہنے لگا۔۔۔۔ جو اسکا ہاتھ ہٹا کر منہ بنا کر بیٹھ گیا۔۔۔

میں نہیں بتا رہا میرا مذاق مت اڑائیں ورنہ سیمل کو بتا دوں گا آپ کی گرل فرینڈ کا۔۔۔۔

کیا !! عصام کچھ کہتا اس سے پہلے ہی رانی ڈرامائی انداز میں چیخی۔۔۔۔







رات دو بجے کے قریب ایمان کا گلہ خشک ہونے سے آنکھ  
کھولی۔۔۔ پانی پینے کے گرز سے اٹھ کر سائیڈ ٹیبل پے پڑے شیشے کے جگ  
کو دیکھا جو خالی تھا۔۔۔۔۔

ایمان نے تکیے کے پاس پڑے دوپٹے کو اٹھا کر اڑا ایک نظر سیمپل کو دیکھا جو  
گہری نیند میں تھی۔۔۔

ہلکا سا مسکرا کر بیڈ سے اتر کر کمرے سے باہر نکل گئی۔۔۔

پورے گھر میں اندھیرا تھا۔۔ ایمان کچن میں گئی۔۔۔

پانی پینے کے بعد لاؤنج میں آئی گردن گھوما کر ادھر ادھر دیکھتی سیڑیوں کی  
طرف بڑھنے لگی

جب اچانک ہی ایمان کی نظر لاؤنج کی بڑی سی شیشے کی کھڑکی کے پار غسسان  
پر پڑی۔۔۔

پردہ کھولا ہونے کی وجہ سے اسے پتہ چل گیا تھا اور بات کرنے کا موقع  
بھی۔۔۔۔

ایمان لمبی سانس کھینچتی باہر کی جانب بڑھ گئی۔



ایمان غسان کے پاس پونہچی تو حیرت سے اسکی آنکھیں باہر کو  
آنکھیں۔۔۔۔۔ غسان سیگریٹ پی رہا تھا۔۔۔

آپ سیگریٹ پی رہے ہیں۔۔۔ ایمان کی آواز پر غسان بری طرح چونک کر  
مڑا۔۔۔ ایمان سامنے کھڑی شدید حیرت میں اسکے ہاتھ کو دیکھ رہی تھی  
غسان بنا کوئی جواب دیے واپس دوسری طرف مڑ گیا۔۔۔۔۔

ایمان کو ایسے رویے کی بالکل توقع نہیں تھی۔۔۔۔۔ آنسو پیتی وہ وہیں کھڑی  
اسکی پشت دیکھتی رہی

غسان نے گہرے گہرے کش لے کر سیگریٹ کا ٹکرا اچھال دیا۔۔۔  
غسان کو پتہ تھا وہ ابھی تک یونہی کھڑی ہے۔۔۔ پر وہ چاہتا تھا ایمان خود اس  
سے بات کرے کل جو ہوا اسے سب خود بتائے۔۔۔

آپ ناراض ہیں؟ ایمان کی آواز پر اسنے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔

ایمان اپنا ہونٹ کاٹنے لگی اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کیسے معافی مانگے

غسان مجھے۔۔۔ مجھے معاف کر دیں میں۔۔۔ اس سے پہلے وہ اپنی بات مکمل  
کرتی غسان اندر جانے لگا

پلیز دو منٹ روک کر میری بات سن لیں۔۔۔

ایمان تیزی سے اسکے سامنے آئی۔۔۔۔۔ غسان بروقت روکا ورنہ ضرور ٹکرا جاتا

--

پلیز غنسان میں نے جو کہا مجھے نہیں کہنا چاہیے تھا۔۔۔ میں اپنی غلطی مانتی ہوں۔۔۔ میں۔۔۔

ششش!! چپ تم نے کیا کہا اسے چھوڑو ابھی بس ایک بات کا جواب دو مجھے اور ہاں وہ بھی سچ۔۔

اگر جھوٹ بولنے کی کوشش کی تو بھول جانا ہم کبھی ملے بھی تھے۔۔۔  
غنسان اسکے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر خاموش رہنے کا اشارہ کرتا سرد لہجے میں بولتا  
NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Net|In|Reviews  
اسکی جان مشکل میں ڈال گیا۔۔۔

ایمان نے آنکھیں سختی سے بند کر کے کھولیں پھر اشباب میں سر ہلایا۔۔۔  
اسد نے کیا کیا تھا۔۔۔ غنسان اسکی آنکھوں میں آنکھیں گاڑے چبا چبا کر پوچھ رہا تھا۔۔۔

ایمان کو اسکی نظروں سے خوف آیا۔۔۔ پر وہ اب کی بار جھوٹ نہیں کہے گی اس نے خود سے تہیہ کیا۔۔۔

آپ۔۔۔ آپ گھوم جائیں پہلے ایمان نے ہچکچا کر کہا۔۔۔ غنسان کو حیرت ہوئی۔۔۔ ہیں؟ میں تم سے کچھ پوچھ رہا ہوں۔۔

تو وہی تو بتا رہی ہوں آپ دوسری طرف دیکھیں مجھے شرم آرہی ہے  
غسان کو ہنسی آنے لگی۔۔۔اوکے۔۔۔کہتے ہی وہ گھوم گیا ہونٹ بھنجے ہنسی  
کو ضبط کر رہا تھا۔

ایمان نے پول کے پاس ہاتھ ٹچ کرنے سے لے کر کمرے میں ہوئی حرکت  
ہچکچا کر بتائی۔۔۔

غسان کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔۔۔ مٹھیاں کو بھینچے وہ غصہ ضبط کرنے  
لگا۔۔۔

عصام اور جہان بتا چکے تھے پر وہ پھر بھی اس سے سننا چاہتا تھا۔۔۔  
آپ ناراض ہیں؟ کچھ دیر بعد پھر سے ایمان کی آواز آئی۔۔۔ غسان گہری  
سانس لیتا ہلکا سا مسکرایا۔۔۔

تم نے ہی کہا ہے دوسری طرف دیکھیں۔۔۔

اوہ سوری۔۔۔ ایمان اپنے ماتھے پر ہاتھ مارتی خود ہی چل کر اسکے سامنے آئی  
غسان نے اسے دیکھا پھر مسکرا کر اسکے سر پر چپت لگا کر نرمی سے ایک  
کان پکڑ لیا۔۔۔

ایمان نے تھوڑا گھبرا کر اسے دیکھا۔۔۔

معافی مانگنے آئی تھی نہ چلو مانگو... غسان نے کہتے ساتھ اسکا کان چھوڑا۔۔۔

مم مجھے معاف کر دیں مجھے۔۔۔

ششش!! میں نے صرف معافی کا کہا تھا اور ہاں کوئی کسی پر اتنی جلدی بھروسہ  
نہیں کر سکتا

خیر میں بھی کچھ زیادہ ہی ریکٹ کر گیا اسکے لئے سوری۔۔۔

غسان نے مسکرا کر کہا۔۔۔ ایمان بھی مسکرا دی۔۔۔ غسان اسکے ڈمپل کو  
دیکھنے لگا

پھر آہستہ سے اپنی شہادت کی انگلی اسکے ڈمپل پر رکھ دی۔۔۔

ایمان اسے دیکھنے لگی دل کی دھڑکن میں جیسے ہلچل سی مچی۔۔۔

کل میری بات مکمل نہیں ہوئی تھی۔۔۔ کونسی بات۔۔۔ ایمان نے اسکی بات  
پر سرگوشی میں پوچھا

یہی کے۔۔۔ خوبصورت تو ہے بلکل تمہاری طرح۔۔۔

غسان کہتے ہی اسے یونہی ساکت چھوڑتا اندر کی جانب بڑھ گیا

ایمان نے ایک ٹرانس کی سی کیفیت میں اپنی انگلی سے ڈمپل کو چھوا تو  
مسکراہٹ گہری ہوتی چلی گئی۔۔۔



صبح سب گھر کے افراد ٹیبل کے گرد بیٹھے خاموشی سے ناشتہ کر رہے  
تھے۔۔۔۔

ضرم بار بار سیمل کی چائے اٹھا کر گھونٹ لے رہا تھا۔۔۔۔ پھر واپس اس کے  
سامنے رکھ دیتا۔۔۔۔

سیمل بس اسے گھورے جا رہی تھی۔۔۔۔ دادی کی وجہ سے وہ کچھ نہیں کہ  
رہی تھی ورنہ الٹا اسے دو تین باتیں سنا دیتیں۔۔۔۔۔

اس لئے اسکا کپ اٹھا لیا۔۔۔۔ دو تین سپ لینے کہ بعد سیمل نے واپس رکھا  
تو ضرم نے وہیں کپ اٹھا لیا۔۔۔۔۔

سیمل نے اب کی بار اسے چکتی کاتی۔۔۔۔ اوی ماں۔۔۔۔ ضرم نے تڑپ کر اپنا  
بازو رگڑ کر اسے دیکھا

جب کے دادی بھی دونوں کی طرف متوجہ ہو گئیں۔۔۔۔۔

. . تم دونوں کبھی سکون سے ناشتہ نہیں کر سکتے

رضیہ بیگم بیٹی کو محفل میں بیٹھنے کا ڈھنگ سیکھاؤ ورنہ اگلے گھر جا کر ناک  
کٹوائے گی۔۔۔۔

دادی سیمل نے کچھ نہیں کیا میں تو اس لئے چیخا شاید کوئی کیرا ویرا نہ گھس  
گیا ہو۔۔۔۔۔

ضرم کہتے ہی کھڑا ہوا۔۔۔۔۔ سیمل نے اپنے بھائی کو دیکھا جو جان کر جھوٹ بول رہا تھا۔۔۔۔۔ تاکہ دادی اسکی جانب متوجہ ہو جائیں اور ایسا ہی ہوا۔۔۔



جہان بھائی آپ جا رہے ہیں ایمان اور آئی کو چھوڑنے؟

سیمل کمرے میں آتی بولی جہاں جہان اور غنسان کھڑے تھے

میں نہیں جا رہا بھائی جا رہے ہیں۔۔۔ جہاں کہتا اپنی بک لیکر بیٹھ گیا۔۔۔

اوہ اچھا مطلب بھائی دوستی ہوگئی ہم۔۔۔ سیمل آنکھیں مٹکا کر شرارت سے

ہلکی آواز میں بولی

NEW ERA MAGAZINE

Novels | Afsana | Art | Files | Books | Poetry | Interviews

غنسان نے مسکرا کر اسکے گال پر ہلکے سے چپٹ لگائی۔۔۔

ہم ہوگئی۔۔۔ غنسان نے مسکرا کر کہا غنسان نے سیمل کو خود بتایا تھا کہ وہ

ایمان سے ناراض ہے۔۔۔



دو دن بعد

رات کے چار بج رہے تھے۔۔۔ اسد ماہم دونوں ہاتھ پکڑے اپارٹمنٹ سے باہر

نکل کر لفٹ کی جانب بڑھے۔۔۔۔۔

(اپارٹمنٹ اسد کا تھا اپنے دوستوں اور گریفرینڈز کو وہ یہاں ہی لاتا تھا)

اسد تایا ابو کے ساتھ کب آؤگے گھر۔۔۔۔۔ ماہم نے اسد سے پوچھا جو اسے  
 کمر سے پکڑے اپنے موبائل میں اپنی انگلیاں چلا رہا تھا  
 یکدم دوبارہ میسج آیا اسکی پھوپھو کی بیٹی اسد کا گھر پر انتظار کر رہی تھی۔۔۔  
 اسد کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ پھلی۔۔۔  
 اسد میں کچھ پوچھ رہی ہوں تم سے اور کون ہے جو تم اتنا مسکرا رہے ہو۔۔۔  
 ماہم چڑ کر بولی۔۔۔

ارے یار الماس ہے کہ رہی ہے میری ہونے والی بھابھی کو میری طرح سے  
 بہت پیار دینا۔۔۔۔۔

اسد اسکے چہرے پر شہادت کی انگلی پھیرتا صفائی سے جھوٹ بول رہا تھا۔۔۔  
 ماہم شرماتی ہوئی ہنس دی۔۔۔ بعد میں ابھی چلو دوست کے گھر ڈراپ کر دو  
 تمہاری وجہ سے موم کو جھوٹ بولنا پڑا کے دوست کے پاس جا رہی  
 ہوں۔۔۔۔۔

ماہم پارکنگ ایریا میں آتی ہوئی بتا رہی تھی۔۔۔ اسد کے ماتھے پر یکدم بل  
 پڑے اس نے ناگواری سے اسے دیکھا

پھر جھٹکے سے اسے اپنے قریب کیا۔۔۔ ماہم نے گھبرا کر اسے دیکھا۔۔۔ کیا  
 ہو گیا؟

تم میری وجہ سے نہیں اپنی خود کی وجہ سے جھوٹ بول کر میرے ساتھ  
 ہو۔۔۔۔۔ میں نے نہیں کہا تھا کہ تمہارے ساتھ مجھے اکیلے ٹائم اسپینڈ کرنا  
 ہے

تم نے خود مجھے کال کی تھی تو بہتر ہوگا اپنا کہا جھوٹ میرے سر مسلط مت  
 کرنا۔۔۔۔

ماہم کو لگا اسد کی انگلیاں بازو میں جیسے دھنس گئی ہوں۔۔۔۔

اسد بات مکمل کرتا ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔۔۔۔ ماہم اسد کی بد تمیزی پر  
 ہونٹ بھیج کر سر جھٹکتی گاڑی میں جا بیٹھی۔۔۔۔

ابھی صرف اسکے دل و دماغ پر اسد سوار تھا تبھی اتنی بد تمیزی سہ گئی۔۔۔۔  
 مگر اس سے بھی بڑی وجہ اسد کے نام ساری جائیداد کا ہونا تھا۔۔۔۔

ماہم پہلے جہان کو اپنے جال میں پھنسانا چاہ رہی تھی پر اسد اکلوتا تھا اور آرام  
 سے اسکی اداؤں سے اسکے جال میں پھنس گیا تھا۔۔۔۔۔

پر کون جانے کون کس کے جال میں پھنسا تھا۔۔۔۔



اسد ماہم کو ڈراپ کر کے گھر جا رہا تھا۔۔۔۔۔ سگریٹ منہ میں دبائے۔۔۔۔ تیز  
 آواز میں سونگنز سنتا

جب یکدم سامنے سے ایک وین آئی۔۔۔۔۔ اسد نے جلدی سے۔ بریک پر پاؤں رکھا نہیں تو گاڑی سیدھا وین میں گھس جاتی۔۔۔۔۔

سیٹ بیلٹ کی وجہ سے سر بج گیا۔۔۔۔۔ اسد غصے میں باہر نکل کر گالیاں دیتا قریب گیا۔۔۔۔۔

جب وین کا دروازہ کھول کر دو نقاب پوش باہر نکلے، اسد کی زبان کو یکدم تالا لگا۔۔۔۔۔

اس نے پیچھے کی جانب قدم بڑھائے۔۔۔۔۔ جب دو اور نقاب پوش فرنٹ سیٹ سے باہر نکلے۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
اسد کی سستی گم ہو گئی۔۔۔۔۔

ایک نقاب پوش چلتا ہوا اسد کے سامنے آیا۔۔۔۔۔

اس سے پہلے وہ کچھ کرتے اسد نے گاڑی کی طرف دوڑ لگا دی

ہینڈل پر ہاتھ رکھا ہی تھا جب کسی سے زور سے کمر پر لات ماری اسد سیدھا گاڑی سے جا لگا۔۔۔۔۔

کک کون ہو تم لوگ۔۔۔ اسد چیخا

پر اسکے چیخنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوا تینوں نقاب پوش اسکی جانب بڑھ کر اسے پکڑ چکے تھے اسد چیخنے لگا

جب ایک نقاب پوش آگے بڑھ کر مکے اسکے منہ اور پیٹ پر مارنے لگا۔۔۔ اسد  
تڑپ کر رہ گیا۔۔۔



چھوڑ دو مجھے آآآ۔۔۔ کوئی بچاؤ مجھے۔۔۔ آآآ۔۔۔

اسد کی دل خراش چنچیں سنناٹے میں گونج رہی تھیں پر اسے سننے والا کوئی  
نہیں تھا۔۔۔۔

جاروں نقاب پوش اسے زمین پر لٹا کر لاتیں مار رہے تھے اسد نے اپنے  
چہرے پر دونوں ہاتھ رکھ لئے کہیں منہ پر بھی جوتے نہ چھپ جائیں۔۔۔۔  
جب مار مار کر اسے ادھ مواہ کر دیا تو وہیں چھوڑ کر وین کی طرف بڑھنے  
لگے۔۔۔۔

جب ایک نقاب پوش دوبارہ اسکے قریب آکر بیٹھا پھر اس کا دایاں ہاتھ پکڑ کر  
جھٹکے سے موڑ دیا۔۔۔۔

ہڈی ٹوٹنے کی آواز پر پیچھے کھڑے تینوں نقاب پوش ایک دوسرے کو دیکھنے  
لگے۔۔۔ اسد کی تو آنکھیں باہر کو ابل پڑیں۔۔۔۔

تکلیف سے اسکی آنکھوں سے آنسو بہ نکلے پر وہاں کسی کو اس پر ترس نہ  
آیا نہ آنا چاہیے تھا

اسے وہیں چھوڑتے وہ لوگ دین میں بیٹھ کر روانہ ہو گئے۔۔۔



ابھی گھر نہیں میک ڈونلڈز چلتے ہیں بھائی۔۔۔۔۔

ضرم نے غسان سے کہا جو اپنا نقاب اتار کر جہان کو دے رہا تھا۔۔

بلکل بھائی اس کمینے کی دھولائی کر کے بڑا مزہ آیا۔۔ اسی خوشی میں آپ ہمیں

ٹریٹ دیں۔۔۔ عصام خوش ہوتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

غسان عصام کی بات سن کر مسکرا دیا۔۔۔

بھائی ذرا اپنا ہاتھ تو دکھائیں ضرم نے آگے ہو کر اپنا ہاتھ سامنے پھیلا دیا۔۔۔

غسان فرنٹ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا جب کے جہان کار ڈرائیو کر رہا تھا۔۔۔

غسان نے بنا کچھ بولے ہاتھ آگے کیا۔۔۔ ضرم اسکا ہاتھ پکڑ کر دیکھتا رہا۔۔۔

سرخ و سفید ہتھیلی۔۔۔ ضرم ہاتھ کو گھورنے لگا۔۔۔

عصام نے آگے جھک کر ہتھیلی کو دیکھا۔۔۔ کیا تم ہاتھ پڑھ رہے ہو؟ عصام

نے ہلکی آواز میں پوچھا،۔

ارے نہیں میں تو یہ دیکھ رہا ہوں بھائی نے ہاتھ سے اسکا بازو کیسے توڑ

دیا۔۔۔ ضرم ہاتھ کو غور سے دیکھتے ہوئے ایک ہاتھ سے اپنی پیشانی مسلتے

ہوئے بولا۔۔۔۔۔

گدھے میرے بھائی کو کیا سمجھا ہوا ہے جم ایکسوسائیز سب کرتے ہیں تم  
دونوں کی طرف سست مارے تھوڑی ہیں۔۔۔۔

عصام ضرم کے سر پر چپت لگاتا سیٹ سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔۔۔۔

اپنے بارے میں کیا خیال ہے ہاں۔۔۔ جہان جو پہلے دونوں کی باتیں سن کر مسکرا  
رہا تھا عصام کی آخری بات پر چڑ کر بولا۔۔۔۔

اپنے بارے میں بہت ہی زبردست خیال ہے۔۔۔۔ ویسے مجھے کسی جم کی  
ضرورت نہیں ہے پرفیکٹ ہوں میں۔۔۔۔

ہنہ اپنے منہ میا مٹھو۔۔۔۔ جہان جل کر بڑبڑایا۔۔۔۔

غسان موبائل نکال کر ایمان کو واٹس اپ کرنے لگا۔۔۔۔

(جو گھر ڈراپ کرتے وقت لیا تھا)

ہائے۔۔۔ غسان نے میسج ٹائپ کر کے سینڈ کیا

ایک منٹ بعد ہی رپلائے آیا۔۔۔۔ ہاے

جاگ رہی ہو مجھے لگا محترمہ اب اٹھ کر ہی رپلائے دیں گی۔۔۔

نہیں سو کر اٹھی ہوں نماز کے لئے۔۔۔۔ آپ اس وقت کیوں جاگ رہے

ہیں؟ ساتھ ہی سوچنے والا ایجو جی۔۔۔

غسان کے چہرے پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔۔۔۔۔

جاگنے کی بات چھوڑو میں تو اس وقت گھر پر بھی نہیں ہوں۔۔۔ غسان نے مسکراہٹ ضبط کر کے ٹائیپ کیا۔۔۔

اچانک اسکی نظر جہان پر پڑی حرم اور عصام بھی اسے ہی دیکھ رہے تھے۔۔۔ کیا؟ ایسے کیوں دیکھ رہے ہو تم تینوں؟

ہم دیکھ نہیں رہے ہم سوچ رہے ہیں آپ اس وقت کس سے مسکرا مسکرا کر باتیں کر رہے ہیں؟

جہان سنجیدہ سا بولتا آخر میں ذومعنی مسکرایا۔۔۔۔۔  
 سدھر جاؤ تم سب۔۔۔۔۔ نہ نہ بھائی بتا دیں ورنہ کل ہمدانی ہاؤس میں یہ خبر بجلی کی طرح پھیلے گی

کے گھر کے سب سے بڑے بیٹے غسان ہمدانی کسی سے باتیں کر رہے تھے اور مسکرا بھی رہے تھے۔۔۔

غسان کے بولنے پر عصام نے اسکی بات کاٹ کر ہاتھ کا مائیک بنا کر جیسے اعلان کیا۔۔۔۔۔

غسان نے گھور کر دیکھا تو تینوں سیدھے ہو کر شرافت سے بیٹھ گئے۔۔۔۔۔

غسان نے دوبارہ موبائل چیک کیا۔۔۔۔۔ ایمان کا میسج آیا ہوا تھا۔۔۔۔۔ جلدی سے

اوپن کر کے پڑھا۔۔۔

اس وقت باہر کیوں ہیں؟۔۔۔ ہاہا مذاق کر رہا ہوں۔۔۔ ایمان نے غسان کا  
میج پڑھ کر اسکرین کو گھورا۔۔۔

اچھا بات میں بات کرونگی بائے۔۔۔

ہمم اوکے۔۔۔

غسان نے میج سینڈ کر کے موبائل پینٹ کی جیب میں رکھا۔ اتنے میں وہ  
میک ڈونلڈز پوہنچ چکے تھے۔۔۔



سیمل سیڑیاں پھلانگتی نیچے آئی جب لاونج میں ہی اپنے بھائیوں کو بیٹھا دیکھ  
حیران ہوئی۔۔۔

ارے واہ آج سب مجھ سے پہلے اٹھ گئے۔۔۔ سیمل کہتی غسان کے ساتھ آکر  
بیٹھتی کندھے پر سر رکھ بیٹھ گئی۔۔۔

غسان نے مسکرا کر اپنی بہن کی پیشانی چومی۔

کمرے سے نکلتی دادی یہ منظر دیکھ کر پیشانی پر بل ڈالے واپس اندر چلی  
گئی۔۔۔

منخوس ماری میرے پوتے کے ساتھ ہی چپکی رہتی ہے۔۔۔



سیمل غسان بھائی بہت میسنے ہیں۔۔۔۔۔ جہان نے اسے غسان کے خلاف  
بھڑکایا۔۔۔۔۔

سیمل نے کندھے سے سر اٹھا کر پہلے بھائی کو دیکھا جو  
جہان کو گھور رہا تھا پھر جہان کو دیکھا۔۔۔۔۔

جہان بھائی آپ میرے بھائی سے جیلیس ہو رہے ہیں ہنہ  
ارے کسے کہ رہے ہو وہ بھائی کی چمچی ہے۔۔۔۔۔ عصام جہان کے کندھے پر ہاتھ  
رکھ کر بولا۔۔۔۔۔

بھائی دیکھیں مجھے چمچ سے ملا رہے ہیں۔۔۔۔۔

ہاں تو تم ہو بھی چھوٹی سی چھپکلی۔۔۔۔۔ ضرم نے چڑھایا

ضرم کے بچے۔۔۔۔۔ سیمل تپ کر اسے مارنے بھاگی جو سیدھا سیڑیوں کی جانب  
دوڑا

پچھے کھڑی رضیہ بیگم اپنے بچوں کو دیکھ کر مسکراتی ہوئی کچن کی طرف بڑھ  
گئیں۔۔۔۔۔



صبر آرہی ہوں۔۔۔۔۔ ایمان بیل کی آواز پر کچن سے نکل کر باہر کی جانب آتی

زور سے بول رہی تھی۔۔۔

جب کے باہر کھڑے غنسان سیمل اور ضرم کھڑے ایمان کی جھنجھلائی آواز  
سن کر مسکرا رہے تھے۔۔۔۔

ایمان نے جیسے ہی گیٹ کھولا سامنے کھڑے تینوں نفوس کو دیکھ کر حیران رہ  
گئی۔۔۔

کیا ایسے ہی کھڑی رکھو گی۔۔۔۔ دیکھو زرا آج گرمی کتنی ہے میں تو پگھل  
جاؤں گی اسلئے ہٹو راستے سے تاکے ہم اندر آسکیں۔۔۔۔

سیمل شرارت سے آنکھیں مٹکا کر کہتی خود ہی اسے کندھوں سے تھام کر سائیڈ  
پر کرتی اندر بڑھ گئی۔۔۔۔

یہ لڑکی بھی نہ۔۔۔۔ ایمان اسکی پشت کو گھورتی بڑبڑا کر ان دونوں کو دیکھنے لگی  
۔۔۔۔

ایمان نے شرمندہ ہوتے دونوں کو سلام کیا۔۔۔۔

وعلیکم اسلام ہم بھی اجائیں۔۔۔ غنسان اسے دیکھتا شرارت سے بولا۔۔۔۔

جی جی آئیں۔۔۔۔ ایمان سٹپٹاتی پیچھے ہوتی بولی۔۔۔۔

ضرم اور غنسان اندر آئے۔۔ غنسان اندر آتا اسکے پاس روکا۔۔۔۔

میں کافی دیر تک تمہارے میسج کا انتظار کرتا رہا۔

جی وہ میں کالج سے آکر سو گئی تھی۔۔۔ ایمان ادھر ادھر دیکھتی آہستہ سے کہنے لگی۔۔۔

اچھا اٹھ کر کر دیتی۔۔۔ غسان گہری نظروں سے دیکھتا بولا  
ایمان نے دروازے کی طرف دیکھا کہیں کوئی دیکھ نہ لے۔۔۔

وہ میں۔۔۔ وہ۔۔۔ انفف آپ بھی نہ ایسے مت دیکھیں ایمان ہکلاتی کہنے لگی پر  
جھنجھلا گئی۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔ پھر کیسے دیکھیں۔۔۔ غسان نے ایک آئی برو اچکا کر پوچھا۔۔۔  
کیسے بھی مت دیکھیں۔۔۔ چلیں اندر۔۔۔ ایمان نظریں جھکائے جھنجھلا کر کہتی اندر  
کی جانب قدم بڑھنے لگی۔۔۔ غسان نے اسکا ہاتھ پکڑ کر روکا۔۔۔  
تم شرما رہی ہو؟

نہیں میں آپ کے لئے ڈر رہی ہوں میری امی نے آپ کو دیکھ لیا کے آپ  
ان کی بیٹی کو تنگ کر رہے ہیں تو اچھی خاصی پٹائی کر دیں گے۔۔۔  
ایمان ہونٹ دبائے بولی۔۔۔ غسان حیران ہوتا اسکے سامنے آیا۔۔۔  
میں تنگ کر رہا ہوں۔۔۔ میں۔۔۔ غسان اسے گھورتا اپنی طرف اشارہ کرتا  
پوچھنے لگا۔۔۔

جی بلکل آپ۔۔۔ ایمان مسکرا کر اپنا ہاتھ چھڑواتی اندر کی جانب بھاگی۔۔۔

غسان ہمدانی تم تو گئے کام سے۔۔۔ ایک ہاتھ سے اپنے بال ٹھیک کرتا مسکراتا  
خود بھی اندر کی جانب بڑھ گیا۔۔۔



ایمان مجھے واش روم جانا ہے۔۔۔۔۔ سیمل سب کی وجہ سے اسکے کان میں  
آہستہ سے کہتی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

اچھا تم چلی جاؤ میں ذرا چائے سرو کردوں پھر وہیں آتی ہوں۔۔۔ ایمان  
صوفے سے اٹھ کر بولتی ڈرائنگ روم سے باہر نکل گئی

سیمل روم میں آکر واش روم گئی۔۔۔ کچھ منٹ بعد واش روم سے نکل کر  
ایمان کے بیڈ پر بیٹھ کر اسکا انتظار کرنے لگی۔۔۔۔۔  
کچھ دیر بعد ایمان دروازہ کھول کر اندر آئی۔۔۔۔۔

اہم اہم۔۔۔۔۔ سیمل نے معنی خیز نظروں سے اسے دیکھا جو

شرمیلی مسکراہٹ کے ساتھ اندر آئی تھی۔۔۔

کیا ہے ایسے کیوں دیکھ رہی ہو۔۔۔۔۔ نہیں کچھ بھی نہیں ویسے ایک بات بتاؤ  
گی۔۔۔۔۔ سیمل اسے دیکھ کر پوچھنے لگی۔۔۔۔۔

ہمم پوچھو کیا پوچھنا ہے۔۔۔۔۔ ایمان چہرے پے آئی لٹ کو کان کے پیچھے  
کرتی بولی۔۔۔۔۔

میرے غمسان بھائی تمہے کیسے لگتے ہیں؟

سیمل ایک دم سنجیدگی سے پوچھنے لگی

ایمان نے ایک نظر اسے دیکھا جو اسکے جواب کی منتظر تھی۔۔۔۔

یہ کیسا سوال ہے؟ ایمان نے نظریں جھکا کر کہا۔۔۔۔ غمسان کا نام سنتے ہی  
غمسان کا چہرہ نظروں میں گھوم گیا۔۔۔۔

آج پہلی بار اسے اتنے نزدیک سے دیکھا تھا۔۔۔۔

میں نے کوئی مشکل سوال نہیں پوچھ لیا۔۔۔۔ اور اگر تمہے پہلے یہ جاننا ہے  
کے بھائی تمہے پسند کرتے ہیں یا نہیں تو اسکا بھی جواب ہے۔۔۔۔

سیمل اسکا ہاتھ پکڑ کر بولی۔۔۔۔ پہلی بار اسکے پیارے بھائی کو کوئی لڑکی پسند آئی  
اور وہ بھی اسکی بیسٹ فرینڈ۔۔۔۔

ایمان کے دل کی دھڑکن تیز ہوئی۔۔۔۔

میرے بھائی میری دوست کو بہت پسند کرتے ہیں۔۔۔۔

سیمل نے مسکرا کر اسے دیکھ کر کہا۔۔۔۔

جب کے ایمان بس اسے دیکھتی رہ گئی۔



جہان کہاں سے آرہے ہو

لاؤنج میں آتے جہان کو دیکھتے رضیہ بیگم بولیں۔۔۔

السلام علیکم امی دوست کے پاس گیا تھا۔۔۔۔۔ جہان انکے ساتھ ہی صوفے پر بیٹھتا ہوا ارد گرد دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

امی یہ چھوٹی چڑیا کہاں ہے؟ جہان بہن کو ایسے کیا بولا کرو۔۔۔ رضیہ بیگم خفگی سے اسے دیکھ کر کہنے لگیں۔۔۔۔۔

ارے امی میں اسے اس لئے چھوٹی چڑیا کہتا ہوں کیوں کے ایک دن اس نے بھی اوڑھ جانا ہے۔۔۔۔۔ یونو بابل کا آنگن چھوڑ چلی۔۔۔۔۔

جہان کن اکھیوں سے عصام کو آتما دیکھ شرارت سے کہنے لگا۔۔۔۔۔ آواز اتنی بلند ضرور تھی کے عصام کو صاف سنائی دی

سب جانتے تھے عصام جذباتی ہو جائے گا۔۔۔۔۔

جب کے رضیہ بیگم نے اسے چپت۔۔۔۔۔ فضول مت بولو۔۔۔۔۔

ارے فضول نہیں حقیقت ہے یہ۔۔۔۔۔ جہان کہتے ہی سیڑیوں کی جانب دوڑا۔۔۔۔۔

جہان بچ جاؤ ذرا مجھ سے۔۔۔۔۔ عصام غصے میں چیتا اسکے پیچھے بھاگا۔۔۔۔۔

رضیہ بیگم نے دونوں کو بچوں کی طرح ایک دوسرے کے پیچھے بھاگتا دیکھ کر

نہ چاہتے ہوئے بھی مسکرا دیں۔۔۔



دونوں بھاگتے ہوئے روم میں پوہنچے جہان نے بیڈ پر رکھا تکیہ اٹھا کر اسکی طرف اچھالا۔۔۔ جو سیدھا اسکے سر پر لگا۔۔

عصام چیختا اس پر جھپٹا۔۔۔

دادی جو نیچے جا رہی تھیں آوازیں سن کر روم میں آئیں۔۔۔

اندر دونوں بیڈ پر گرے تھے جہان اپنے آپ کو بچا رہے تھا جو تکیہ پکڑے مارے جا رہا تھا۔۔۔

کیا ہو رہا ہے یہاں۔۔۔ دادی کی گرج دار آواز میں دھاڑیں۔۔۔۔۔

دونوں آواز پر ڈر کر روکے۔۔۔۔۔ گردن موڑ کر دروازے کی سمت دیکھا جہاں دادی کھڑی دونوں کو گھور رہی تھی۔۔۔۔

عصام اور جہان دونوں جلدی سے اٹھ کھڑے ہوئے۔۔۔۔۔ وہ دادی ہم مذاق کر رہے تھے۔۔۔ جہان جلدی سے صفائی پیش کرنے لگا۔۔۔۔

جھوٹ بولنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے بہت اچھے سے سمجھتی ہوں اونٹ جیسے ہو گئے ہیں پر ذرا جو تمیز ہو۔۔۔۔

سچ بتاؤ کیوں جاہلوں کی طرح لڑ رہے تھے۔۔۔ دادی جلال میں آگئیں

تھیں۔۔۔۔

عصام نے جہان کو دیکھا پھر اپنی گد دی سہلاتا بتانے لگا۔۔۔

دادی سنتے ہی اور جلال میں آگئیں۔۔۔۔ اب اس لڑکی کے پیچھے انکے پوتے  
آپس میں لڑیں گے۔۔۔۔

بس بہت ہو گیا عصام کوئی ایسی غلط بات بھی نہیں کر رہا لڑکی ہے شادی تو  
ایک دن ہونی ہے۔۔۔۔

اگر کوئی رشتہ آگیا میں تو اسی سال رخصت کروا دوں مگر تم سب نے اسے  
بچی ہی بنا کر رکھا ہے۔۔۔۔

اتنی بھی کوئی چھوٹی نہیں ہے ہمارے وقت میں تو اس سے بھی کم عمر میں  
شادیاں ہوتی تھیں۔۔۔۔

بس کیجئے دادی آپکا دور گیا اب ایسا نہیں ہوتا میں اپنی بہن کی شادی ابھی نہیں  
ہونے دوں گا۔۔۔۔ عصام ضبط سے کہنے لگا۔۔۔

دادی کے چہرے پر تمسخرانہ مسکراہٹ پھیلی۔۔۔

ہنہ پتر جی تصیح کر لو سوتیلی بہن وہ منحوس ماری تو پیدا کرتے ہی مر گئی اپنی  
گندی اولاد چھوڑ ہمارے سر ڈال کر۔۔۔۔

دادی یہ کیا کہ رہی ہیں آپ؟۔۔۔۔ عصام اپنی جگہ ششدر رہ گیا۔۔۔۔ جب

کے جہان کا بھی عصام جیسا ہی حال تھا۔۔۔۔۔

دونوں کو بلکل یہ امید نہیں تھی جو بات اتنے سالوں سے گھر میں کسی کے منہ سے غلطی سے بھی نہیں نکلی تھی آج وہی بات دادی اتنے آرام سے کر گئیں۔۔۔۔۔

کیا غلط کہ رہی ہوں وہ منحوس ماری پہلے میرے شادی شدہ بیٹے کو من گھڑک کہانی سنا کر شادی کر کے سب سے چھپ کر رہنے لگی۔۔۔۔۔

وہ تو اچھا ہوا اللہ نے میرے بیٹے کی جان چھڑوادی ورنہ آج تم لوگوں کا باپ ساتھ نہ رہ رہا ہوتا لے اڑتی وہ جادو گرینی۔۔۔۔۔

اور یاد رکھو سیمبل اسی عورت کی بیٹی ہے اسی کی طرح وہ تو دنیا کے سامنے جڑواں بتایا کے ضرم بھی چھوٹا تھا پورے ایک سال بڑا۔۔۔۔۔

اس کی وجہ سے کبھی اس بچے نے اپنی سالگرہ نہیں منائی صرف اس لڑکی کی وجہ سے۔۔۔۔۔

بس کیجئے۔۔۔۔۔ بس کیجئے اس سے پہلے میں سارے لحاظ بھول جاؤں۔۔۔۔۔ وہ ہماری بہن ہے ہماری۔۔۔۔۔

سنا آپ نے ہماری اپنی بہن ہے۔۔۔۔۔ عصام زور زور اپنے سینے پر ہاتھ مار کے بول رہا تھا۔۔۔۔۔ جہان اسکا بازو پکڑ کر کھچتا بالکنی میں لے گیا۔۔۔۔۔

ریلیکس عصام پلیر گہری گہری سانس لو تم۔۔۔۔

تم بیٹھ جاؤ۔۔۔۔ جہان نے زبردستی اسے چیئر پر بٹھایا۔۔۔

عصام پلیر چپ کر جاؤ۔۔۔۔ کیا ضرورت تھی تمہے بولنے کی وہ ہماری بڑی  
ہیں۔۔۔۔۔

اور کیا انکے کہ دینے سے ہماری اپنی بہن سے محبت کم ہو جائے گی۔۔۔۔

جہان اسکے سامنے دوزانوں بیٹھ کر سمجھانے لگا جو ہونٹ بھیجے آنسوں بہا رہا  
تھا۔۔۔۔۔

وہ جتنی اپنی بہن سے محبت کرتے تھے اس سے کہیں زیادہ انکی بہن ان سے  
کرتی تھی۔۔۔۔۔ رشتہ ہی ایسا ہے جس میں نوک جھونک جتنی سہی پر پیار  
ختم نہیں ہوتا۔۔۔۔۔

نہیں جہان دادی نے آج اچھا نہیں کیا۔۔۔۔۔ جب ہماری ماں نے اس عورت کو  
معاف کر دیا کہ اس نے دنیا سے جاتے

جاتے ایک ننی سی گڑیا انکی گود میں ڈال دی۔۔۔۔۔

پھر دادی کو کیوں چڑ ہے تم جانتے ہو نہ جب۔۔۔۔۔ جب بھی دادی اسے جھڑکتی  
ہیں تو اپنے روم میں جا کر چپ چاپ آنسوں بہاتی ہے۔۔۔۔۔

عصام ہچکیوں کے درمیان بولتا جہان کو بھی رلا گیا۔۔۔۔۔ اچھا پلیر چپ ہو جاؤ تم

روتے ہوئے بلکل زکاٹو جن لگ رہے ہو۔۔۔۔۔

جہان اسکا موڈ ٹھیک کرنے کے گرز سے بولا۔۔۔۔۔

پھر تم بھی یہی کہلاؤ گے کیوں کے میرے بھائی جو ہو

عصام پھیکسی سی مسکراہٹ سے اسے دیکھ کر بولا۔۔۔

دوسری طرف روم کی چوکھٹ پر کھڑی دادی منہ میں ہی بڑبڑاتی سمیل اور

اسکی ماں کو لان کرتی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئیں۔۔۔



کہاں تھی تم دونوں۔۔۔ سمیل ایمان جیسے ہی ڈرائنگ روم میں آئیں۔۔۔۔۔ انعم

(ایمان کی بہن) نے پوچھا۔۔۔۔۔

انعم کل ہی اپنی بہن کے گھر سے واپس آئی تھی۔۔۔

واش روم جانا تھا سمیل کو۔۔۔۔۔ ایمان اسکے ساتھ ہی آکر بیٹھ کر بولی۔۔۔۔۔

سمیل بیٹی تم نے بھی ضرور آنا ہے ڈھولکی میں۔۔۔۔۔ افراہ بیگم اسے پیار سے

دیکھ کر بولیں۔۔۔۔۔

ڈھولکی میں پر کس کی۔۔۔۔۔ انعم آپ کی بتایا تو تھا کالج میں تمہے اتنی جلدی

بھول گئی۔۔۔۔۔ افراہ بیگم سے پہلے ہی ایمان بول پڑی۔۔۔۔۔

اوہ ہاں۔۔۔ یاد آیا۔۔۔ ضرور آؤنگی بہت مزہ آئے گا۔۔۔ سہیل اپنے ماتھے پر ہاتھ مارتی چہک کر بولی۔۔۔

آئی کسی بھی چیز کی یا کوئی کام ہو تو ضرور بتائے گا۔۔۔ غسان مسکرا کر بولتا صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

کیوں نہیں ضرور بیٹا تم ہی لوگ تو ہو ایک بہن ہے میری جو یہاں نہیں رہتی شادی کے بات اسلام آباد چلی گئی تھی۔۔۔

ارے کیا وہ نہیں آرہیں؟ آرہی ہیں اس ہفتے۔۔۔

کیا واقعی؟ آپ نے پہلے کیوں نہیں بتایا مجھے۔۔۔ ایمان سنتے ہی یکدم خوش ہوتی ہوئی اپنی امی سے بولی۔۔۔

غسان کو یہ خوشی ایک آنکھ نہیں بھائی۔۔۔

لو جی محترمہ کہاں ہوتی ہو صبح ہی کال آئی تھی۔۔۔ اور وہ مون صاحب پیچھے ہی پڑ گیا میری ایمان سے بات کرواؤ۔۔۔

ہاہا۔۔۔ ایسے کیا کہیں انعم آپی اتنا پیارا ہے وہ۔۔۔ ایمان نے خفگی سے کہا پر جیسے ہی غسان پر نظر پڑی اگلی بات بھی بھول گئی۔۔۔

غسان خونخار نظروں سے اسے گھور رہا تھا جیسے کچا ہی چبا جائے گا۔۔۔

اللہ خیر! کیسے گھور رہے ہیں ایسا بھی کیا کہہ دیا۔۔۔ ایمان گھبرا گئی۔۔۔

آئی پھر ملتے ہیں ڈھونڈنے میں۔۔۔۔۔ سیمل انے گلے ملتی دونوں کے ساتھ  
کار میں بیٹھی۔۔۔۔۔

اپنے کزن کی کیسے تعریفیں کر رہی تھی ملو ذرا بتاتا ہوں تمہے تو۔۔۔۔۔ غسان  
جل کر سوچتا کار ڈرائیو کرنے لگا۔۔۔۔۔



!جہان

جی بھائی۔۔۔۔۔ جہان نے روم میں جاتے ہوئے غسان کی آواز پر مڑ کر اسے  
دیکھا۔۔۔۔۔

یہ عصام کہاں ہے؟ بائیک تو باہر ہی کھڑی ہے اسکی۔۔۔۔۔ غسان اسے  
قریب آتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔۔۔۔

اپنے روم میں ہوگا۔۔۔۔۔ اچھا ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ غسان کہتے ہی پلٹ گیا  
جب پیچھے سے جہان کی آواز پر روک کر اسے دیکھا۔۔۔۔۔ کیا بات ہے۔۔۔۔۔  
آپ کیوں ڈھونڈ رہے ہیں اسے اگر کوئی کام ہے تو مجھے بتا دیں۔۔۔۔۔  
نہیں کوئی کام نہیں ہے تم جاؤ۔۔۔۔۔ غسان مسکرا کر پلٹ کر چلا گیا۔۔۔۔۔  
جہان نے کندھے اچکائے۔۔۔۔۔ بھائی بھی نہ کبھی کبھی پاپا کی

طرح حرکتیں کرتے ہیں۔۔۔ آہستہ سے کہتا خود روم میں چلا گیا۔۔۔



غسان عصام کے روم میں آیا تو کوئی بھی نہیں تھا۔۔۔۔۔ غسان نے واش روم چیک کیا تو وہ بھی خالی تھا۔۔۔۔۔

یہ کہاں چلا گیا۔۔۔۔۔ غسان خود سے کہتا بالکنی کا دروازہ کھول کر چیک تو سامنے ہی عصام کو کھڑے دیکھ کر اس کے پاس چلا گیا۔۔۔۔۔

غسان نے کندھے پر ہاتھ رکھا تو عصام بری طرح چونک کر پلتا سامنے ہی اپنے بڑے بھائی کو کھڑا دیکھ کر خود کو سمجھالا۔۔۔۔۔

بھائی آپ۔۔۔ کیا ہوا؟  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مجھے تو کچھ نہیں ہوا پر خیریت ہے اتنے سنجیدہ سب ٹھیک ہے۔۔۔۔۔

جی مجھے کیا ہونا ہے۔۔۔ عصام بولتے ہی پلٹ کر آسمان کو دیکھنے لگا۔۔۔

غسان چلتا ہوا اسکے برابر میں آکر کھڑا ہوا پھر اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

عصام کوئی بات ہے تو تم مجھ سے شیئر کر سکتے ہو۔۔۔۔۔ غسان نے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔۔۔۔۔

بھائی پاپا نے دوسری شادی اس عورت سے کیوں کی تھی؟ آپ کو تو سب پتہ ہوگا۔۔۔۔۔

ہمیں تو بس یہی پتہ تھا کہ پاپا نے جس سے شادی کی وہ ایک گڑیا کو ہمیں  
دے کر مر گئیں۔۔۔۔

عصام آسمان پر ہی نظریں جمائے اس سے پوچھ رہا تھا جو شدید حیرت میں اسے  
دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

یہ یہ کیا پوچھ رہے ہو اور کیوں پوچھ رہے ہو یہ سوال تمہارے دماغ میں یہ  
بات کیوں آئی غسسان نے اسے کندھے سے پکڑ کر اپنی جانب گھوما یا۔۔۔۔

میں جاننا چاہتا ہوں بھائی مجھے پتہ ہے آپ کو پاپا نے سب خود بتایا  
تھا۔۔۔۔ عصام اسے دیکھ کر بولا۔۔۔۔

غسسان پہلے اسے دیکھتا رہا پھر گہری سانس لے کے چیئر پر جا بیٹھا۔۔۔۔

دادی شروع دن سے بس یہی کہتی آرہی ہیں کہ انکے بیٹے کو پھانس کر اپنی  
مجبوریاں سنا کر چھپ کر شادی کر لی

پر ایسا نہیں تھا۔۔۔۔ امی کو پاپا نے خود بتایا تھا اپنی شادی کا۔۔۔۔

عصام کو جھٹکا لگا انکی ماں کو پتہ تھا پھر کیا صرف دادی سے چھپائی گئی تھی یہ  
بات۔۔۔۔

عصام سوچنے لگا جب غسسان کی آواز پر سر جھٹک کر اسے دیکھا۔۔۔۔

جب پاپا نے ان سے شادی کی جب وہ بیس سال کی تھی عصام وہ پاپا کے

آفس میں شوقیہ جاہ کرتی تھیں۔۔۔۔

لیکن بعد میں پتہ چلا یہ سب انکی بھابھی کا حکم تھا ان کی بھابھی کسی غلط بندے سے انکا رشتہ کر رہی تھیں۔۔۔

ماں باپ تو تھے نہیں۔۔۔ پاپا نے ایک غلط انسان سے ان کی زندگی بچائی  
غسان اٹھ کر چلتا ہوا اسکے سامنے آیا پھر کندھے پر ہاتھ رکھتا ہوا بولا۔۔۔۔۔  
دادی کو پسند نہیں تھیں وہ۔۔۔۔۔ انھیں لگتا تھا وہ انکے بیٹے کو ان سے الگ  
کر دے گی۔۔۔۔۔ اور آج تک دادی یہی سمجھتی آرہی ہیں۔

بھائی وہ سیمپل کو بھی پسند نہیں کرتیں۔۔۔۔۔ غسان کے چپ ہوتے ہی عصام  
نے بتانا ضروری سمجھا۔۔۔۔۔

غسان نے ہونٹ بھنج لئے۔۔۔۔۔ عصام نے سب کچھ بھائی کو بتا دیا جو دوپہر  
میں ہوا۔۔۔۔۔

غسان سب سننے کے بعد ضبط کیے اسے دیکھتا رہا جس کی آنکھوں میں نمی  
تھی۔۔۔۔۔

غسان نے آگے بڑھ کر اسے گلے لگایا۔۔۔۔۔

کسی کے دل سے محبت ہو یا نفرت نوچ کر نہیں نکالی جا سکتی عصام۔۔۔  
اسی طرح دادی کہ دل میں جو ہے اسے ہم چیخ کر لڑ کر نہیں نکال سکتے۔۔۔

اسلئے انہیں انکے حال پر چھوڑ دو اور پریشان مت ہو۔۔۔۔۔ چلو نیچے ضرر اور  
سیمل دونوں لڈو کھیل رہے ہیں۔۔۔۔۔

غفسان نے مسکرا کر اسے دیکھا۔۔۔۔۔ عصام مسکراتا اسکے ساتھ نیچے جانے لگا۔



سیمل ڈھولکی میں پہننے کے لئے سوٹ استری کر رہی تھی جب رضیہ بیگم اندر  
آئیں۔۔۔۔۔

تیار نہیں ہوئی تم۔۔۔۔۔ ہونے جا رہی ہوں استری کر کے۔۔۔۔۔ سیمل نے  
مسکرا کر انہیں دیکھ کر جواب دیا۔۔۔۔۔

تم ہٹو میں کر دیتی ہوں تم نہا لو جا کر غفسان تیار بیٹھا ہے لاؤنج میں افراہ کو  
ڈیکوریشن اور باقی سب انتظام کروانے ہیں

بیچاری اکیلی کیا کیا کرے گی اسلئے سب جا رہے ہیں۔۔۔۔۔

سیمل ان کی بات سن کر ہنسی ضبط کرتی واش روم میں گھس گئی۔۔۔۔۔



ایمان ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی اپنے گیلے بالوں کو تولیہ سے خشک نکرتی  
گنگنا رہی تھی۔۔۔۔۔

جب ٹیبل پے رکھا موبائل بجا۔۔۔۔۔ ایمان نے موبائل اٹھایا تو اسکرین پر

غسان کانگ جگمگا رہا تھا۔۔۔

ایمان نے مسکرا کر یس کر کے کان سے لگایا۔۔۔ اسلام علیکم  
وعلیکم اسلام۔۔۔ مجھے تم سے ملنا ہے اکیلے میں کچھ بات کرنی ہے۔۔۔۔۔ ہم  
ابھی نکل رہے ہیں تو پہلے سے تمہے آگاہ کر رہا ہوں

غسان نے بول کر کال کاٹ دی۔۔۔ ایمان سے موبائل کان سے ہٹا کر  
گھورا۔۔۔

خود باتیں کر کے کال بھی کاٹ دی۔۔۔۔۔ غسان آپ بھی نہ۔۔۔ ایمان  
اسکرین کو دیکھ کر بولتی موبائل کو واپس رکھ کر تیار ہونے لگی۔۔۔۔۔



سیمل تیار ہوگئی ہو یا چھوڑ کر چلیں جائیں تمہے؟۔۔۔ ضرم روم آتے ہی  
بولا۔۔۔۔۔۔۔ سیمل جو شیشے میں اپنی تیاری دیکھ رہی تھی تپ کر پلٹی۔

کہ تو ایسے رہو ہو جیسے تمہارے بہت دوست رہتے ہیں وہاں ہاں تو دوست  
ہے نہ اور رہتا نہیں رہتی ہے ایمان۔۔۔۔۔

ویسے میں کیسا لگ رہا ہوں۔۔۔۔۔

ضرم کہتے ساتھ ہی پوچھنے لگا۔۔۔، سیمل نے آنکھیں گھوما کر خود کو دیکھا۔۔۔۔۔

تمہارا پتہ نہیں لیکن میں بہت پیاری لگ رہی ہوں۔۔۔

ہنہ چھپکلی لگ رہی ہو پوری۔۔۔۔۔

اوپر سے چڑیلوں جیسی لیپسٹک لگا لی ہے۔۔۔

ضرم جل کر کہتا دروازہ کھول کر بھاگا۔۔۔۔۔ سیمل جو منہ کھولے حیرت سے

سن رہی تھی ہوش میں اتے ہی ہیئر برش اٹھا کر اسے مارنے بھاگی۔۔۔

سیمل نیچے آئی ضرم غسان کے پاس کھڑا تھا۔۔۔۔۔

ضرم کے با۔۔۔۔۔ اس سے پہلے وہ مارنے آتی دادی کو آتا دیکھ روک گئی۔۔۔

چلو چھوٹی چڑیا۔۔۔۔۔ جہان نے قریب آکر اسکا ہاتھ پکڑا۔۔۔۔۔ دادی نے اسے

دیکھ کر منہ موڑ لیا۔۔۔۔۔

سیمل نے دکھ سے اپنی دادی کو دیکھا ایسا بھی کیا ہے۔۔۔۔۔ سیمل سوچ کر رہ

گئی۔۔۔۔۔



بھائی میں آپ کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھوں گی۔۔۔۔۔ سیمل ہینڈل پکڑے

ٹیڑی نظروں سے ضرم کو دیکھتی کہنے لگی۔۔۔۔۔

پر میں بیٹھ رہا تھا میں نے کہ دیا تھا بھائی کو اور تم چھوٹی ہو چلو پیچھے۔۔۔۔۔

عصام اسے سائیڈ میں ہونے کا اشارہ کرتا خود بیٹھنے لگا۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے پھر میں نہیں جا رہی۔۔۔۔۔ سیمل خفگی سے کہتی گاڑی سے فاصلے پر

کھڑی ہوگئی۔۔۔۔

ڈرامے باز لڑکی شرافت سے بیٹھو آکر... ضرم نے گھورا۔۔۔۔

آرام سے ضرم۔۔۔۔ سیمل تم نے کب سے یہ بچکانہ حرکتیں سیکھ لی ہیں۔۔۔۔

بھائی میں نہیں بیٹھ رہی پیچھے اس نے مجھے چڑیل کہا ہے میں ناراض

ہوں۔۔۔۔

سیمل نے جھٹ شکایات لگائی۔۔۔۔ بچارے ضرم کو اپنی تیاری کی فکر لگ

گئی۔۔۔۔

آدھے گھنٹے سے جیل لگا کر بال سیٹ کیے ہیں اگر شامت آئی تو سب سے پہلے

اسکی محنت برباد ہوگی۔۔۔۔

وہ بھائی میں مذاق کر رہا تھا۔۔۔۔ سوری میری بہن۔۔۔۔ ضرم جلدی سے

معذرت کرتا گاڑی میں بیٹھا۔۔۔۔

غفسان نے مسکرا کر سیمل کی جانب دیکھا۔۔۔۔ چلو سیمل اس نے سوری کرلی

ہے اب بیٹھ جاؤ ورنہ آئی ہو جائیں گی ویسے ہی دیر ہو چکی ہے۔۔۔۔

غفسان کہتے ساتھ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔۔۔۔

سیمل کے بیٹھتے ہی گاڑی اسٹارٹ کر دی۔۔۔۔



ایمان سیمل کو میسج کیا کب تک آرہے ہیں وہ لوگ۔۔۔۔ ابھی کیا تھا کہ رہی  
ہے پوہنچنے والے ہیں۔۔۔۔

دونوں باتیں ہی کر رہی تھیں جب گھر کی بیل بجی۔۔۔۔  
لگتا ہے آگے میں دیکھتی ہوں۔ ایمان کہتی دروازہ کھولنے چلی گئی۔۔۔  
جیسے ہی دروازہ کھولا سامنے ہی مون کھڑا مسکرا رہا تھا۔۔۔

ایمان نے چہرہ جھکا کر دیکھا تو خوش ہوتی نیچے بیٹھ کر اسے گلے لگاتی اپنی گود  
میں اٹھا لیا۔۔۔۔

چار سال کا شرارتی سامون سرخ و سفید گول مٹول سا بچہ تھا۔۔۔۔  
ہم سے بھی مل لو۔۔۔۔ خالہ کی آواز پر ایمان نے اسے اتارا پھر ان سے ملنے  
کے بعد فضل بھائی کو سلام کیا۔۔۔۔

خالہ کا ایک ہی بیٹا تھا۔۔۔۔ فضل بھائی میرڈ تھے مون ان کا چار سال کا بیٹا  
تھا۔۔۔۔ اور ایک چھ ماہ کی بیٹی تھی۔۔۔۔

بھابھی کہاں ہیں۔۔۔۔ یہ رہی میں مہر و بھابھی پیاری سے بچی کو اٹھائے آگے  
بڑھ کر اس سے ملیں۔۔۔۔

کیسا لگا سر پر آئینز۔۔۔۔ بہت اچھا سوری میں نے دیکھا نہیں تھا۔۔۔ ایمان نے  
مسکرا کر معذرت کی

کوئی بات نہیں ہو جاتا ہے۔۔۔ بھابھی نرمی سے گال تھپتھپا کر اندر بڑھنے لگیں۔۔

ایمان نے جلدی سے ان کی گود سے بچی کو لیا۔۔۔ ایمان کو ویسے ہی چھوٹے بچے بہت پسند تھے۔۔



ایمان بچی کو روم میں لے آئی تھی۔۔۔۔۔ مہمانوں کے آنے میں ابھی وقت تھا۔۔۔۔۔ جب مون دوڑتا ہوا اسکے پاس آیا۔۔۔

پھوپھو خالہ بلا رہی ہیں۔۔۔ اچھا آتی ہوں۔۔۔ نہیں خالہ نے کہا ہے ساتھ آنا۔۔۔ اچھا چلو۔۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایمان بیڈ سے اٹھ کر منت کو اٹھا کر کمرے سے نکل گئی۔۔

لاونج میں آئی تو سیمل صوفے پر بیٹھی بھابھی کے ساتھ باتیں کر رہی تھی۔۔ السلام علیکم۔۔ ایمان سلام کرتی آگے بڑھی۔۔

وعلیکم اسلام۔۔ ماشاء اللہ کتنی پیاری ہے مہرو بھابھی آپ کی بیٹی تو آپ کی طرح لگ رہی ہے۔۔ ایمان مجھے دو۔۔۔

تم کب سے آئی ہوئی ہو۔۔ ایمان منت کو اسے دیتی ہوئی پوچھنے لگی۔۔۔

پندرہ بیس منٹ پر تم کیوں پوچھ رہی ہو؟ سیمل منت کے ہاتھ سے چاکلیٹ

لیکر اسے پکڑنے لگی۔۔۔۔

چھوٹے سے ہاتھ ہیں انھے بھی گندا کر لیا ہے۔۔۔۔

سیمل منت کو دیکھ کر بولی جو آنکھیں کھولے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

ہاہاہا ہاں۔ تو کھا رہی تھی۔۔۔۔ میں وانسپس لا کر دیتی ہوں۔۔۔۔ نہیں رہنے دو  
میرے پرس میں ہے۔۔۔۔

ایمان کہ کر جانے لگی جب مہر و بھابھی نے اسے روک دیا۔۔۔۔

ایمان صوفے پر بیٹھتی موبائل چیک کرنے لگی۔۔ جہاں غنسان کا واٹس اپ آیا  
ہوا تھا۔۔۔۔

ایمان نے میسج پڑھا تھا تو حیران ہوتی رپلائے کرنے لگی۔۔۔۔

آپ چھت پر ہیں؟۔۔۔۔ ہاں۔۔۔۔ اس میں کونسی انوکھی بات ہے

نہیں مطلب کسی کو پتہ ہے آپ چھت پر ہیں۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔ لاؤنج میں سیمل کے ساتھ شاید تمہارے کزن۔ کی وائف تھی

دونوں باتوں میں مصروف تھیں کسی نے دیکھا نہیں اب تمہاری حیرت ختم

ہوگئی ہو تو چھت پر تشریف لے آئیں۔۔۔۔

ایمان کو میسج پڑھ کر ہنسی آنے لگی۔۔۔۔ ضبط کرتی میسج ٹائپ کر کے سینڈ کیا

اور اٹھ کھڑی ہوئی



ایمان جیسے ہی چھت پے آئی۔۔۔۔۔ غنسان کو دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے  
سیگریٹ پیتے دیکھ ناک چڑھاتی قدم قدم چلی قریب پوہنچی  
غنسان نے کسی کی موجودگی محسوس کر کے گردن موڑ کر سامنے کھڑی ایمان  
کو دیکھا جو اسے گھور رہی تھی۔۔۔۔۔

غنسان نے سیگریٹ نیچے پھینک کر جوتے سے مسلی۔۔۔۔۔  
بہت اچھا لگ رہا ہوں جو اتنی محبت سے دیکھ رہی ہو۔۔۔۔۔

غنسان ایک آئی برو اچکا کر مسکرایا۔۔۔۔۔  
آپ نے کیوں بلایا تھا اکیلے ملنے۔۔۔۔۔

ایمان آنکھیں گھوما کر آگے بڑھ کر اسکے ساتھ کھڑی ہو گئی۔۔۔۔۔  
پہلے میں نے جو پوچھا ہے اسکا جواب تو دے دو۔۔۔۔۔

چہرے پر نظریں جمائیں غنسان نے تھوڑا جھک کر اس سے پوچھا۔۔۔۔۔

ایمان نے اسے دیکھا تو سانس روک لی۔۔۔۔۔ دونوں کا چہرہ بہت نزدیک  
تھا۔۔۔۔۔

اتنا کہ غنسان اسکے چہرے کے ایک ایک نقش کو نظروں سے چھو رہا تھا

وقت کی رفتار دھیمی ہوئی گہری خاموشی میں بس دلوں کے دھڑکنے کی ہی آواز  
... سنائی دے رہی تھی

ایمان میں تم سے کچھ کہنا چاہتا ہوں... غسان کی گھبیر آواز اس کی سماعتوں  
... سے ٹکرائی تو کانپتی ٹانگوں اور دھڑکتے دل کو سنبھالتے

اس نے لرزتی پلکوں کو بمشکل اٹھا کر اک نظر اس کے دلکش چہرے پر ڈالتے  
... فوراً نگاہوں کو جھکایا تھا

... کیا کہنے والا تھا وہ... یہ اس کی آنکھوں میں لکھا صاف نظر آ گیا تھا اسے

کیا کہنا ہے۔۔ ایمان نظریں جھکائے آہستہ سے بولی  
غسان جھک کر اسکے کان میں سرگوشی کرنے لگا۔۔۔

میں سمجھا تھا تم جس مون کے ذکر پر خوش ہو رہی ہو وہ کرن ہے۔۔۔ پر وہ تو  
تمہارا بھتیجا نکلا۔۔۔۔

ایمان جو سمجھ رہی تھی جانے کیا کہنے والے ہے بے تکی بات پر غصے میں آ  
گئی۔۔۔۔ اپنے دونوں ہاتھوں کو اسکے سینے پے رکھ کر پیچھے دکھیلاد۔۔۔

آپ آپکو یہ کہنا تھا۔۔۔ ہاں تو تم کیا سمجھی۔۔۔ غسان اپنی ہنسی ضبط کرتا  
پوچھنے لگا۔۔۔

وہ۔۔۔ کچھ بھی نہیں۔۔۔ میں جا رہی ہوں۔۔۔ ایمان سٹیٹا کے کہتی جانے

لگی۔۔۔۔

غسسام نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے روکا پھر چلتا ہوا قریب آیا جھک کر دوبارہ  
سے سرگوشی میں بولا۔۔۔۔

شادی کرو گی مجھ سے؟



شادی کرو گی مجھ سے

غسسان سرگوشی میں کہتا اسکے جواب کا انتظار کرنے لگا۔۔۔۔ جو سنتے ہی ساکت  
ہو گئی تھی۔۔۔

غسسان نے کچھ دیر انتظار کیا پھر چلتا ہوا اسکے سامنے آیا جو سر جھکائے جانے  
کیا سوچ رہی تھی۔۔۔۔

مجھے نہیں لگتا کے میں نے کوئی اتنا مشکل سوال پوچھ لیا ہے جس کا جواب تمہے  
نہیں آتا۔۔۔۔ غسسان اس کے جھکے ہوئے سر کو دیکھ کر بولتا ایک قدم آگے  
بڑھا۔۔۔۔

ایمان نے سر اٹھایا غسسان کو جھٹکا لگا۔۔۔۔ وہ رو رہی تھی۔۔۔۔ رونے کی وجہ  
جان سکتا ہوں؟

نہیں۔۔۔۔ مطلب میں آپ کی بات پر نہیں رو رہی مجھے تو یہ سوچ کر رونا آیا

کے اگر میری بھی شادی ہوگئی تو امی اکیلی رہ جائیں گی۔۔۔۔

ایمان گال رگڑتی رونے کی وجہ بتا رہی تھی۔۔۔

...جب کے غمسان اسے دیکھ کر رہ گیا۔۔یکدم ہی وہ قہقہے لگانے لگا

ایمان تم نہ ہاہا۔۔۔اف سارے جذباتوں کی ایسی کی تیسری کردی۔۔ہاہا۔۔۔

ایمان آنسوؤں پوچھتی ماتھے پر بل ڈالے اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

اس میں ہنسنے والی کونسی بات ہے۔۔۔حمنہ آپ کی بھی شادی ہوگئی اب انعم آپ کی ہو رہی ہے

پچھے میں اور امی رہ گئے میری بھی شادی ہوگئی تو کیسے رہیں گی وہ

اکیلے۔۔۔اس لئے میں اپنی امی کو چھوڑ کر نہیں جانے والی مجھے نہیں کرنی

شادی۔۔۔

ایمان تیز تیز بولتی منہ بنانے لگی۔۔۔غمسان کو اسکی بات پر غصہ آیا۔۔۔

میں اپنے پیرینٹس کو بھیجوں گا اور یہ جو تم نے ابھی فضول بات کی ہے نہپ

اسے دماغ سے نکال دو۔۔۔۔غمسان بے انگلی اٹھا کر غصے سے کہا۔۔۔

میں اپنے فیصلہ بتا چکی ہوں اور مجھے ابھی اپنی اسٹڈیز بھی کمپلیٹ کرنی ہے آپ

کسی اور لڑکی۔۔۔

بس۔۔۔آگے ایک لفظ بھی کہا تو لحاظ نہیں کرونگا۔۔۔اچھی زبردستی ہے۔۔کوئی

ایسے کرتا ہے۔۔۔ ایمان چڑی۔۔۔

زبردستی ہے تو زبردستی ہی سہی۔۔۔

میں نے کہا نہ نہیں جاؤنگی امی کو چھوڑ کر۔۔۔

ارے ہم آنٹی کو اپنے ساتھ لے جائیں گے نہ۔۔۔ یکدم عصام کی آواز

گوئی۔۔۔۔۔ دونوں جھٹکے سے مڑے

سامنے ہی سیمیل جہان عصام کے ساتھ انعم آپی بھی دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے

ہاتھوں میں جوس کا گلاس تھامے جانے کب سے دونوں کی باتوں سے لطف

اندوز ہو رہے تھے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry | Interviews

ایمان تو سب کو دیکھ کر رو دینے کو ہو گئی۔۔۔

بھائی مجھے تو یہی بھابھی چاہیے اس لئے میں آپ کے ساتھ ہوں۔۔۔ سیمیل

آنکھیں مٹکا کر بولی۔۔

غفسان نے ایک ہاتھ سے اپنی گدی سہلا کر کن اکھیوں سے ایمان کو دیکھا تو

اپنی ہنسی ضبط کرنے لگا۔۔۔

مجھے تو پہلے ہی شک تھا بھائی آپ پر آپ اور ایمان بھابھی جو ہر جگہ اکیلے

اکیلے پائے جا رہے تھے۔۔۔

ضرم کے بچے بھابھی کسے کہا۔۔۔ ایمان تپ کر آگے بڑھی پر انعم نے راستے

میں ہی اسے پکڑ لیا۔۔۔

مم میرا مطلب ہونے والی بھابھی۔۔۔ ضرر عصام کے پیچھے چھپ کر معصومیت سے بولا۔۔۔

انعم آپنی دیکھیں۔۔۔ ایمان کیا ہو گیا ہے تمہے بیوقوفوں والی باتیں مت کرو۔۔۔ میں کوئی۔۔۔ اچھا بس بات میں بات کرونگی ابھی چلو سب ورنہ امی خود اجائیں گی۔۔۔

انعم سب کو کہتی نیچے جانے لگی۔۔۔ سیمل ایمان کے قریب آئی جو اپنی انگلیاں مڑوڑ رہی تھی۔۔۔

سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنا۔۔۔ سیمل کہتے ہی نیچے چلی گئی۔۔۔

پیچھے وہ دونوں ہی رہ گئے تھے۔۔۔ غسان نے ایک لمبی سانس لی پھر چلتا ہوا نیچے جانے لگا۔۔۔

ایمان نے قدموں کی چاپ سنتے ہی سر اٹھا کر غسان کو دیکھا جو کچھ بھی بولے نیچے جا رہا تھا ایمان ہونٹ کاٹتی جاتا دیکھتی رہی۔۔۔



رات آٹھ بجے تک مہمان آنا شروع ہو چکے تھے۔۔۔ چونکہ رات دیر تک

ڈھولکی کا اہتمام کیا گیا تھا اسلئے رات کا کھانا بھی یہیں کھایا تھا۔۔۔  
 عصام خاموشی سے ادھر ادھر دیکھتا ٹیبل کے قریب آیا  
 ایک نظر پھر ارد گرد دیکھتا ڈھول اٹھا کر اپنے قبضے میں کر لیا۔۔۔  
 جیسے ہی پلٹا سامنے ہی سیمل کمر پر ہاتھ رکھے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔  
 کہاں لے کر جا رہے ہیں؟

میں کہاں لے کر جاؤں گا میں تو یہ دینے آ رہا تھا۔۔۔  
 اچھا تو لائیں دیں ہم لینے ہی آرہی تھیں۔۔۔ کومل تم یہ ڈانڈیا بھی اٹھا  
 لو۔۔۔ سیمل نے کہتے ہی اسکے ہاتھ سے ڈھول لیا اور لڑکیوں کے ساتھ  
 واپس چلی گئی۔۔۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔۔۔ یار یہ کیا ہو گیا ہاہاہا۔۔۔۔۔ سیمل نے ویسے اچھا نہیں کیا۔۔۔۔۔ کتنے  
 پیار سے اس لڑکی نے تم سے کہا تھا

سنیے ڈھول لا دیں گے پتہ نہیں کہاں رکھا ہے۔۔۔ پھر تم اسے خود اپنے ہاتھ  
 سے دیتے لیکن افسوس سیمل نے سارے پلان کا کچرا کر دیا۔۔۔۔۔ ہاہاہا جہان  
 پیٹ پر ہاتھ رکھے ہنستا ہوا اسکا مذاق اڑا رہا تھا۔۔۔ جو غصے میں اسے گھور رہا  
 تھا۔۔۔۔۔

ہاہاہا مجھے اتنے پیار سے مت دیکھو اگر دیکھنا ہے تو وہ دیکھو ابھی امی آئی ہیں

غسان بھائی لیکر آئے ہیں رانی جی بھی ساتھ ہی ہیں اسے۔۔۔۔

جہان آگے کچھ کہتا اس سے پہلے ہی عصام نے ٹیبل پے رکھا گلاس اٹھایا۔۔۔ زندہ نہیں بچو گے عصام غصے سے بولتا مارے بڑھا۔۔۔۔ جہان نے تیزی سے دوڑ لگادی۔۔۔ دونوں آگے پیچھے بھاگتے لان میں نکل گئے۔۔



ایمان کیا ہوا چلو باہر کتنا مزہ آرہا اور ہاں میں ذرا واش روم سے آرہی ہوں مون کو دیکھ لینا پلیز۔۔۔۔ مہر و بھابھی اندر آتی ہوئی بولتی واش روم جانے لگیں۔۔

جی میں آہی رہی تھی۔۔ میں دیکھ لیتی ہوں اسے۔۔ ایمان کھڑکی کھولے کب سے اسی طرح کھڑی تھی۔۔ بہت سوچنے کے بعد وہ فیصلہ کر چکی تھی۔۔۔۔ جو اسے غسان کو ابھی بتانا تھا۔۔۔۔ پلٹ کر کہتی وہ کمرے سے باہر نکل گئی۔۔



ایمان روم سے باہر نکل کر مون کو ڈھونڈنے لگی جو سیمبل کی گود میں بیٹھا تالیاں بجا رہا تھا۔۔۔۔

مسکرا کر دیکھتی وہ انکے پاس جانے لگی جب غسان کو دروازے کے پاس

کھڑے کسی لڑکی سے باتیں کرتے دیکھا۔۔۔۔

غصے کی ایک شدید لہر اس کے اندر اٹھی تیز تیز قدم اٹھاتی وہ انکے پاس جا  
کھڑی ہوئی۔۔۔۔

لڑکی نے ناگواری سے اسے دیکھا۔۔۔۔ جب کے غسان حیران ہوا۔۔۔۔  
مجھے آپ سے بات کرنی ہے چلیں۔۔۔۔ ایمان لڑکی کو گھور کر دیکھی غسان  
سے مخاطب ہوئی۔۔۔۔

اچھا آتا ہوں۔۔۔۔ وہ ابھی تک حیران تھا ایمان خود سے کبھی اسکے پاس نہیں  
آتی تھی۔۔۔۔

نہیں ابھی میرے ساتھ چلیں۔۔۔۔ اچھا چلو۔۔۔۔ ایکسیوزمی۔۔۔۔ غسان لڑکی کو کہتا  
اسکے ساتھ جانے لگا۔۔۔۔

ایمان نے ایک بار پھر مڑ کر اسے گھورا جو ناک چڑھاتی اپنے موبائل میں لگ  
گئی تھی۔۔۔۔



دونوں چھت پر آئے۔۔۔۔ نیچے سے گانوں کی آوازیں آرہی تھی۔۔۔۔

غسان ساتھ کھڑا اسکے بولنے کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔۔

کیا آپ سچ میں مجھ سے شادی کرنا چاہتے ہیں؟

تمہے کیا لگتا ہے میں اس طرح کا مذاق کرونگا۔۔۔ غسان نے جواب دینے کے بجائے سوال کیا۔۔۔۔

ایمان نے گردن موڑ کے اسے دیکھا۔۔۔ جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔  
پھر کیا آپ کو مجھ سے محبت ہو گئی ہے؟۔۔ ایمان نے ہچکچا کر کہا۔۔۔ غسان اسکی بات سن کر مسکرا دیا۔۔۔۔

کیا یہ شرط ہے تم سے شادی کرنے کے لئے پہلے تم سے محبت کی جائے؟۔۔۔ غسان اسکی آنکھوں میں دیکھتا پوچھنے لگا۔۔۔۔

نہیں میں نے ایسا کب کہا میں صرف پوچھ رہی تھی۔۔۔

ایمان گڑبڑا کر نیچے لان میں دیکھنے لگی جہاں ضرم عصام لائٹنگ کے پاس کھڑے باتیں کر رہے تھے۔۔۔۔

غسان اسکے اس طرح کرنے پر ہنس دیا۔

میں اپنا آخری فیصلہ سنانے آئی تھی پر۔۔۔۔ ایمان آگے کچھ کہتی اس سے پہلے ہی غسان نے اسکے ہونٹوں پر انگلی رکھ دی۔۔۔ ایمان یکدم چپ ہوئی۔۔۔

تم پسند ہو اتنی کے میں ساری زندگی تمہارے ساتھ گزارنا چاہتا ہوں۔۔۔ کیا یہ وجہ کافی نہیں

غسان اتنا کہہ کر اسے دیکھنے لگا

آپ ایسے مت دیکھیں مجھ سے بولا نہیں جائے گا۔ ایمان نظریں جھکا کر بولی  
 ہا ہا ہا۔۔۔ اچھا میں آنکھیں بند کر لیتا ہوں۔۔۔ کہتے ساتھ ہی  
 اسنے آنکھیں بند کیں۔۔۔ ایمان نے ایک نظر اسے دیکھا جو آنکھیں بند کیے  
 مسکرا رہا تھا۔۔۔

میں آپ سے شادی کے لئے راضی ہوں آپ۔۔۔ آپ اپنے پیرینٹس کو بھیج  
 سکتے ہیں۔۔۔۔۔ ایمان جلدی سے کہ گئی۔۔۔۔۔

وہ تو میں نے بھیج دیں۔۔۔۔۔ غسان نے کہتے ہی آنکھیں کھولیں۔ ایمان نے  
 حیرانگی سے اسے دیکھا۔۔۔

مطلب؟۔۔۔۔۔ مطلب یہ کہ ابھی جب امی کو لینے گیا تھا راستے میں ہی ان  
 سے بات کر لی تھی۔۔۔۔۔ آنٹی کو بھی بتا دیا ہے وہ پاپا اور دادی کے ساتھ آئیں  
 گی۔۔۔

غسان مسکرا کر مزے سے بتا رہا تھا۔۔۔۔۔ ایمان منہ کھولے بس اسے حیرت  
 سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

اگر میں انکار کر دیتی پھر اور اگر ابھی میں نہ مانتی تو۔۔۔

تو تمہے کڈنیپ کر کے گن پوینٹ پر نکاح کر لیتا۔۔۔

میں پھر بھی نہیں کرتی اچھا آزما لو۔۔۔۔۔ غسان مسکرا کر قریب ہوا۔۔۔

کیوں آزماؤں جب عزت سے ہو رہا ہے تو۔۔۔ خیر میں جا رہی ہوں  
نیچے۔۔۔ ایمان کہ کر نیچے بھاگی۔۔۔

غسسان نے اس بار اسے نہیں روکا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا وہ اسکی ہو جائے گی  
جس کے سارے راستے اسی تک آنے تھے



عصام بھائی میری دو تین پکچر تو کھینچ دیں۔۔۔ ضرم عصام کو کیمرہ دیتے ہوئے  
بولا۔۔۔ اچھا لاؤ۔۔۔

ابھی ایک پک ہی لی تھی جب رانی قریب آ کر کھڑی ہو گئی۔۔۔  
ضرم نے آنکھ سے اشارہ کیا۔۔۔ عصام نے گردن موڑ کر دیکھا رانی ہاتھ  
باندھے کھڑی تھی۔۔۔ اسکے متوجہ ہونے پر مسکرائی۔۔۔

کیا ہوا؟ عصام نے گھورا۔۔۔ جی وہ آپ میری بھی ایک تصویر لے  
لیں۔۔۔ رانی شرماتی ہوئی بولی۔۔۔

ضرم منہ پر ہاتھ رکھے اپنے قمقموں کا گلا گھونٹ رہا تھا۔۔۔

عصام نے ارد گرد دیکھا۔۔۔ اچھا ضرم کھینچ دے گا۔۔۔

عصام ضرم کو پکڑانے لگا جو لے ہی نہیں رہا تھا۔۔۔

ارے عصام بھائی مجھے نہیں آتی کھینچنی آپ کھینچ دیں۔۔۔

ضرم ہاتھ پیچھے کے نفی میں سر ہلاتا بھاگ گیا۔۔۔ عصام تو جل ہی گیا۔۔۔  
 عصام جی آپ ہی کھنچ دیں جی۔۔۔۔۔ رانی تمہیں سیمل بولا رہی  
 ہے۔۔۔۔۔ اس سے پہلے عصام کچھ کہتا ایمان قریب آکر بولی۔۔۔  
 اچھا جی جاتی ہوں۔۔۔۔۔ عصام جی آپ بعد میں کھنچ دینا جی رانی کہتے ہی چلی  
 گئی۔۔۔

اففف تھینکس بچا لیا۔۔۔۔۔ عصام کہ کر مسکرایا۔۔۔ ایمان مسکراتی ہوئی واپس چلی  
 گئی۔۔۔



اسد کہاں غائب تھے تم تین ہفتوں سے تایا ابونے بتایا تھا کے تم لندن گئے  
 ہو وہاں ایکسڈنٹ بھی ہوا تھا

مجھے بتا ہی دیتے۔۔۔۔۔ اف کتنا روئی تھی میں تمہارے لئے۔۔۔۔۔ ماہم کو جیسے  
 ہی پتہ چلا اسد اپنے اپارٹمنٹ میں ہے وہ وہیں آگئی تھی

خاندان میں سب کو یہی بتایا گیا تھا اسد لندن گیا ہے اور وہیں اسکا ایکسڈنٹ  
 ہوا ہے۔۔۔۔۔

اسد اسے دیکھنے لگا سلپولس شرت پہنے جس کا گالا ہمیشہ کی طرح ہی گہرا تھا  
 اسکے سامنے کھڑی فکر مند ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

میں ٹھیک ہوں یار اب۔۔۔ اسد روم میں جاتے ہوئے بیزار سا بولا۔۔۔۔۔  
 ایکسٹینٹ کا ذکر اسے ان نقاب پوشوں کی یاد دلا دیتا تھا۔۔۔۔۔  
 کتنا پتہ لگوانے کی کوشش کی تھی پر پتہ ہی نہیں چل سکا  
 ماہم اپنا پرس صوفے پر رکھ کر اسکے پیچھے ہی چلی گئی۔۔۔۔۔



یہ ہے مون۔۔۔۔ ایمان مون کا ہاتھ پکڑے منت کو گود میں اٹھے غسان  
 کے پاس لان میں آگئی۔۔۔۔۔

اوہ تو آپ ہیں مون غسان دوزانوں بیٹھ کر ہاتھ ملانے لگا۔۔۔۔۔  
 جی بلکل۔۔۔۔۔ اور یہ ہے مون کی پیاری سے بہن۔۔۔۔۔ ماشاء اللہ مون آپ  
 کی بہن تو بہت پیاری ہے۔۔۔۔۔ غسان نے کھڑے ہو کر اسے دیکھا۔۔۔۔۔

پیاری تو ہوگی ہی اپنی پھوپھو پر جو گئی ہے۔۔۔۔۔ ہے نہ منت۔۔۔۔۔  
 ظاہر ہے منت کی پھوپھو میری ہیں پیاری تو ہوگی ہی۔۔۔۔۔ غسان اسکے دیکھ کر  
 معنی خیز نظروں سے دیکھ کر بولا۔۔۔۔۔

ایمان کے آنکھیں دکھانے پر غسان زور سے ہنسا۔۔۔۔۔



اگلے دن ڈائننگ ٹیبل پر گھر کے سب افراد بیٹھے ناشتہ کر رہے

تھے۔۔۔۔۔ جب ہمدانی صاحب نے دادی سے غسان اور ایمان کے رشتے کے مطابق بات کی۔۔

سیمل نے مسکرا کر غسان کو دیکھا جو چائے کے گھونٹ لیتا انکی جانب متوجہ تھا۔۔۔۔۔

وہ تو بہت اچھی بچی ہے اور ہے بھی خوبصورت۔۔۔۔۔ دادی نے کہتے ساتھ ہی مسکرا کر غسان کو دیکھا۔۔۔

دادی مسکراتی ہوئی کتنی کیوٹ لگتی ہیں نہ۔۔۔ سیمل نے ساتھ بیٹھے جہان کے قریب جھک کر ہلکی آواز میں کہا۔۔۔

سیمل کی آواز جہان کے ساتھ بیٹھے عصام نے بھی سنی۔۔۔!۔۔۔ دونوں نے دکھ سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔

جو دوبارہ ناشتے کی جانب متوجہ ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

پھر کیا کہتی ہیں آپ ماں جی کب چلیں رشتہ لے کر۔۔۔۔۔

ابھی تو انکے گھر بیٹی کی شادی ہے کل مہندی ہے پھر تین دن بعد مایون کی رسم۔۔۔ دادی کچھ کہتی اس سے پہلے ہی رضیہ بیگم نے بتانا ضروری سمجھا۔۔۔۔۔

تو کیا ہوا ہم پرسوں چلے جاتے ہیں ویسے بھی ہم شام میں جا رہے ہیں آپ کال کر کے بتا دیں۔۔۔ عصام بریڈ پر مکھن لگاتے ہوئے مصروف سے انداز میں



دیکھ کر بولا۔۔۔۔

تم بچ جاؤ اب نہیں چھوڑنے والی میں تمہے۔۔۔ سیمل گھوم کر اسکی جانب بڑھنے لگی

ضرم اسے دیکھ کر بھاگنے کے لئے اٹھا۔۔۔ عصام نے کرسی سے اٹھ کر اسے

دبوچا۔۔۔۔ سیمل جلدی آؤ پکڑ لیا میں نے۔۔۔ عصام بھائی چھوڑ دیں ورنہ

ورنہ کیا ہاں۔۔۔۔ سیمل نے قریب آتے ہی ضرم کے بال دونوں ہاتھوں سے

دبوچ کر جھٹکے دینے لگی۔۔۔

ضرم کی چیخوں کے ساتھ تینوں کے قبہ قبہ لاؤنج میں گونجنے لگے۔



اسلام علیکم آئی کیسی ہیں؟۔۔۔۔۔ وعلیکم اسلام الحمد للہ۔۔۔۔۔ کس کے ساتھ

آئی ہو؟

اسد کے ساتھ آئی ہوں۔۔۔ آرہا ہے۔۔۔ اچھا اچھا جاؤ دادی سے مل لو پہلے میں

جب تک آتی ہوں۔۔۔۔

رضیہ بیگم مسکرا کے کہتی کچن کی طرف بڑھ گئی۔۔

انف اب اس بڑھیا سے بھی ملنا پڑے گا۔۔۔۔ بڑبڑا کر کہتی وہ روم کی جانب 'ا

بڑھ گئی۔۔۔

اسد کار سے نکلتا موبائل پر ماہم سے چیٹ پر باتیں کرتا ہوا اندر آ رہا تھا جب کسی سے زور سے ٹکرایا۔۔

سیمل جو اپنے موبائل پر کالج کی دوست سے میسج پر باتیں کرتی ہوئی لان میں جا رہی تھی یوں کسی کے ٹکرانے پر ہاتھ سے موبائل چھوٹ کر گر گیا۔۔۔۔۔

اس سے پہلے وہ خود بھی زمین بوس ہوتی اسد نے جلدی سے اسے کمر سے تھام کر جھٹکے سے اپنے قریب کیا

سیمل نے گھبرا کر سامنے دیکھا۔۔۔۔۔ اسد غلٹکی باندھے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔ پہلی بار سیمل کو اتنے نزدیک سے دیکھا تھا۔۔۔۔۔ چھوٹی عمر نرم و نازک جسم کی اسد کو پاگل کرنے کے لئے کافی تھا۔۔۔۔۔

سیمل گھبرا گئی اسکی اتنی قربت سے۔۔۔

پتچ چھوڑیں اسد بھائی۔۔۔۔۔ سیمل کے بولنے پر وہ اسکے ہلتے

ہونٹوں کو دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

اسد بھائی چھوڑیں سیمل کے دوبارہ کہنے پر اسد جیسے ہوش میں آتے ہی اسے چھوڑتا پیچھے ہوا۔

اوہ سوری۔۔۔ میں نے دیکھا نہیں۔۔۔ کوئی بات نہیں اسد بھائی۔۔۔ سیمل کہتے ہی

دروازے کے قریب گرا موبائل اٹھانے لگی۔۔۔

اسد اسے دیکھنے لگا جو موبائل کو چیک کر رہی تھی۔۔۔

سیمل باہر جانے لگی اسد اسے روکنے ہی والا تھا جب ہاتھ میں دبا موبائل  
واٹس ایپٹ ہونے لگا۔۔۔ اس نے کوفت سے دیکھا جہاں ماہم کالنگ لکھا تھا۔۔۔

اسد نے کال ڈسکوننٹ کاکرٹ کے موبائل سٹینٹ کیا۔۔۔

سیمل کے پاس جانے لگا جب رضیہ بیگم کی آواز پر ہونٹ بھیج کر غصہ ضبط  
کرتا پلٹا۔۔۔

اسلام علیکم۔۔۔ وعلیکم اسلام کہاں جا رہے ہو پیٹا۔۔۔ آنٹی ضروری کال ہے آتا  
ہوں اسد زبردستی چہرے پر مسکراہٹ لاتا بولا اور باہر نکل گیا۔۔۔



ہیلو کیسی ہیں آپ ہونے والی بھابی۔۔۔ سیمل نے یس کرتے ہی موبائل کان  
سے لگا کر شوخی سے کہا۔۔۔

سیمل پٹ جاؤ گی تنگ مت کرو۔۔۔ ایمان مسکرا کر بولی دوسری طرف سیمل  
ہنسنے لگی۔۔۔

ایمان بھابھی کہیں میرے بھائی کو کال تو نہیں کر رہی تھیں آپ اور غلطی سے  
مجھے ملا دی ہاں۔۔۔

سیمل پھر شوخ ہوئی۔۔۔

تم زیادہ فری مت ہو میں تمہے ہی کال کر رہی تھی۔۔۔ کل مہندی ہے اسلئے  
آپ آج گھر تشریف لے آئیں حمنہ آپنی آچکی ہیں۔۔۔

اوہ اچھا۔۔۔ میں اکیلی آؤں یاد۔۔۔ نہیں نہیں پوری برات لے آؤ ایمان اسکی  
بات کاٹ کر تپ کر بولی۔۔۔

جب سے غسان اور اسکا پتہ چلا ہے سیمل کی شوخیاں ہی ختم نہیں ہو رہی  
ہیں۔۔۔

ہاہاہاہا ڈونٹ وری وہ تو انشاء اللہ جلد ہی لے کر آئیں گے۔۔۔ سیمل کی بات سنتے  
ہی ایمان کا دل دھڑکا۔۔۔

تم نہ لڑکی بائے۔۔۔ ایمان نے شرما کر کال کی کاٹ دی۔۔۔

سیمل موبائل کان سے ہٹا کر ہنستی ہوئی رضیہ بیگم کو بتانے چلی گئی۔۔۔

سیمل نے ہنستے ہوئے کال ڈسکنیکٹ کی۔۔۔ جیسے ہی پلٹی اسد کو اپنی جانب آتے  
دیکھا۔۔۔

کیا ہوا اسد بھائی۔۔۔ کچھ نہیں تم کس سے بات کر رہی تھی۔۔۔ سیمل کو  
اسکا پوچھنا پسند نہیں آیا پھر بھی پاپا کے دوست کے بیٹے ہیں اسلئے بتانے  
لگی۔۔۔

دوست تھی۔۔۔ ہم کیا میں یہاں بیٹھ سکتا ہوں۔۔۔ بیٹھ جائیں میں تو اندر جا رہی ہوں امی سے کام ہے۔۔۔

سیمل کہتے ہی کندھے اچکا کر جانے لگے اسد اسکی پشت کو گھورتا رہا۔۔۔ اسد کو یہ اپنی توہین لگی۔۔۔

سمجھتی کیا ہے خود کو چیونٹی سی تو ہے ہاتھ تو لگے مسل کر رکھ دوںگا۔۔۔  
غصے سے کھولتا وہ اپنی کار میں جا بیٹھا۔



غسان اپنے روم سے جیسے ہی نکلا الماس کو لاونج کے دروازے کے پاس سیمل سے ملتے دیکھ کر وہیں روک گیا۔۔۔

سیمل سے مل کر وہ بھر نکل گئی۔۔۔ غسان نے شکر کی سانس لی۔۔۔

بھائی یہ پھر سے آنا شروع ہوگئی۔۔۔ مجھے لگتا ہے ایمان بھابھی سے پٹے گی  
یہ۔۔۔

جہان ساتھ کھڑے ہو کر مسکرا کر بولا۔۔۔

غسان نے اسکی بات سن کر مسکرا کر اسے دیکھا۔۔۔

ارے آپ دونوں یہاں کھڑے ہیں بھائی چلیں ہماری بھابھی جی بار بار پوچھے  
جا رہی ہیں۔۔۔

سیمل ان دونوں کو دیکھ کر وہیں آتی شرارت سے بولی۔۔۔۔۔  
 ان دونوں کو آجانے دونوں دو پتہ نہیں کونسی تیاری ہے جو ختم ہی نہیں ہو  
 رہی۔۔۔۔۔

جہان بولا کر لاؤ میں جب تک باہر ہوں چلو سیمل۔۔۔ غسان کہ کر سیمل کا  
 ہاتھ پکڑ کر باہر نکل گیا۔۔۔



کہاں رہ گئی تھی۔۔۔۔۔ میں تو کب سے تیار تھی پر کچھ لوگ تیاری میں لڑکیوں  
 سے بھی دو ہاتھ آگے ہیں۔۔۔۔۔  
 ایمان کے پوچھنے پر سیمل کن اکھیوں سے ضرم کو دیکھ کر بولی جو اسکی بات  
 سن کر اسے گھورنے لگا۔۔۔۔۔

بھائی سمجھا لیں اپنی بہن کو۔۔۔۔۔ 'کیوں تمہاری کیا میں سوتیلی بہن ہوں۔۔۔ ضرم  
 کی بات پر سیمل نے مذاق میں کہا۔۔۔۔۔

سیمل۔۔۔ غسان یکدم غصے میں دھاڑا سب کے چہرے ایک  
 دم سپاٹ ہوئے۔۔۔ ایمان نے حیرت سے سب کو دیکھا۔۔۔۔۔  
 سوری بھائی سیمل کو اپنی غلطی کا احساس ہوا منمنا کر کہتی گردن جھکا گئی۔۔۔۔۔  
 آئینہ غلطی سے بھی کہا تو یاد رکھنا میں بات نہیں کرونگا تم سے۔۔۔ غسان

کہتے ہی اندر بڑھ گیا۔۔۔۔

سیمل کو حیرت ہوئی پہلی بار اسکے بھائی نے اس پر غصہ کیا تھا۔



رضیہ بیگم الماس کی ماں کا فون آیا تھا۔۔۔۔ اسد کے لئے لڑکی ڈھونڈ رہی ہیں۔۔۔۔

دادی رضیہ بیگم کو بتا رہی تھیں جو الماری سے ازکا سوٹ نکال رہی تھیں۔۔۔ تمہارا کیا خیال ہے لڑکا تو اچھا ہے میں سوچ رہی تھی سیمل کے لئے اسد کیسا رہے گا؟

دادی کی بات پر رضیہ بیگم نے انھیں دیکھا۔۔۔۔ ہے تو اچھا پر باپ اور بھائی اگر رازی ہوتے ہیں تو پھر دیکھتے ہیں۔۔۔

سیمل سے بھی پوچھ لینگے اگر۔ بس رہنے دو لڑکی کو سر پر مت چڑھاؤ ہم کوئی دشمن نہیں ہیں اسکے ہنہ۔۔۔

دادی ہنکار بھرتی منہ بنا کر بولیں۔۔۔ رضیہ بیگم انھیں دیکھ کر رہ گئیں۔۔۔



اوے لگا بھی لے بھائی ایک لڑی نہیں لگ رہی تم سے۔۔۔۔ عصام چہرہ اونچا کیے ضرم سے بول رہا تھا

جو اسٹول پر کھڑا آخری ایک لڑی لگا رہا تھا باقی کی عصام اور فضل بھائی نے  
مل کر لگادی تھی۔۔۔۔

چونکہ مہندی ایک جگہ گھر کے لان میں رکھی گئی تھی۔۔۔ تبھی ہر کام سب خود  
مل کر کر رہے تھے۔۔۔۔۔ سجاوٹ کا کام فضل عصام اور ضرم کے ذمے تھا

۔۔۔۔

جب کے غمسان جہان اور اذلان (حمنہ کا شوہر) دوسرے انتظامات دیکھ رہے  
تھے۔۔

گھر کا لان کافی بڑا تھا۔۔۔۔۔ جس میں چھوٹا سا اسٹیج اور ڈانسنگ فلور بنوایا گیا  
تھا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سب آتا ہے۔۔۔ تنگ مت کریں مجھے اور یہ کونسی بڑی بات ہے ابھی ایک  
منٹ میں لگا کر دکھاتا ہوں۔۔

ضرم چٹکی بجاتا لڑی لگانے لگا۔۔۔ بیٹا دس منٹ سے ابھی تک ایک منٹ نہیں  
ہوا تمہارا۔۔۔ لگا رہا ہوں نہ آپ۔۔۔۔

میں لگا دوں عصام جی۔۔۔ رانی کی آواز پیچھے سے آئی۔۔۔ (شادی کا گھر ہے اسی  
وجہ سے وہ بھی یہیں آجاتی ہے

دونوں نے مڑ کر اسے دیکھا۔۔۔ نہیں تم۔۔۔ ارے ہاں یہ لو۔۔۔۔

عصام کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی ضرم چھلانگ مار کر نیچے اتر کر لڑی دیتا بھاگ گیا۔۔۔۔

عصام ضرم کی اس حرکت پر سلگ کر رہ گیا۔۔۔

ایک منٹ روکو۔۔۔ رانی شرماتی ہوئی آگے بڑھتی اسٹول پر چڑھنے لگی تھی۔۔۔۔

جب عصام کی آواز پر پلٹ کر اسے دیکھا۔۔۔ جی۔۔۔ دو ادھر اور جاؤ میں کر لوں گا۔۔۔

عصام نے لینے کے لئے ہاتھ آگے کیا۔۔۔ رانی نے منہ پھولا کر اسکے ہاتھ میں لڑی دی اور اندر چلی گئی۔۔۔۔



بھائی دیکھیں کتنا پیارا اسٹیج بنوایا ہے میں نے۔۔۔ ضرم سینہ تان کر بولتا عصام کو جلا گیا

شکل دیکھی ہے اپنی ایک نازک سے لڑی لاگائی نہیں جا رہی تھی آئے بڑے طرم خان ہنہ بھائی جھوٹ بول رہا ہے وہ بندے خود ہی اسٹیج بنا کر گئے ہیں یہ نواب صاحب تو اس وقت افراہ آنٹی کے پاس کچن میں بیٹھا فرینچ فرائز پھوڑ رہے تھے وہ بھی فرمائش کر کے۔۔۔۔

عصام نے اسے گھورتے ہوئے اسکی پول کھولی۔۔۔

ہاں تو کیا ہو گیا اسے بھوک لگ رہی تھی بیچارے کا دل کیا فرنیچ فرائز کا اور امی نے نہیں میں نے بنا کر دیے تھے۔۔۔

غسان کے کچھ کہنے سے پہلے ہی ایمان نے نرم کی سائیڈ لی۔۔۔ غسان نے اسکی طرف دیکھ کر ایک آئی برواچکائی ایمان سٹیٹا کر سب کو دیکھنے لگی۔۔۔ جو بھی ہے پر اس نغمے نے اتنا کچھ نہیں کیا۔۔۔ اچھا بس کرو عصام ہر بات میں بحث کرنا ضروری نہیں ہے۔۔۔ غسان نے اچانک اسے ٹوکا تو وہ منہ بنا کر بیٹھ گیا۔۔۔

سیمل مہندی کے لئے تیار ہو کر روم سے نکل کر غسان کو ڈھونڈنے لگی۔۔۔ جو کچھ ہی دیر میں اسے کھڑکی سے لان کی بیک سائیڈ پر اکیلے کھڑا نظر آ گیا۔۔۔۔۔

وائیٹ شلوار قمیض پہنے کہنیوں تک بازو موڑے۔۔۔ لمبا چوڑا غسان ہمدانی بہت اچھا لگ رہا تھا۔۔۔

سیمل لان کی بیک سائیڈ پر آتی۔۔۔ غسان کے سامنے جا کر کھڑی ہو گئی۔۔۔ غسان جو موبائل پر کسی کو میسج کر رہا تھا سر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔۔۔ پیلا اور

گلابی رنگ کا لہنگا پہنے وہ سر جھکائے کھڑی تھی۔۔۔  
 سیمل سب بھائیوں کے کندھے تک بمشکل ہی آتی تھی۔۔۔  
 غنسان نے مسکرا کر آگے بڑھ کر اسے سینے سے لگایا۔۔۔  
 بھائی آپ ناراض تو نہیں ہیں مجھ سے۔۔۔ نہیں میں تم سے کبھی ناراض نہیں  
 ہو سکتا۔ غنسان نے مسکرا کر کہا۔  
 آپ نے سب کے سامنے غصہ بھی کیا تھا وہ بھی پہلی بار۔ سیمل نے سر اٹھا کر  
 اسے دیکھ کر اس سے اسکی ہی شکایت کی۔۔۔

سورجی پر آئندہ فضول باتیں مذاق میں بھی مت کرنا ورنہ بہت مار پڑے  
 گی۔۔۔ غنسان نے اسکے ماتھے پر پیار کرتے ہوئے کہا۔۔۔

سیمل اسے گھور کر مسکرا کر دوبارہ اسکے سینے سے لگ گئی۔



ایمان دوپٹہ ٹھیک کرتی لان کی جانب بڑھنے لگی جب غنسان کی آواز پر پلٹی۔  
 ۔۔۔ جی ایمان اور سیمل دونوں نے ایک جیسی ڈریسنگ کی ہوئی  
 تھی۔۔۔ غنسان اسے دیکھتا ہوا قریب آیا۔۔۔ اچھی لگ رہی ہو۔۔۔ غنسان  
 کان کے قریب جھک کر سرگوشی میں بولتا ایمان کا دل دھڑکا گیا غنسان اسے  
 دیکھنے لگا جو اسکی بات پر سرخ ہو گئی تھی۔۔۔ آپ بھی اچھے لگ رہے ہیں

غسان۔۔۔ عصام لڑکی کی آواز بنا کر بولتا شرمانے کی ایکٹنگ کرنے لگا۔۔۔ دونوں نے چونک کر اسے دیکھا۔۔۔ یہ زنانہ آوازیں کہاں سے نکالنی سیکھیں ہیں تم نے۔۔۔ غسان گھورتا ہوا اسے کہنے لگا۔ ایمان منہ پر ہاتھ رکھے ہنسی دبانے لگی۔۔۔ بھائی وہ۔۔۔ عصام تمہیں آنٹی ڈھونڈ رہی ہیں کیمرہ لیکر آؤ۔۔۔۔۔ جہان پیچھے سے آتے ہوئے بولا۔۔۔ عصام کی بات سچ میں ہی رہ گئی۔۔۔ اوہ میں کیمرہ ہی لینے جا رہا تھا لیکن یہ لو برڈس مل گئے۔۔۔ عصام اپنے سر پر چپت مارتے شوخی سے کہا۔۔۔ ایمان شرماتی ہوئی بھاگی۔۔۔۔۔ لو جی لو تو یہیں رہ گیا برڈ اڑ گیا۔۔۔ عصام ہنستے ہوئے ہاتھ نچا کر بولا۔۔۔۔۔ غسان اسے پکڑنے کے لئے آگے بڑھا بہت زبان چلنے لگی۔۔۔۔۔ عصام نے تیزی سے دوڑ لگا دی

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews



انعم کو اسٹیج پر لا کر بیٹھا دیا گیا تھا۔۔۔۔۔ باری باری سب رسم کر کے جا رہے تھے۔۔۔۔۔

کیمرہ مین اور مووی میکرو والے کھڑے مووی بنا رہے تھے۔۔۔ ساتھ ہی عصام اپنے کیمرے میں دلہن کی کم ایمان اور سیمبل تصویریں زیادہ کھینچ رہا تھا۔۔۔۔۔ عصام بات سننا۔۔۔ جہان کان کے قریب آکر بولا۔۔۔۔۔ ہاں کیا ہوا؟  
ہوا تو کچھ نہیں تم ذرا سائیڈ میں آؤ۔۔۔۔۔ عصام ایک نظر اسٹیج پر دیکھ کر اسکے ساتھ گیا۔۔۔۔۔

ہاں بولو۔۔۔۔ میں کب سے دیکھ رہا ہوں تم صرف ایمان بھابھی اور سیمیل کی  
تصویریں اتار رہے ہو۔۔۔۔ چکر کیا ہے۔۔۔۔  
استغفر اللہ ایسا ویسا کوئی چکر نہیں وہ تو بھائی نے کہا ہے سیمیل اور ایمان بھابھی  
کی اچھی اچھی تصویریں کھنچ کر مجھے دینا۔۔۔  
عصام گھور کر بولتا دوبارہ اسٹیج کی جانب گھوم گیا۔۔۔  
استغفر اللہ کی کوئی بات نہیں ہے میں صرف اسلئے پوچھ رہا ہوں کیوں کے آنٹی  
نے کہا تھا۔۔۔۔

جہان نے وضاحت دی۔۔۔۔ اچھا ٹھیک ہے اب جاؤں؟ عصام کہتے ساتھ ہی  
جانے کی اجازت مانگنے لگا۔۔۔۔ ہاں جاؤ۔۔۔۔  
جہان کے کہتے ہی وہ واپس چلا گیا۔۔۔۔  
Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry | Interviews

غسان بھائی آئیں۔۔۔۔ عصام غسان کا ہاتھ کھنچ کر ڈانس فلور پر گیا جہاں  
لڑکے بھنگڑے ڈال رہے تھے۔۔۔۔

سیمیل ایمان دونوں غسان کو دیکھ کر ہنسنے لگیں۔۔۔۔  
یار ہنسو مت میرے بھائی کو بہت اچھا ڈانس آتا ہے۔۔۔۔ سیمیل اپنی ہنسی ضبط  
کرتی اسے بتانے لگی۔۔۔۔ ایمان اس کی بات پر شرما گئی۔۔۔۔  
غسان کی نظر تالیاں بجاتی ایمان پر پڑی تو روک کر اسکی طرف آیا۔۔۔۔  
شور شرابے اور ڈسکو لائیٹ میں کسی کو پتہ ہی نہیں چلا غسان اسکا ہاتھ پکڑ کر

لان کی بیک سائیڈ پر چلا گیا۔۔۔۔

سیمل تالیاں اور ہوٹنگ کرتی ایمان کی جانب گھومی پر ایمان کی جگہ کسی ہینڈ سم نوجوان کو دیکھ کر وہیں تھم گئی۔۔۔۔

قد میں وہ سیمل سے لمبا تھا۔۔۔۔۔ بلکل ہالی ووڈ کا ہیرو لگ رہا ہے یہ تو۔۔۔ سیمل خود کلامی کرتی بولی۔۔۔۔۔

ارہان نے کسی کی نظریں خود پر محسوس کی تو گردن گھوما کر دیکھا۔۔۔ سیمل اسکے متوجہ ہونے پر سٹپٹا کر ہوش میں آئی۔۔۔

السلام علیکم۔۔۔۔۔ مم مطلب آپ کیوں کھڑے ہیں۔۔۔۔۔ نن نہیں مطلب۔۔۔۔۔ اسٹاپ۔۔۔۔۔ مس مطلب پہلے سوچ لیں اچھی طرح سے آپ کو کہنا کیا ہے۔۔۔۔۔

سیمل بوکھلاہٹ میں بولتی رہی جب ارہان نے ہاتھ اٹھا کر اسکے خاموش کروایا۔۔۔۔۔

سیمل نے منہ کھول کر حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔

ارہان کو بہت زور کی ہنسی آنے لگی مگر ہونٹ بھینچ گیا۔۔۔۔۔

ہمم۔۔۔ سوچ لیا تو اب بول سکتی ہو۔۔۔۔۔

جہان نے سیمل کے ساتھ کھڑے ارہان کو دیکھا تو خوش گوار حیرت سے انکے قریب آیا۔۔۔۔۔

سیمل کچھ کہتی پر جہان کی آواز پر اسکی جانب متوجہ ہوئے۔۔۔۔۔



ارہان نام کو دوہرانے لگا۔۔۔۔۔ جب جہان نے یکدم کہا۔۔۔۔۔  
 ارہان کو پہلے جھٹکا لگا پھر شرمندگی ہونے لگی۔۔۔۔۔  
 اوہ آئی ایم سوری مجھے پتہ نہیں تھا۔۔۔ مجھے بھی نہیں پتہ تھا آپ جہان بھائی  
 کے دوست ہیں۔۔۔۔۔ سیمل پھر بولی۔۔۔۔۔  
 اس سے پہلے کوئی کچھ بولتا یکدم ارہان کا موبائل وائبریٹ ہوا۔۔۔۔۔ ایکسیوز  
 می۔۔۔۔۔ ارہان کہتے ہی چلا گیا۔۔۔۔۔  
 جہان بھی ضرم کی جانب بڑھ گیا جب کے سیمل وہیں کھڑی ارہان کو جاتا  
 دیکھتی رہی۔۔۔۔۔

✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿  
 غنسان ایمان کو بیک سائیڈ پر لایا۔۔۔۔۔ یہاں کوئی نہیں تھا سوائے ان دونوں  
 کے۔۔۔۔۔  
 غنسان نے ایمان کا ہاتھ چھوڑا۔۔۔ جو گھبرا رہی تھی۔۔۔ ڈونٹ ٹیل می ایمان  
 تم مجھ سے ڈر رہی ہو۔۔۔۔۔  
 نہیں ڈر نہیں رہی پر اگر کسی نے دیکھ لیا۔۔۔۔۔ ایمان اسے دیکھ کر بولی جو  
 اسکی بات سن کر مسکراتا ایمان کا دل دھڑکا گیا۔۔۔۔۔  
 دیکھنے دو پرواہ نہیں۔۔۔۔۔ پر مجھے ہے غنسان۔۔۔۔۔ کیوں پرواہ ہے شادی کرنے  
 والا ہوں تم سے۔۔۔۔۔  
 بھیج رہا ہوں گھر والوں کو پھر لوگوں کی تمہے پرواہ نہیں ہونی چاہیے۔۔۔۔۔

وہ ہماری زندگیوں میں صرف زبان اور کان کا استعمال کرتے ہیں دل اور  
جذباتوں کو نہیں۔۔۔۔

اسلئے لوگوں کی پرواہ چھوڑو ورنہ خوش رہنا بھول جاؤ گی۔۔۔۔

غنسان کہتا پھر اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر چہل قدمی کرنے لگا۔۔۔۔

ایمان اسکے ساتھ قدم سے قدم ملاتی چلتی اسے دیکھنے لگی۔۔

✽✽✽✽✽✽✽✽✽✽✽✽✽✽✽✽✽✽✽✽

واپسی پر سیمل سارے راستے ارہان کے بارے میں سوچتی رہی وہ اسے پھر دکھا  
ہی نہیں جہان سے پوچھ نہیں سکتی تھی۔۔۔۔

شادی میں تو آئیگی خود پوچھ لوگی کہاں چلے گئے تھے ہاں یہ ٹھیک ہے۔۔۔۔

سیمل سوچتی ہوئی گردن موڑ کر ضرم کو دیکھنے لگی جو نیند میں تھا۔۔

ضرم میرے کندھے پر سر رکھ لو۔۔۔۔ سیمل کی بات پر سب مسکرائے۔۔۔۔

تھینکس یار ضرم نے کہتے ہی اپنا سر اسکے کندھے پر رکھ کر آنکھیں موند

لیں۔۔۔۔

✽✽✽✽✽✽✽✽✽✽✽✽✽✽✽✽✽✽✽✽

دوپہر کا وقت تھا ہمدانی صاحب لاؤنج میں صوفے پے بیٹھے تھے۔۔۔۔ ٹیبل پر

مٹھائی کے ٹوکڑے رکھے ہوئے تھے۔۔۔۔۔

ضرم یہ گاڑی میں رکھواؤ۔۔۔۔۔ پاپا میرے بال ٹھیک لگ رہے ہیں۔۔۔۔ ضرم

انکی بات سنے بغیر ہی اپنے بالوں کو ہلکے سے چھوتا ہوا بولا۔۔۔۔

ضرم کی بات پر ہمدانی صاحب نے اسے گھورا۔۔

ٹھیک ہی ہیں۔۔۔ انکی گھوری پر دھیرے سے کہتے مٹھائی کا ٹوکرا اٹھا کر شرافت سے لاؤنج سے نکل گیا۔۔۔۔۔

آہستہ آہستہ گھر کے سب افراد لاؤنج میں آگئے تھے۔۔۔۔۔ جب دادی نے ہمدانی صاحب کو مخاطب کیا۔۔۔۔۔

ایسے کرو پیٹا تم لوگ چلے جاؤ میری طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی۔۔۔۔۔ انشاء اللہ ایک بار رشتہ پکا ہو جائے تو آنا جانا لگا ہی رہے گا۔۔۔۔۔

آپ نے پہلے کیوں نہیں بتایا۔۔۔۔۔ غمسان ہمارے فیملی ڈاکٹر کو کال کرو۔۔۔۔۔ ارے نہیں ایسی بھی کوئی طبیعت اتنی خراب نہیں بس آرام کرنا چاہتی ہوں۔

کل مہندی میں ایک ہی جگہ بیٹھے رہنے سے کمر میں درد ہو گیا ہے۔۔۔۔۔ دادی میں نے تو کہا تھا آپ تھوڑا ڈانس کر لیں پر آپ شرما اتنا رہی تھیں۔۔۔۔۔ عصام یکدم بولا۔۔۔۔۔

اسکی بات سنتے ہی سب مسکرانے لگے۔۔۔۔۔ دادی نے گھورا۔۔۔۔۔

چلیں پھر ہم چلتے ہیں ہمدانی صاحب صوفے سے اٹھ کھڑے ہوئے۔۔۔۔۔

پاپا میں دادی کے ساتھ روک جاؤں؟ سیمبل کی بات سنتے ہی لاؤنج میں کچھ سیکنڈ کے لئے خاموشی چھائی۔۔۔۔۔

دادی کا راویہ سیمبل کے ساتھ کیسا تھا سب جانتے تھے۔۔۔۔۔ دادی نے ناگواری

سے اسے دیکھا یکدم ذہن میں خیال آیا پوتے کا رشتہ ہونے جا رہا ہے

اچھا ہے اچھا ہے منحوس لڑکی کی منحوسیت نہیں پڑے گی۔۔۔۔۔

اسے پہلے رضیہ بیگم یا پھر کوئی اور اسے منا کرتا دادی کی آواز پر سب کو جھٹکا لگا۔۔۔ جو کہ رہی تھیں ہاں روک جاؤ

جہان اور غمسان لڑکے ہیں کب تک بیٹھ جائیں گے میرے پاس۔۔۔  
سیمل تو دادی کی بات سنتے ہی خوش ہو گئی زندگی میں پہلی بار دادی نے خود سے اسے اپنے پاس رہنے کے لئے کہا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے دادی میں آپ کے پاس روک جاتی ہوں۔۔۔ آپ بڑے جائیں اور خوش خبری لے کر آئیں۔۔۔

کسی کے کچھ بھی بولنے سے پہلے سیمل کہ کر ایمان کو میسج کرنے لگی۔۔۔

سیمل کی خوشی دیکھ کر کوئی کچھ نہیں کہ سکا۔۔۔  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
سب کے جاتے ہی دادی اپنے روم میں چلی گئیں۔۔۔ جب کے تینوں لاؤنج میں ہی بیٹھے تھے۔۔۔

آدھے گھنٹے بعد یکدم جہان صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔

کیا ہوا؟ وہ بھائی دوست کا میسج آیا ہے بلا رہا ہے۔۔۔

اچھا سہی ہے جلدی آجانا۔۔۔

جی جلدی آجاؤں گا۔۔۔ جہان کہ کر اوپر اپنے روم میں تیار ہونے کی گرز سے چلا گیا۔۔۔

سیمل ساتھ بیٹھی اپنی کسی کلاس فیلو سے بات کر رہی تھی۔۔۔ غمسان ایک

نظر اسے دیکھ کے دوبارہ خبریں دیکھنے لگا۔۔۔



شام کے وقت دادی قملولہ کر کے اٹھتیں روم سے باہر نکلیں۔۔۔۔۔ لاؤنج میں اس وقت کوئی نہیں تھا۔۔۔۔

دادی سیڑیاں چڑھتی غنسان کے روم میں جانے لگیں۔۔۔ جب سیمل جہان کے روم سے باہر نظر آئی۔۔۔ سیمل کو دیکھتے ہی ماتھے پر بل آئے۔۔۔ دادی سیڑیوں کے پاس ہی روک گئیں۔۔۔۔

سیمل کی نظر جیسے ہی ان پر پڑی وہ مسکراتی ہوئی قریب گئی۔۔۔۔ ارے دادی آپ اٹھ گئیں کچھ چاہیے تھا تو مجھے بتا دیتیں اوپر کیوں آ گئیں آپ کی طبیعت بھی۔۔۔۔۔

اے لڑکی بس زیادہ میری ماں نہ بنو۔۔۔ میرا گھر ہے کہیں بھی آؤں جاؤں۔۔۔۔۔ دادی نے تڑاک کر جواب دیا۔۔۔۔

سیمل کے دل کو دھجکا لگا۔۔۔ وہ تو سمجھ رہی تھی شاید دادی کے دل میں اسکے لئے تھوڑی نرمی آگئی ہے۔

دادی آپ ایسے کیوں کہ رہی ہیں۔۔۔ میں آپ کی پوتی ہوں آپ کا یہ راویہ مجھے سمجھ نہیں آتا۔۔۔۔

سیمل کی آواز میں یکدم روندھ گئی۔۔۔۔

تم میری پوتی نہیں صرف اپنے باپ کی بیٹی ہو سبھی یا اچھے سے سمجھاؤں

دادی نے دل کی آگ نکالنا شروع کی۔  
یہ کیسی باتیں کر رہی ہیں میں آپ کی بھی کچھ لگتی ہوں۔۔۔۔  
نہیں لگتی نہ میری نہ ہی میرے پوتوں کی اور نہ ہی رضیہ۔ بیگم کی۔۔۔۔ سیمل  
یکدم ساکت ہوئی یہ کیا کہ رہی تھیں دادی۔۔۔  
آپ یہ کیا الٹا سیدھا بول رہی ہیں۔۔۔۔ سیمل کی آواز میں لرزش آگئی۔  
جو سچ ہے۔۔۔۔ تم کیا سمجھتی ہو رضیہ بیگم تمہاری ماں ہے یا میرے پوتے  
تمہارے بھائی۔۔۔۔  
دادی بس کیجئے اگر آپ مجھے پسند نہیں کرتیں تو مت کریں پر ایسے مت  
کہیں۔۔۔۔  
کچھ غلط نہیں کہ رہی ہوں۔۔۔۔ رضیہ بیگم نہ تمہاری سگی ماں ہے نہ ہی تمہارا  
کوئی بھائی ہے۔۔۔۔  
میرے بیٹے نے تمہاری اس منحوس ماں سے شادی کی اور پیدا کرتے ہی مر  
گئی۔۔۔۔  
احسان مانو اس عورت کا جس نے اپنی سوکن کی بیٹی کو سینے سے لگائے رکھا  
بلکہ اپنے بیٹوں کو بھی یہی تربیت دی۔۔۔۔  
دادی نیچی آواز میں زہر اگل رہی تھیں جب کے سیمل کے ہاتھ پیر سن  
ہو گئے۔۔۔۔  
نن۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔ دادی۔۔۔۔ مم۔۔۔۔ میری امی ہیں۔۔۔۔ مم میرے بھائی

ہیں۔۔۔ آ۔۔۔ آپ مذاق کر رہی ہیں۔ آپ غصہ ہیں نہ مجھ سے۔۔۔  
 سیمل ہچکیوں کے درمیان کہتی دادی کو ڈرا گئی۔۔۔  
 م میں آپ کو اپنا چہرہ نہیں دکھاؤں گی بس آپ کک کہ دیں سب  
 جھوٹ ہے۔۔۔

سیمل کہتے ہوئے سیڑیوں کے قریب پوہنچی۔۔۔ دادی نے دیکھا وہ بری طرح  
 روتے ہوئے کانپ رہی تھی۔۔۔  
 میں کوئی جھوٹ نہیں کہ رہی جاؤ پوچھ لو غمسان سے۔۔۔ بے حسی سے کہتیں  
 وہ اسے دیکھنے لگیں۔

جو سنتے ہی نفی میں سر ہلاتی پیچھے ہوتی ب بھائی بولی  
 اور دیکھتے ہی دیکھتے گرتی چلی گئی۔۔۔ دادی کا ہاتھ ہوا میں ہی رہ گیا جو اسکے  
 ہاتھ کو تھامنے کے لیے خود بہ خود اٹھ گیا تھا۔۔۔



دادی ساکت کھڑی نیچے گری سیمل کو دیکھے گئیں جس کا خون بہ کر قالین  
 میں جذب ہو رہا تھا

انہیں احساس ہوا وہ کیا کر چکی ہیں اپنی نفرت میں ایک معصوم کی زندگی کو  
 اذیت میں مبتلا کر چکی تھیں وہ۔۔۔

سیمل اتنا خون نکلنے کے بعد بھی آنکھیں کھولنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔  
 بھائی۔۔۔ سیمل کے ہونٹ دھیرے سے ہلے

غسان جو سیمل کے کہنے پر اسکے لئے خود آئیں کریم اور چاکلیٹ لینے گیا تھا  
اندر آتے لاونج کا ہولناک منظر دیکھ کر لرز گیا ہاتھوں سے شوپر چھوٹ کر  
زمین پر گر گئے۔۔۔۔۔

سیمل کا خون قالین میں جذب ہو رہا تھا جب کے سیڑیوں پر ہلکا ہلکا خون لگا  
ہوا تھا۔۔۔۔۔

غسان پاگلوں کی طرح تڑپ کر اسکے قریب کرنے کے انداز میں بیٹھا کانپتے  
ہاتھوں سے اسکا سر اٹھا کر اپنی گود میں رکھا۔۔۔  
غسان کے دونوں ہاتھ خون سے بھر گئے۔۔۔۔۔

سیمل۔۔۔ سیمل دد دیکھو بھائی آئیں کریم لائے اٹھو گڑیا۔۔۔  
سیمل آنکھیں کھولو تہمت تمہیں کچھ نہیں ہوگا۔۔۔

جہان عصام کوئی ہے غسان چیخ رہا تھا۔۔۔ یکدم اسکی نظر اوپر کھڑی دادی پر  
پڑی۔

غسان کے دیکھتے ہی سینے پر ہاتھ رکھتے ہی نیچے آئیں۔۔۔  
غسان بیٹا کیسے گر گئی بچی اٹھاؤ اسے کتنا خون بہ رہا ہے۔۔۔  
دادی گھبراتی ہوئی بول رہی تھی۔۔۔ غسان ہونٹ۔۔۔ بھیجے بے سودھ پڑی سیمل  
کو دیکھنے لگا۔۔۔

جہان!!! غسان یکدم دھاڑا۔۔۔۔۔

غسان کی آواز پر جہان اپنے روم سے حواس باختہ نیچے آیا۔۔۔ سیمل کو خون

میں لت پت بیہوش پڑے دیکھتے ہی لڑکھڑا کر گرتا پڑتا نیچے آیا۔۔۔۔  
سیمل بب بھائی ہٹیں وہ بیہوش ہے۔۔۔۔ جہان نے کندھے سے پکڑ کر غنسان  
کو پیچھے کیا

جو اسے اٹھانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔ نن نہیں تم جاؤ گاڑی سٹارٹ کرو  
مم میں اٹھاتا ہوں مجھ سے گاڑی نہیں چلائی جائے گی۔۔۔

غنسان روتا ہوا کانپتے ہاتھوں سے اٹھا کر باہر کی جانب بھاگا۔۔۔



ڈرائنگ روم میں سب ایک دوسرے کو رشتہ تہ ہونے پر مبارکباد دے رہے  
تھے جب عصام کا موبائل بجا۔۔۔

جہان کالنگ دیکھتے ہی وہ مسکراتا ہوا ڈرائنگ روم سے باہر نکلا۔۔۔۔

ایک منٹ ہی ہوا ہوگا جب عصام دوڑتا ہوا واپس آیا گھبراتا سا آنکھیں ضبط  
سے سرخ تھی۔۔۔

پاپا۔۔۔۔ جہان کی کال آئی ہے سیمل سیڑیوں سے گر گئی ہے بھائی بھی ہسپتال  
میں ہیں چلیں جلدی پتہ نہیں کیا ہوا ہوگا جہان رو رہا تھا۔۔۔۔

عصام کی آواز ضبط سے بھاری ہوگئی تھی۔۔۔۔ ہمدانی صاحب جلدی سے  
ہوسپتال جانے کے لئے نکلے۔۔۔



ہسپتال پہنچتے ہی سیمل کو ایمر جینسی میں لے جایا گیا۔۔۔۔

غنسان نڈھال سا بیچ پر گرنے کے سے انداز میں بیٹھا۔۔۔

جہان نے ہمدانی صاحب کو کال کر کے بتایا واپس موبائل پینٹ کی جیب میں  
ڈالا پھر مڑ کر اپنے بڑے بھائی کو دیکھا

جو بچوں کی طرح دونوں ہاتھوں کی مٹھی بنائے ماتھے پر ٹکائے رو رہے  
تھے۔۔۔۔۔ جہان نے پہلی بار غسان کو روتے ہوئے دیکھا تھا۔۔۔۔۔

جہان قدم قدم چلتا بیٹنج پر ساتھ بیٹھا۔۔۔۔۔

غسان بھائی ٹھیک ہو جائے گی وہ۔۔۔۔۔

اگر اسے کچھ ہو گیا۔۔۔۔۔ جہان تہہ تم نے۔ دیکھا کیسے خون پانی کی طرح بہ رہا تھا  
پتہ نہیں کب سے گری ہوئی تھی۔۔۔۔۔

غسان روندھی ہوئی آواز میں کہہ رہا تھا جہان اپنے بھائی کے گلے لگ کر تسلی  
دینے لگا۔۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں ہمدانی صاحب کے ساتھ سب آتے نظر آئے۔۔۔۔۔

کیسی ہے میری بچی کہاں ہے غسان کیسے گر گئی بتاؤ نہ۔۔۔۔۔ رضیہ بیگم روتے  
ہوئے پوچھنے لگیں۔۔۔۔۔

جس کی خود کی حالت ٹھیک نہیں تھی۔۔۔۔۔ کچھ بھی کہے بغیر وہ اپنے ہاتھوں کو  
دیکھنے لگا جہاں سیمل کے خون سے ہاتھ سرخ تھے۔۔۔۔۔

عصام جہان کے گلے لگا ہونٹ بھیجے آنسو بہا رہا تھا جب کے ضرر بیٹنج پر  
ایمان کے پاس بیٹھا۔۔۔۔۔ بچوں کی طرح بار بار آنکھیں مسل رہا تھا۔۔۔۔۔

ایمان کو سیمل پر آج پھر رشک آیا وہ خوش نصیب تھی کے ماں باپ کے



تھی۔۔۔ سر پر پٹی

زرد چہرہ آنکھوں کے نیچے ہلکے پڑے ہوئے تھے۔۔۔ سیمل کو یوں دیکھ کر اس نے کرب سے آنکھیں بند کر کے کھولیں

غسان قدم قدم چلتا بیڈ کے قریب آیا۔۔۔ اسکے سر پر ہاتھ رکھتے ہی سیمل نے آہستہ سے اپنی آنکھیں کھول کر اسے دیکھا۔۔۔

بھائی۔۔۔ سیمل کی آواز بہت ہلکی تھی غسان نے جھک کر ماتھا چوما۔۔۔

بھائی دادی۔۔۔ شش۔۔۔ ابھی کچھ مت سوچو تم ٹھیک ہو جاؤ پہلے۔۔۔

غسان اسکا ہاتھ پکڑ کر وہیں بیٹھ کر اسے دیکھنے لگا۔۔۔ پر ذہن کہیں اور ہی

تھا۔۔۔ تھوڑی دیر میں دروازہ کھول کر سب اندر آئے۔۔۔ غسان گہری سانس لیتا اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

سیمل میری بچی۔۔۔ رضیہ بیگم روتی ہوئی مل رہی تھیں۔۔۔ رضیہ کیا کر رہی

ہو بچی کو پریشان کر رہی ہو۔۔۔

ہمدانی صاحب نے ٹوکا۔۔۔

سیمل نے سب کو دیکھا پر دادی اسے کہیں نظر نہیں آئیں۔۔۔

دادی گھر پر ہی ہیں۔۔۔ جہان سپاٹ لہجے میں اسے دیکھ کر بولا۔۔۔

کچھ ہی دیر میں ایمان اور اسکی امی حمنہ آپنی کے ساتھ اندر آئیں۔۔۔

کسی ہو اب۔۔۔ افراہ بیگم نے مسکرا کر پوچھا۔۔۔

ٹھیک ہوں سر میں درد ہو رہا ہے۔۔۔۔۔ سیمل نقاہت سے بولی۔۔۔  
 آرام کرو انشاء اللہ جلدی۔ ٹھیک ہو جاؤ گی۔۔۔۔۔ اپنے بھائی اور دوست کی شادی کی  
 تیاریاں بھی تو تم نے ہی کرنی ہے اکلوتی نند ہو۔۔۔۔۔  
 افراہ بیگم شرارت سے کہنے لگی۔۔۔۔۔ سب ہنس دے سیمل نے اپنے بھائی کو پھر  
 ایمان کو دیکھا دونوں ساتھ کھڑے واقعی بہت اچھے لگ رہے تھے۔۔۔۔۔  
 سیمل کی نظر حمنہ آپی۔ پر پڑی تو یکدم ارہان یاد آیا۔۔۔۔۔ انھیں تو پتہ ہی نہیں  
 ہوگا میرا۔۔۔۔۔ سیمل سوچتی ہوئی اداس ہو گئی۔۔۔۔۔



غسان ایمان کی فیملی کو پارکنگ تک چھوڑنے آیا۔۔۔۔۔  
 ایمان غسان کو کن اکھیوں سے دیکھے لگی۔۔۔۔۔  
 جس کے کپڑوں پر خون لگا ہوا تھا۔۔۔۔۔ آنکھیں میں ابھی تک لالی تھی۔ ایمان  
 نے پہلے اپنی امی اور بہن کو دیکھا جو باتیں کرتے ہوئے جا رہی تھیں  
 ایمان نے دھیرے سے غسان کا ہاتھ تھاما۔۔۔۔۔ غسان نے چونک کر اپنے  
 ہاتھ کو پھر اسے دیکھا جو سر جھکائے اسکے ساتھ چل رہی تھی۔۔۔۔۔  
 اسنے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ پکڑ مضبوط کر دی۔۔۔۔۔  
 غسان آپ پریشان مت ہوں سیمل ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔۔۔ ایمان یکدم  
 بولی۔۔۔۔۔

غسان نے دوبارہ اسے دیکھا جو آج بہت اپنی اپنی سی لگ رہی تھی

۔۔۔ اوکے میڈم ویسے ایک بات کہوں  
 جی کہیں۔۔۔۔۔ مبارک ہو ہونے والی مسسز غسان۔۔۔ غسان ہلکا سا جھک  
 کر سرگوشی میں کہ کر مسکرا کر اسے دیکھنے لگا۔۔۔  
 جو شرما کر خیر مبارک کہ کر سر جھکا گئی۔۔۔  
 ✨ ✨ ✨ ✨ ✨ ✨ ✨ ✨ ✨ ✨ ✨ ✨ ✨ ✨ ✨ ✨  
 ات تک سیمل کو ہسپتال سے گھر لے آئے تھے۔۔۔۔۔ غسان نے سیمل کے گرد اپنے بازو  
 کا حصار کیے لاؤنج میں آیا۔۔۔۔۔

دادی لاؤنج میں صوفے پر ہی بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔۔ سیمل کو دیکھتے ہی اٹھ کھڑی ہوئیں۔۔۔۔۔  
 سیمل غسان کے ساتھ آہستہ آہستہ چلتی صوفے کے قریب آئی۔۔۔۔۔ بیٹھو سیمل۔۔۔۔۔  
 ایک منٹ بھائی۔۔۔۔۔ سیمل نے غسان کو روکا۔۔۔۔۔  
 پھر دادی کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھیں۔۔۔۔۔ ہمت نہیں ہو رہی تھی کے حال ہی پوچھ  
 لیں۔۔۔۔۔

ہمت ہوتی بھی کیسے جب سب انکی وجہ سے ہی ہوا تھا۔۔۔۔۔  
 سیمل آہستہ سے چلتی دادی کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔  
 دادی آپ نے جو کہا وہ جھوٹ تھا نہ؟ آپ مجھے پسند  
 نہیں کرتیں تبھی سب کہانہ۔۔۔۔۔ سیمل کی بات سنتے ہی لاؤنج میں کھڑے نفوس ساکت  
 ہو گئے۔۔۔۔۔

ہمدانی صاحب نے اپنی ماں کی جانب دیکھا۔۔ ایسا کیا ہوا تھا انکے پیچھے۔۔۔ ہمدانی صاحب سوچ کر رہ گئے

سیمل اتنا کچھ ہونے کے باوجود آنکھوں میں امید لئے انکے سامنے کھڑی وہی پوچھ رہی تھی۔۔۔

دادی کو سمجھ نہیں آیا کیا کہیں۔۔۔۔ سیمل کچھ ہی گھنٹوں میں کتنی کمزور لگ رہی تھی۔۔۔ سیمل نے گردن موڑ کر اپنے باپ کی جانب دیکھا پھر چلتی ہوئی انکے سامنے جا کھڑی ہوئی۔۔۔ پاپا۔۔۔ دادی نے کہا میں اپنی امی کی بیٹی نہیں ہوں۔۔۔ سیمل کی آواز میں لرزش آئی۔۔۔

ہمدانی صاحب نے ہونٹ بھینچ کر اپنی ماں کی جانب دیکھا۔۔۔۔ جب کے رضیہ بیگم نے بے یقینی سے اپنی ساس کو دیکھ کر منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔۔۔

غسان جہان سب خاموش کھڑے تھے

سیمل یہ کیسی باتیں کر رہی ہو۔۔۔۔۔ جاؤ غسان چھوٹی بہن کو روم میں لے کر جاؤ ڈاکٹر نے آرام کرنے کو کہا ہے۔۔۔۔

ہمدانی صاحب خود پر ضبط کرتے ہوئے بولے۔۔۔۔

غسان نے آگے بڑھ کر اسے کندھوں سے تھامتا تو سیمل پلٹ کر اپنے بھائی کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

نہیں بھائی مجھے حق ہے مجھے سب جاننا ہے میں میں سوتیلی ہوں میں میں منحوس ہوں مم میری ماں نہیں ہے

بھائی۔۔۔ مجھے سچ بتائیں پلیز دادی نے جو کہا وہ سچ نہیں ہے۔۔۔ نہیں ہے نہ۔۔۔ آپ  
 میرے بھائی ہیں نہ سیمل سسک پڑی۔۔ کب سے وہ ضبط کیے ہوئے تھی۔۔۔  
 غصسان نے آگے بڑھ کر اسے کندھے سے پکڑا۔۔۔  
 ششش۔۔۔ بس سیمل ایسے مت روور نہ میں ناراض ہو جاؤں گا۔۔۔  
 نن۔۔ نہیں میں رو نہیں رہی یہ پتہ نہیں آنسوں خود نکلے جا رہے ہیں۔۔۔ آپ ناراض  
 مت ہوں۔۔۔ سیمل نے جھٹ ہاتھ سے دونوں گال رگڑے  
 پر آنسوں تھے جو روکنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔۔۔ سیمل کے لئے یہ سچ بہت اذیت  
 ناک تھا۔۔۔  
 سب اسے دیکھ کر رونے لگے۔۔۔ دادی کی آنکھوں میں بھی آنسوں آگئے۔۔۔ پر اب ان  
 کے پاس پچھتاوے کے سوا کچھ نہیں تھا۔۔  
 رضیہ بیگم نے آگے بڑھ کر سیمل کو اپنے گلے لگایا۔۔۔  
 جب ہمدانی صاحب تھکے تھکے قدم اٹھاتے اپنی ماں کے پاس آئے۔۔۔  
 ماں جی جو ہوا اچھا نہیں ہو امیری بچی کو توڑ دیا آپ نے۔۔۔ ایسی بھی کیا نفرت تھی۔۔۔ میری  
 بچی اتنی سی لا کر آپ کو دی  
 بچپن سے آپ کے سامنے ہی رہی پھر بھی ہمیشہ یہی سنتا آ رہا ہوں لڑکی کی تربیت اچھی نہیں  
 کی۔۔۔

میرے بیٹے بھی اسی عورت کے ہاتھوں پلے ہیں پھر آپ کو انکی تربیت میں کمی کیوں نہیں دیکھی۔۔۔۔۔ ہمدانی صاحب سر جھکائے بول رہے تھے ضبط سے آواز بھاری ہوتی جا رہی تھی

---

غسسان نے آگے بڑھ کر اپنے باپ کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔۔

پاپا پلیز۔۔۔۔۔ عصام پاپا کو روم میں لے جاؤ۔۔۔۔۔

نہیں غسسان مجھے آج جاننا ہے جو اس دنیا میں نہیں ہے اسکی اولاد سے اس قدر نفرت۔۔۔۔۔

وہ میری بھی اولاد ہے اسکی رگوں میں وہی خون ہے جو آپ میں اور مجھ میں ہے۔۔۔۔۔ ہمدانی

صاحب کہہ کر انھیں دیکھنے لگے

جو آنسو بہاتیں سیمل کی طرح بڑھ رہی تھیں۔۔۔۔۔

سیمل کو خون میں بے سدھ دیکھ کر بڑی شدت سے انہیں اپنی اس سنگین غلطی کا احساس ہوا

تھا۔۔۔۔۔

اپنے ہی بیٹے کی اولاد تھی وہ اور اسے تکلیف پوہنچا رہی تھیں۔۔۔۔۔

مجھے معاف کر دو بیٹا۔۔۔۔۔ سب حیرت سے دادی کو دیکھنے لگے جو سیمل کے سامنے ہاتھ جوڑ رہی۔۔۔۔۔

تھیں۔۔۔۔۔ سیمل نے جلدی سے انکے ہاتھوں کو پکڑ کر چوما۔۔۔۔۔

نہیں دادی ایسے مت کریں۔۔۔۔۔ مجھے نہیں جاننا کچھ نہیں جاننا۔۔۔۔۔ یہ یہ میری امی

ہے۔۔۔۔۔ سیمل روتے ہوئے دوبارہ رضیہ بیگم کے گلے لگ گئی۔۔۔۔۔

اور میں دادی۔۔۔۔ دادی کی آواز سنتے ہی سیمبل رضیہ بیگم سے الگ ہو کر انکے گلے لگ گئی۔۔۔۔

ہمدانی صاحب نے مسکرا کر اپنی ماں کو دیکھ کر اپنی آنکھیں رگڑیں۔۔۔



اہم کیا بات ہے یہ منہ کیوں ٹیڑھے میڑھے بنا رہی ہو۔۔۔

ضرم روم میں آتے ہوئے بولا۔۔۔۔ پاپا نے کہا ہے تم شادی میں

نہیں جاسکتی۔۔۔۔ اب میں کیسے ملوں گی۔۔۔۔ سیمبل آخری بات آہستہ سے بولی۔۔۔

ضرم ہنستا ہوا قریب آ کر بیڈ پر لیٹا۔۔۔۔

اس میں کوئی ہنسنے والی بات نہیں ہے مجھے بھی جانا ہے پلیز ضرم تم ہی سمجھاؤ نہ۔۔۔

کیوں سمجھاؤں میں اور یہ جو اتنا موٹا ہاتھ میں پلاسٹر ہے اس میں جاؤ گی؟۔۔۔

سکون سے بیٹھو گھر میں ویسے بھی شادی کے بعد تاریخ تہ ہونی ہے اس لئے بھائی اور ایمان

بھابھی کی شادی میں چلی جانا۔۔۔۔

ضرم رعب جما کر بولا۔۔۔۔ سیمبل نے پاس پڑا تکیہ اٹھا کر اسے دے مارا۔۔۔۔

مجھے پتہ ہے زیادہ فری مت ہو ہنہ۔۔۔۔ اور جانا کیا ہاں میرے بھائی کی شادی ہے۔۔۔۔ سیمبل

تپ کر بولی

چھپکلی کہیں کی ایک سال بڑا ہوں تم سے اب تو بد تمیزی کرنا بند کر دو۔۔۔۔

ضرم مصنوعی غصے سے آنکھیں دکھا کر بولا۔۔۔

سیمل جو دوسرا تکیہ اٹھا چکی تھی ضرم کی بات پر واپس رکھتی سر جھکا کر بیٹھ گئی۔۔۔ سوری

ضرم۔۔۔۔ سیمل سر جھکائے ہی منمنائی

ضرم سیدھا ہو کر بیٹھا۔۔۔۔۔ اوے چھپکلی ادھر دیکھو۔۔۔۔۔ ضرم ہاتھ پکڑ کر کہنے

لگا۔۔۔۔۔ سیمل نے سراٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔

بہت بری لگ رہی ہو یوں ٹسوے بہا کر جڑوانہ سہی پر بہن تو میری ہی ہو سمجھی۔۔۔۔۔ ضرم

نے اسکی ناک دبا کر کہا۔۔۔۔۔

سیمل اسکی بات پر مسکرا دی۔۔۔۔۔

اچھایہ لو پکڑو مار لو لیکن چہرے پر نہیں ورنہ تمہارے ہینڈ سم بھائی کو کوئی لڑکی لفٹ نہیں

کڑوے گی۔۔۔

ضرم شوخ لہجے میں کہتا تکیہ اٹھا کر اسکے سر پر ہلکے سے مار کر ہنسنے لگا۔۔۔۔۔

سیمل پہلے گھورتی رہی پھر خود بھی ہنس دی۔۔۔



مایوں میں صرف رضیہ بیگم اور دادی گئی تھیں عصام کے ساتھ

سیمل یار بھائی کو دیکھو لگ رہا ہے ابھی رو دیں گے بیچارے۔۔۔۔۔

سیمل کے روم میں غنسان جہان اور ضرم بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔۔۔ جہان مووی لگا

رہا۔ تھا سامنے ہی باول میں پاپکارن اور ساتھ کوک کے کین پڑے  
تھے۔۔۔۔

ضرم کی بات پر سیمیل اور جہان دونوں اسکی جانب متوجہ ہوئے۔۔۔  
جب کے غمسان موبائل کی سکرین کو گھور رہا تھا۔  
جہاں ایمان کا ابھی تک رپلائے نہیں آیا تھا۔۔۔  
کیوں کیا ہوا سیمیل نا سمجھی سے پوچھنے لگی۔۔۔

ارے یار ایمان بھابھی سے ملاقات نہیں ہو سکی نہ ضرم آنکھیں گھوماتے ہوئے  
بولے۔۔۔

ہا ہا یہ تو ہے۔۔۔۔ جہان قہقہہ لگا کر بولا۔۔۔۔  
جی نہیں اب ایسی بھی کوئی بات نہیں ہے اور جانا کونسا مشکل ہے بھائی کبھی  
بھی جا سکتے ہیں۔۔۔۔ ہیں نہ بھائی۔۔۔ سیمیل نے ہمیشہ کی طرح غمسان کی سائیڈ  
لی۔۔۔۔

ضرم صرف گھور کر رہ گیا۔۔۔۔ سدھر جاؤ تم ورنہ سچ میں چھپکلی کی طرح دیوار  
پر چپکا دوں گا۔۔۔۔

کیا !!! بھائی سن رہے ہیں۔۔۔۔ بہت بول رہے ہو میرے سامنے میری بہن کو  
دھمکیاں دے رہے ہو بھول گئے وہ ڈبکیاں یا پھر سے یاد دلاؤں۔۔۔ غمسان

گھورتے ہوئے بولا۔۔۔۔

ضرم اپنے ساتھ ہوا ظلم یاد کر کے جھر جھری لیکر خاموشی سے ایل سی ڈی کی  
جانب رخ کر کے بیٹھ گیا۔۔۔

سیمل کو ہنسی آنے لگی۔۔۔ ڈرپوک۔۔۔ آہستہ سے کہ کر وہ بھی مووی کی  
جانب متوجہ ہوئی جو شروع ہو رہی تھی۔۔۔



حمنہ بھا بھی۔۔۔۔۔ کیا ہوا ارہان  
وہ ایمان کے سسرال والے نہیں آئے۔۔۔۔۔ ارہان نظر دوڑاتا پوچھنے لگا۔۔۔ جو  
اسکی بات پر مسکرانے لگیں۔۔۔

اہم آئے ہیں غمسان کی والدہ دادی اور بھائی لیکن صرف ایمان کی دوست  
نہیں آئی۔۔۔۔

کیوں۔۔۔۔ نہیں مطلب اچھا۔۔۔۔۔ ٹھیک ہے ارہان کہتے ہی تیزی سے اپنے  
بھائی کی طرف بڑھا ورنہ پھنس جاتا۔۔۔۔۔

جب کے حمنہ بھا بھی کھلکھلا کر ہنس کر کچھ سوچتی اپنی ساس کی جانب بڑھ  
گئیں۔۔۔۔۔



ایمان کپڑے چنچ کر کے واش روم سے نکلی جب اسکا موبائل بجا۔۔  
آگے بڑھ کر سائیڈ ٹیبل سے موبائل اٹھا کر دیکھا سکریں پر غسان کالنگ جگمگا  
رہا تھا۔۔۔۔ مسکرا کر یس کرتی کان سے لگایا۔۔

اسلام علیکم۔۔۔ ایمان مسکرا کر بولتی بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔  
وعلیکم اسلام۔۔۔ کیا کر رہی ہو۔۔۔ غسان بیڈ پر لیٹا مسکرا کر پوچھ رہا  
تھا۔۔۔

ایمان نے اسکے پوچھے پر ٹائم دیکھا پھر بولی۔۔۔ اتنی رات کو میں سوتی ہوں  
ارے واہ کیا اتفاق ہے میں بھی سوتا ہوں۔۔۔ غسان چڑ کر بولا پر دوسری  
طرف ایمان ہنس دی۔۔۔

اچھا۔۔۔ پھر گڈ نائٹ۔۔۔ بھاگ لو جتنا بھاگنا ہے۔۔۔ بہت جلد آنا تو  
میرے پاس ہی ہے پھر بتاؤنگا۔۔۔

دیکھا جائے گا۔۔۔ ایمان اترا کے بولی۔۔۔۔۔  
چلو ٹھیک ہے۔۔۔ گڈ نائٹ



تمہے کیا ہوا؟۔۔۔ ہمدانی صاحب نے تی وی سے نظر ہٹا کر انھیں دیکھ کر پوچھا  
جو عرصے میں بیڈ پر آکر بیٹھ گئی تھیں۔

ہونا کیا ہے... کب سے زد لگائے بیٹھی ہے سیمل کے مجھے بھی ساتھ چلنا ہے  
روکا بھی ہے پر نہیں لہنگا پہنے کھڑی ہے۔۔۔۔

اتنی مشکل سے تو قمیض پہنی ہے۔۔۔ رضیہ بیگم عرصے میں اپنے شوہر کو بتانے  
لگیں جو اسنتے ہی مسکرا دئے۔۔۔

کوئی بات نہیں بچی ہے جانے دو پلاسٹر ہی ہے۔۔۔ نہیں جی صرف پلاسٹر نہیں  
سر پر بھی زخم ہے پی اتار کر روئی پر سنی پلاسٹ لگا لیا خود ڈاکٹر بن گئی  
ہے۔۔۔۔

آپ جا کر روکیں اسے۔۔۔ زخم ابھی ٹھیک نہیں ہوا ہے پر نہیں چین کہاں  
ہے اس لڑکی کو۔۔۔ شام کو ہی سر پکڑے بیٹھی تھی کے درد ہو رہا ہے  
اوفو امی کیا ہو گیا ہے۔۔۔ ہم ہیں نہ ویسے بھی جنگ پر تھوڑی جا رہی ہے  
۔۔۔۔ غنسان دروازے کے پاس کھڑا کہتے ہی اندر آیا۔۔۔

تم تو بات ہی مت کرو۔۔۔ تمہاری شہ پر پھلی ہے ورنہ مجال تھی جو تیار  
ہوتی۔۔۔

اگر بعد میں میرے سامنے سر درد کا کہا تو اچھا نہیں ہوگا سمجھانا اپنی بہن کو  
خود۔۔۔

رضیہ بیگم غنسان کو دیکھ کر شروع ہو چکی تھیں۔۔۔

غسان نے مدد طلب نظروں سے اپنے باپ کو دیکھا جو اسے جانے کا اشارہ کر رہے تھے۔۔۔۔

ام۔۔۔ ایک منٹ امی کال آرہی ہے۔۔۔ غسان موبائل کان سے لگا کر باہر نکلتا چلا گیا۔۔۔۔

رضیہ بیگم بڑبڑاتی ہوئیں اپنے کپڑے لے کر واش روم کی طرف بڑھ گئیں۔

جب کے ہمدانی صاحب مسکرا کر دوبارہ ٹی وی کی طرف متوجہ ہو چکے تھے



ضرم کیسی لگ رہی ہوں؟

سیمل ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی اپنا جائزہ لے رہی تھی جب ضرم اسکے

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

روم میں آیا۔۔۔۔

ضرم بتاؤ۔۔۔۔

یار ابھی چپ رہو میرا موبائل نہیں مل رہا کہیں بھی۔۔۔۔۔

ضرم کی جھنجھلائی ہوئی آواز پر سیمل نے مڑ کر اسے دیکھا جو تیار ہوا کسی آفیسر

کی طرح موبائل ڈھونڈ رہا تھا۔۔۔

سیمل کافی دیر کھڑی اسکی کاروائی دیکھتی رہی۔۔۔۔ ضرم کو جب موبائل نہیں

ملا تو باہر جانے لگا۔۔۔۔



جہان کے کچھ کہنے سے پہلے ہی رانی بول پڑی تھی۔۔۔

تم سے پوچھا تھا میں نے

جہان قہقہہ لگانے لگانے لگا جب کے عصام نے اسے گھورتے چبا چبا کر

پوچھا۔۔۔

نہیں جی پر آپ اچھے لگ رہے تھے اسلئے کہ دیا جی۔۔۔

رانی نظریں جھکا کر کہتی شرما کر بھاگ گئی

جہان پیٹ پر ہاتھ رکھے دھرا ہو گیا۔۔۔

بہت ہنسی آرہی ہے رک بتاتا ہوں۔۔۔ عصام نے آگے بڑھ کر اسے پکڑ کر

صوفے سے نیچے گرایا پر دوسری طرف کوئی اثر ہی نہیں ہوا۔۔۔

ہاہاہاہ۔۔۔ میں ابھی پاپا کو کہتا ہوں تیسری بہو مل گئی ہاہاہاہ۔۔۔ جہان نیچے ہی

بیٹھ کر ہستے ہوئے بولتا چلا گیا۔۔۔

عصام نے ٹیبل پے رکھا پانی سے بھرا جگ اٹھایا اور سارا اس پر الٹ دیا۔۔۔

جہان سن ہو گیا۔۔۔ ہوش میں تب آیا جب عصام ہنستا ہوا باہر بھاگا۔۔۔

عصام آج قتل ہو جائے مجھ سے۔۔۔ پاپا سے آج ہی بات کرتا ہوں۔۔۔

جہاں پیچھے جانے لگا پر رک کر پیرٹنچ کر اپنے روم کی۔ جانب بڑھ گیا ورنہ

بھائی سے اسی کی شامت آجاتی۔۔۔



کسی طبیعت ہے اب تمہاری۔۔۔۔

ایمان سیمل سے ملتے ہوئے پوچھنے لگی جس کی نظریں پورے بنکیوٹ ہال میں گھوم رہی تھیں لیکن پھر بھی وہ۔۔۔۔ اسے کہیں نظر نہیں آیا۔۔۔۔

ٹھیک ہوں بس سر میں ہلکا ہلکا درد ہوتا ہے ورنہ۔۔۔۔

سنا اماں جی درد ہو رہا ہے پر نہیں سنتی کہاں ہے۔۔

رضیہ بیگم کی آواز پر دونوں نے گردن گھما کر انھیں دیکھا جو سیمل کی آخری بات ہی سن سکی تھیں۔۔۔۔

امی کیا ہو گیا ہے آپ کو میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔

کہاں ٹھیک ہو ہاں چلو میرے ساتھ۔۔۔۔ دادی اور ایمان اپنی مسکراہٹ چھپانے کی ناکام کوشش کر رہے تھے۔۔۔۔

رضیہ بیگم زبردستی ہاتھ پکڑ کر لیکر جا رہی تھیں جو لوگوں کی۔۔۔۔ موجودگی کی وجہ سے ریکٹ نہیں کر پا رہی تھی بس بے بے منہ بنا کر ساتھ چل رہی تھی۔۔۔۔

دادی اور ایمان اسے دیکھ کر کھلکھلا کر ہستی اسٹیج کی جانب جانے لگیں۔۔۔۔



جہاں تم کیوں اتنا چپ ہو۔۔۔۔۔ ارہان اسے دیکھتے ہوئے سوالیہ انداز میں پوچھنے

لگا۔۔۔۔

سب لڑکے ٹیبل کے گرد بیٹھے تھے۔۔۔ ارہان کے پوچھنے پر سب نے جہان کی طرف دیکھا جب کے عصام مسکرانے لگا۔۔۔

کچھ خاص نہیں ابھی میرا موڈ نہیں ہے بات کرنے کو۔۔۔۔ جہان بیزاریت سے 11 کہتا موبائل نکل کر بیٹھ گیا

ارہان بڑے لوگ ہیں موڈی تو ہونگے ہی۔۔۔۔ عصام نے جان کر اسے زچ کرنے کے لئے کہا۔۔۔۔

تم سے بات کی ہے جو ہر کسی کے بیچ میں گھسنے لگ جاتے ہو۔۔۔۔۔  
جہان!! غنسان نے ٹوکا۔۔۔۔ جہان منہ بنا کر رہ گیا اب کیا کہتا سب کے سامنے۔۔۔

غنسان بیٹا ذرا دو منٹ بات سننا۔۔۔۔ رضیہ بیگم کی آواز پر سب نے ایک دم پلٹ کر دیکھا۔۔۔۔

ارہان تو انکے پیچھے کھڑی سیمپل کو دیکھ کر شوک میں چلا گیا۔۔۔۔۔  
ہاتھ میں پلاسٹر ماتھے پر سنی پلاسٹ پیچھے کھڑی بری۔ بری شکلیں بناتی ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

ارہان کو پریشانی کے ساتھ ہنسی بھی آنے لگی۔۔۔۔

غسسان اٹھ کر انکے ساتھ جانے لگا جو باہر کی جانب جا رہی تھی۔۔۔ رضیہ  
 بیگم نے اسکا ہاتھ پکڑا ہوا تھا تبھی ارہان کو دیکھ نہ سکی۔۔۔  
 ارہان کو سمجھ نہی آرہا تھا کیسے پوچھے ابھی وہ یہی سوچ رہا تھا جب اذلان بھائی  
 نے اسکی مشکل آسان کردی۔۔۔

سیڑیوں سے پھسل گئی تھی۔۔۔ اوہ اچھا۔۔۔ اذلان بھائی اتنا پوچھ کر دوسری  
 باتیں کرنے لگ گئے۔۔۔

اسکا مطلب تبھی نہیں آئی تھی لیکن بھابھی یا ایمان کسی نے ذکر کیوں نہیں  
 کیا۔۔۔ ارہان سوچ کر رہ گیا۔۔۔



سیمل غسسان کے ساتھ اندر آکر کونے والی ٹیبل پر بیٹھ گئی جہاں رش کم  
 تھا۔۔۔ سیمل کا منہ پھلا ہوا تھا۔۔۔

ایسے منہ مت بناؤ یار میں ایمان کو بھیجتا ہوں یہاں۔۔۔  
 غسسان کہ کر چلا گیا جب کے سیمل ابھی تک یونہی بیٹھی رہی۔۔۔  
 سیمل نے موبائل نکالا اور گیم کھیلنے لگی۔۔۔ جب کوئی سامنے آکر بیٹھا۔۔۔  
 سیمل نے سرسری سے نگاہ اٹھا کر دیکھا پر دوبارہ نگاہ نہ جھکا سکی۔۔۔ سامنے  
 ہی ارہان بیٹھا اسے گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

سیمل اسکے دیکھنے پر نروس ہونے لگی۔۔۔  
 اسلام علیک۔۔۔ سیمل نے آہستہ سے سلام کیا۔۔۔  
 وعلیکم اسلام۔۔۔ جہان سے ابھی پتہ چلا تم سیڑیوں سے پھسل گئی تھی۔۔۔  
 اف جہان بھائی بھی نہ یہ کہنے کی کیا ضرورت تھی سارا امپریشن خراب کروا  
 دیا۔۔۔

سیمل بڑبڑا کر اسے دیکھنے لگی۔۔۔ جی وہ ذرا سا پاؤں پھسل گیا تھا۔۔۔  
 ہاہاہا۔۔۔ ٹھیک ہے مان لیا۔۔۔۔۔ ویسے میں سوچ رہا تھا اپنے پیرنٹس کو لے  
 ک آؤں۔۔۔  
 کک کیوں؟ نہیں میرا مطلب اچھی بات ہے  
 سیمل سٹیٹا گئی۔۔۔

ارہان اسے دیکھ کر مسکرانے لگا۔۔۔ پھر گلا کھٹکھار کر بولا۔۔۔۔۔  
 خود سمجھدار ہو لڑکا کیوں جاتا ہے اپنے پیرنٹس کو لیکر  
 ارہان کی بات سمجھتے ہوئے سیمل نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔۔۔



کیوں جاتا ہے؟ سیمل انجان بنتی ہوئی پوچھنے لگی کہیں وہ جو سمجھ رہی ہو ایسی  
 کوئی بات نہ ہوئی پھر۔۔۔

ارہان اسے دیکھ کر رہ گیا۔۔۔۔۔ پھر ہلکے سے نفی میں دائیں بائیں سر کو  
 ہلایا۔۔۔۔۔ جیسے اس کی عقل پر افسوس کر رہا ہو۔۔۔۔۔  
 سمجھ نہیں آیا تمہے؟۔۔۔۔۔ ارہان بے چبا کر پوچھا۔۔۔۔۔  
 تھوڑا سا۔۔۔۔۔ سیمل ممنائی۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے پھر ملتے ہیں تمہارے گھر تب سمجھ جاؤ گی۔۔۔۔۔ ارہان کہ کر اٹھ کھڑا  
 ہوا۔۔۔۔۔

ابھی بتانے میں کیا پروہلم ہے۔۔۔۔۔ سیمل چڑھی۔۔۔۔۔  
 تم جب سمجھ ہی نہیں رہی ہو تو کیوں بتاؤں؟  
 اچھا مت بتائیں۔۔۔۔۔ سیمل خفگی سے کہ کر دوسری طرف دیکھنے لگی۔۔۔۔۔ جہاں  
 ایمان اور غمسان ساتھ کھڑے تھے۔۔۔۔۔

ارہان تم یہاں ہو میں کب سے تمہے ہی ڈھونڈ رہی ہوں۔  
 اس سے پہلے ارہان کچھ کہتا۔۔۔۔۔ عابدہ بیگم آتے ہوئے بولیں۔۔۔۔۔  
 دونوں انکی طرف متوجہ ہوئے۔۔۔۔۔ یہیں تھا موم کوئی کام ہے؟۔۔۔۔۔ ہاں  
 ازلان بلا رہے ہے۔۔۔۔۔ عابدہ بیگم کہ کر سیمل کو دیکھنے لگیں۔۔۔۔۔  
 السلام علیکم آنٹی۔۔۔۔۔ انکے دیکھتے ہی سیمل نے جھٹ سلام کیا۔۔۔۔۔  
 وعلیکم اسلام پریٹی گرل یہ کیا ہوا؟

سیڑیوں سے پھسل گئی تھی۔۔۔ تھوڑا سا موم۔۔۔ آخری بات ارہان نے  
 شرارت سے کہی۔۔۔ سیمل نے اسے گھورا۔۔۔  
 جب کے عابدہ بیگم نے ہنستے ہوئے اپنے بیٹے کے کندھے پر چپت لگائی۔۔۔  
 تنگ مت کرو بچی کو چلو جاؤ یہاں سے۔۔۔۔  
 ہابا ہا اچھا جا رہا ہوں آپ تو بچے پر ظلم کرنے لگ گئی۔۔۔  
 ارہان۔ ہنستا ہوا اپنا کندھا سہلا کر ایک نظر اسے دیکھ کر چلا گیا۔۔۔  
 اسکے جاتے ہی عابدہ بیگم مسکراتی ہوئی اسی کے پاس بیٹھ گئیں۔۔۔  
 ایمان اسٹیج پر انعم آپنی کے پاس بیٹھی تھی۔۔۔ جب اسٹیج سے نیچے کھڑے  
 غنسان نے اسکے دیکھنے پر اشارہ کیا۔۔۔۔  
 ایمان انعم کو کچھ کہتی نیچے اتر کر غنسان کے قریب آئی  
 جی کیا بات ہے۔۔۔ چلو میرے ساتھ مجھے۔۔۔  
 بھائی۔۔۔ ایمان بھابھی ادھر دیکھیں۔۔۔ غنسان کچھ اور کہتا اس سے پہلے ہی  
 عصام ضرم کے ساتھ اکر بولتے ہی کیمرہ انکی طرف فوکس کیا۔۔۔  
 دونوں نے ساتھ مڑ کر اسے دیکھا۔۔۔ غنسان کچھ کہے بغیر اس کے ساتھ کھڑا  
 ہو گیا۔۔۔۔۔ دونوں ساتھ کھڑے پرفیکٹ لگ رہے تھے۔۔۔۔

سیمل اپنے بھائی کے ساتھ کھڑی اپنی بیسٹ فرینڈ کو رشک سے دیکھ کر  
مسکراتی اپنے موبائل میں پک لینے لگی۔۔۔

بہت پیار کرتی ہو اپنے بھائی سے عابدہ بیگم جو اس کے ساتھ ہی رضیہ بیگم  
سے ملنے آئیں تھیں۔۔۔

سیمل کی حرکت پر مسکرا کر پوچھنے لگیں۔۔۔

بلکل آئی اور آپ جانتی ہیں۔۔۔ مجھ سے کہیں زیادہ میرے بھائی مجھ سے پیار  
کرتے ہیں۔۔۔

سیمل اپنے بھائیوں کو محبت سے دیکھ کر مسکرا کر گویا ہوئی۔۔۔

آئی میں ابھی آتی ہوں۔۔۔ اوکے۔۔۔ سیمل مسکرا کر کہتی آگے بڑھ گئی۔۔۔



مجھے بھول گئے سب۔۔۔۔ سیمل سب کے پاس پوہنچ کر خفگی سے بولتی منہ بنا  
کر کھڑی ہو گئی۔۔۔۔

ارے چھوٹی چڑیا تمہے کون بھول سکتا ہے۔۔۔۔ چلو عصام ہماری تصویر لو

جہان جو عصام کے قریب ہی کھڑا تھا آگے بڑھ کر سیمل کو حصار میں لیکر

غنسان کے پاس آکر کھڑے ہو گئے۔۔۔۔

ایک منٹ عصام روکو۔۔۔۔ غنسان اسے روکتا ایمان اور سیمل کے بیچ میں کھڑا

ہو کر دونوں کے کندھوں پر بازو کا حصار کر کے مسکرایا۔۔۔ چلو اب لو۔۔۔  
 بھائی بڑے چالاک ہیں سب سمجھ گیا میں۔۔۔ جہان آنکھیں مٹکا کر ایمان کے  
 کندھے پر رکھے غنسان کے ہاتھ کی طرف اشارہ کرنے لگا۔۔۔  
 جہان کی بات پر سب ہنسنے لگے جب کے ایمان کا چہرہ سرخ ہو گیا۔۔  
 زیادہ ہنسنے کی ضرورت نہیں ہے ایمان بھابھی اب ہماری ہیں۔۔ سیمل غنسان  
 پے ہنسنے پر ہمیشہ کی طرح بولی۔۔

اے موٹی چھپکلی کم بولا کرو بھائی کی چمچی۔۔

تم خود ہو موٹے کدو۔۔ سیمل نے گھور کر اسے دیکھا  
 چپ ہو جاؤ دونوں ٹوم اینڈ جیری کی طرح لڑنا شروع ہو جاتے ہو۔۔۔۔۔ عصام  
 نے دونوں کو گھورا۔۔۔

بلی چوہا بھی بول سکتے تھے انگریز۔۔۔۔ جہان بول کر خود ہی ہنسا  
 یار تم پک لے لو ورنہ تم لوگوں کی بھابھی شرما شرما کر کہیں بیہوش ہی نہ  
 ہو جائیں۔۔۔

غنسان کن اکھیوں سے اسے دیکھ کر شرارت سے بولا۔۔۔۔  
 غنسان کے کہنے پر سب نے مسکرا کر ایمان کو دیکھا جو غنسان کی بات پر  
 سرخ چہرہ لیے اسے گھور رہی تھی۔

غسان نے چہرہ موڑ کر دیکھ کر مسکرانے لگا۔۔۔ عصام نے جلدی سے کلوز اپ میں دونوں کی تصویر کھینچ لی۔۔۔

اہم اہم میں پک لینے لگا ہوں ہوش میں اجائیں سب۔۔۔۔۔ عصام گالا کھنکھار کر بولا۔۔۔۔۔

دونوں نے جلدی سے سامنے دیکھا۔۔۔۔۔ جہان ضرر بھی شرافت سے کھڑے ہو گئے۔۔۔۔۔

عصام نے مسکرا کر سب کو دیکھا۔۔۔۔۔ کلک کے ساتھ ہی ایک یادگار تصویر

کیمرے کی آنکھ نے قید کر لی۔۔۔۔۔  
 ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿  
 رخصتی کے وقت ایمان انعم کے ساتھ لگے رویے جا رہی تھی۔۔۔۔۔

جہان تمہے کیا ہوا۔۔۔۔۔ عصام نے ہلکی آواز میں کہا جو اداس کھڑا تھا۔۔۔۔۔

کچھ نہیں یار ایک دن ہماری چھوٹی چڑیا بھی اسی طرح رخصت ہو رہی ہوگی اور تم کتنے عجیب لگو گے روتے وقت۔۔۔۔۔

عصام جو اداس ہونے لگا تھا جہان کی اگلی بات پر گھور کر رہ گیا۔۔۔۔۔

کبھی خود کو دیکھا ہے روتے وقت بندا ہنس ہنس کر ہی مر جائے۔۔۔۔۔

اللہ نہ کرے میں کبھی روں۔۔۔۔۔ جہان بالوں پے ہاتھ پھیرتا بولا۔۔۔۔۔

اچھا اس بات کو چھوڑو بھائی کو دیکھو ذرا ایمان بھابھی کو کیسے دیکھ رہے  
ہیں۔ ہاہاہا۔۔۔

عصام نے اسکے کہنے پر غسان کو دیکھا جو ایمان کو روتے ہوئے دیکھ رہا  
تھا۔۔۔ ساتھ ہی سیمیل غسان کے کندھے پر سر رکھے لال ناک کے ساتھ  
ادھر ہی متوجہ تھی۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔ میرا کیمرہ کہاں ہیں۔۔۔ عصام ہنس کر پوچھنے لگا۔۔۔  
امی کے پاس ہے۔۔۔ جہان نے کہتے ہی اپنے موبائل کا کیمرہ اوپن کیا پھر تین  
چار تصویریں کھینچ لیں۔۔۔

اگلے دن ناشتے پر رضیہ بیگم نے بتایا حمنہ کی ساس اپنے چھوٹے بیٹے کے لیے  
سیمیل کا رشتہ لے کر آنا چاہ رہے ہیں۔۔۔

ارہان کے لئے؟ جہان رضیہ بیگم کو دیکھ کر پوچھنے لگا۔۔۔

ہاں کیوں لڑکا تو اچھا ہے۔۔۔ رضیہ بیگم الجھ کر بولیں۔۔۔

میں یہ تھوڑی کہ رہا ہوں کے برا ہے۔۔۔ ہے تو بہت اچھا میں تو بس پوچھ رہا  
تھا۔۔۔

بات تو کرنے دیا کرو پوری بیچ میں ہی اپنی بولنا شروع کر دیتے ہو۔۔۔ دادی

نے جھڑکا۔۔۔ عصام منہ بنانا چائے کے سپ لینے لگا۔۔۔  
 ایک کام کریں افراہ بہن کو یہیں بلوا لیں انکے رشتے دار ہی ہیں اچھا ہے سب  
 ساتھ مل کر جو بات تہ کرنی ہوئی مل کر ہو جائے گی  
 ویسے بھی ان لوگوں کے علاوہ کون ہے ان لوگوں کا عدیل صاحب (ارہان کے  
 والد) نے بتایا تھا انعم کے وقت وہ سب ہی گئے تھے۔۔۔  
 ہمدانی صاحب نے کہہ کر سب کو دیکھا جیسے انکی رائے جاننا چاہ رہے ہوں۔۔۔  
 یہ بھی ٹھیک رہے گا پاپا پھر ایسا کر لیتے ہیں۔۔۔ غسان نے ایک نظر سب کو  
 دیکھا پھر ہمدانی صاحب کو دیکھ کر بولا۔۔۔  
 سیمل ناشتہ ختم کر کے اپنے روم کی جانب بڑھ گئی۔۔۔  
 غسان بھی پیچھے ہی جانے لگا جب دادی کی بات پر غصے سے پلٹا۔۔۔  
 تینوں بھائیوں کے چہرے بھی یکدم سرخ ہو گئے۔۔۔  
 آپ ابھی اسی وقت کال پر منا کر دیں۔۔۔ میں اسد کی پرچھائی اپنی بہن کے  
 ساتھ برداشت نہیں کر سکتا کجا اس سے شادی کبھی نہیں۔۔۔  
 غسان سخت لہجے میں پتھر یلے تاثرات کے ساتھ کہتا لہجے ڈاگ بھرتا  
 اپنے روم کی طرف بڑھ گیا۔۔۔  
 ہمارا بھی یہی فیصلہ ہے۔۔۔ وہ ہماری سیمل کے بلکل قابل نہیں ہے۔۔۔ عصام

کے کہنے پر ہمدانی صاحب نے گہری سانس لے کر ٹھیک ہے کہا پھر خود بھی اٹھ کر چلے گئے۔۔۔۔



سیمل اپنے روم میں بے چینی سے ایک کونے سے دوسرے کونے جا رہی تھی۔۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا خوش ہوئے یا پھر روئے کے وہ رخصت ہو کر چلی جائے گی۔۔۔۔

جب دروازہ نوک کرتا غسان اندر آیا۔۔۔۔ سیمل اسے دیکھتے ہی تیزی سے آگے بڑھ کر اس کے سینے سے لگی۔۔۔۔

بھائی میں کیسے رہو گی آپ سب کے بنا۔۔۔۔

غسان اسکی بات سن کر مسکرا دیا۔۔۔۔

ابھی سے اداس ہو رہی ہو کہو تو منا کردوں ورنہ تو رخصتی تک سیلاب آجائے گا۔۔۔۔

جہان اندر آتے ہوئے کہنے لگا جو اسکی بات سن چکا تھا۔۔۔۔

سیمل غسان سے الگ ہوتی جہان کو گھورنے لگی۔۔۔۔ اب ایسی بھی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔۔

اسکا مطلب موٹی چھپکلی تم راضی ہو ہم تو سمجھے شاید ناراض ہو کر روم میں آگئی  
ہو پر یہاں دیکھو توبہ توبہ کیا زمانہ آگیا ہے۔۔۔۔

ضرم کانوں کو ہاتھ لگاتا بیڈ پر آکر بیٹھ گیا۔۔۔

میں شرما کر آئی تھی اسٹوپڈ۔ سیمل جل کر بولتی زبان دانتوں میں دبا گئی۔۔

جذبات میں زیادہ ہی بول گئی تھی۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔ چاروں کے یکدم قہقہہ لگانے پر سیمل۔ بری طرح شرمندہ ہو کر

غفسان کے سینے پے منہ چھپا گئی۔



انعم آپنی کا ولیمہ چار دن بعد ہونا تھا۔۔۔ اس لئے رضیہ بیگم نے دو دن بعد

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کی دعوت رکھی تھی۔۔۔۔

حمنہ آپنی کا سسرال بھی کوئی اتنا لمبا چوڑا نہیں تھا۔۔۔ عدیل صاحب کے ایک

ہی بھائی تھے جن کے دونوں بیٹا بیٹی میرڈ تھے۔۔

سیمل میری پیاری بہن کیا کر رہی ہو۔۔۔

ضرم روم میں اتے ہوئے بڑے پیار سے بولا۔۔۔

سیمل دعوت میں پہننے کے لئے ڈریس دیکھ رہی تھی۔۔۔۔ آدھے گھنٹے سے وہ

اسی کام میں مصروف تھی۔۔۔

ضرم کی آواز پر پلٹ کر اسے دیکھا.... کیا ہے آج موٹی چھپکلی نہیں لگ رہی  
میں۔۔۔

سیمل کہتے ہی دوبارہ اپنے کام میں لگ گئی ضرم نے اسکی بات پر دانت پیس  
لئے۔۔۔

ہاں۔۔۔م۔۔۔مطلب آج تم بہت سمارٹ لگ رہی ہو۔۔۔کیا ڈٹینگ کرنی شروع  
کردی ہے

شٹ اپ۔۔۔۔میں کوئی موٹی نہیں ہوں۔۔۔اور جو کہنے آئے ہو کہو اور جاؤ

مجھے ابھی استری بھی کرنی ہے

اسکی تو۔۔۔کیا کہا۔۔۔سیمل غصے سے پلٹی۔۔۔

یہی کے اچھا ٹھیک ہے اب میری بھی سن لو پاپا ابھی گھر پر نہیں ہیں امی مجھے  
پیسے نہیں دے رہیں اور بھائی گھر پر نہیں ہے اس لئے اب تم ہی ہو مجھ  
غریب کی فریاد سننے کے لئے۔۔۔

ضرم ایک ہی سانس میں بیچارگی سے اسے دیکھ کر کہ گیا۔۔۔

اچھا کیا ہے بتاؤ۔۔۔سیمل ہاتھ میں پکڑے ڈریس کو بیڈ پر رکھتی ہوئی پوچھنے  
لگی۔۔۔

مجھے پیسے چاہیے میری پاکٹ منی ختم ہوگئی ہے۔۔۔



ہاں بھی کر دوں گا موٹی چھپکلی ضرم نے کتے ہی کمرے سے دوڑ لگا دی۔۔۔  
سیمل جل کر ہی رہ گئی۔۔۔

اب تو بھائی کو بتاؤنگی اپنی پاکٹ منی پندرہ دن میں ہی ہضم کر چکے ہو اور اب  
بھیک مانگنے آگئے تھے میرے پاس۔۔۔

سیمل چیخنی پر عصام کان میں پر ہاتھ رکھے گھر سے نکل گیا تھا



سیمل تیار ہو گئی ہو تو آجاؤ نیچے سب آگئے ہیں۔۔۔

رضیہ بیگم دروازہ سے ہی جھانک کر پوچھنے لگیں۔۔۔

جی ہو گئی۔۔۔ \*ٹھیک ہے پھر آجاؤ۔۔۔ سیمل نے ایک نظر آئینے میں اپنی

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تیاری کا جائزہ لیا پھر دوپٹہ ٹھیک کرتی باہر نکل گئی۔۔۔



سب ڈرائنگ روم میں بیٹھے خوش گپیوں میں مصروف تھے سیمل ہلکی سی

مسکراہٹ چہرے پر سجائے عابدہ بیگم کے ساتھ باتیں کر رہی تھی۔۔۔

آرہان سامنے ہی بیٹھا کن اکھیوں سے دیکھ رہا تھا وہ جانتا تھا سب بھائیوں کی

نظریں اسی پر ہیں۔۔۔

عصام بھائی یہ بار بار آنکھیں ٹیڑی کیوں کر رہا ہے۔۔۔ ضرم اسے دیکھتا

سرگوشی میں پوچھنے لگا۔۔۔

اوے پاگل ہماری بہن کو دیکھ رہا ہے میں کب سے یہی دیکھ رہا ہوں۔۔۔۔  
 آپ کی غیرت کہاں چلی گئی ہمارے سامنے ہی ہماری بہن۔ کو دیکھ رہا  
 ہے۔۔۔۔

عصام نے اسے گھورا۔۔۔ بہت ہی کوئی فضول مذاق تھا۔۔ اور غیرت کے بچے  
 ابھی ابھی رشتہ نہ ہوا ہے اسلئے اتنا تو حق ہے۔۔۔

چپ نہیں رہ سکتے ہو تم دونوں کب سے بڑھی عورتوں کی طرح کھسر پھسر  
 میں لگے ہو۔۔۔ جہان جو ساتھ ہی بیٹھا تھا انکی طرح ہلکا سا جھک کر کہتا واپس  
 سیدھا بیٹھ گیا۔

اب بندا بات بھی نہ کرے۔۔۔ ضرر منہ بنا کر بیٹھ گیا۔۔۔  
 سیمل نے ارہان کی جانب دیکھ کر شرمیلی مسکراہٹ کے ساتھ نظریں۔  
 جھکانیں۔۔

ضرر کی زبان کو پھر کھجلی ہوئی۔۔۔

عصام بھائی سیمل بہت شرما رہی ہے ایسا کرتے ہیں اس کو ڈرانگ روم سے  
 باہر بھیج دیتے ہیں ورنہ شرما شرما کر تو اور موٹی ہو جائے گی۔۔۔۔  
 ضرر کان کے قریب سرگوشی نما آواز میں بولتا عصام کو دیکھنے لگا۔۔۔۔ ہم  
 ٹھیک کہ رہے ہو پر شرما شرما کر کر موٹا کون ہوتا ہے ؟



میں ہی نہ آجائے

غسسان اسکے گھبرانے پر قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔۔۔



بھائی آپ آفس کیوں جا رہے ہیں؟۔۔۔

عصام صوفے پر آنکھیں موندے لیٹا تھا جب قدموں کی آواز پر آنکھیں کھول

کر سیڑیوں کی جانب دیکھا۔۔۔

جہاں غسسان آفس جانے کے لئے تیار تھا۔۔۔ عصام جھٹکے سے اٹھ کر حیرت

سے بولا۔۔۔

لوگ کیا کرنے جاتے ہیں آفس غسسان آئی برواچکا کر اسے ہی دیکھ رہا

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تھا۔۔۔

وہ تو ہے پر آپ نہیں جا سکتے دو مہینے بعد شادی ہے کتنی تیاریاں کرنی

ہیں۔۔۔

سیمل نے کل کہا تھا نہ وہ اپنی ہر شاپنگ سب بھائیوں کے ساتھ جا کر کرے

گی۔۔۔۔۔ اس لئے آپ آفس نہیں جا سکتے۔۔۔

ایک ہی سانس میں کہتا وہ چپ ہوا

اس کے چپ ہوتے ہی غسسان نے ہاتھ میں پکڑا بیگ اور فائل اسکے ہاتھ

میں تھمائی۔۔۔۔۔ جسے وہ اترتے ہوئے ریڈ کر رہا تھا۔۔۔  
 بالکل ٹھیک کہ رہے ہو تم۔۔۔ گھر میں دو دو شادیاں ہیں شاپنگ کرنی ہے پھر  
 شادی کی تقریب کے ہر فنکشنز آف میں تو تھک جاؤں گا  
 ایک کام کرو میرے بدلے تم چلے جاؤ آفس پایا تو وہیں ہونگے جو کام سمجھ  
 نہیں آئے پوچھ لینا سب مدد کریں گے تمہاری ہمم۔۔۔  
 اچھا میں ذرا کپڑے چینج کر لوں جب تک تم سب کو کہ دو شاپنگ پے چلنے  
 کے لئے تیار ہو جائیں۔۔۔

غسان مسکرا کر اسکا گال تھپتھپاتہ جانے لگا۔۔۔۔۔  
 عصام منہ کھولے ہاتھ میں تھامے بیگ اور فائل کو دیکھ کر صدمے میں ہی چلا  
 گیا۔۔۔۔۔

بھائی مم میں تو ابھی خود بچہ ہوں۔  
 عصام تیزی سے بھاگا۔۔۔۔۔ اب اتنے چھوٹے بچے نہیں ہو پڑھائی مکمل کرنے کے  
 بعد تم نے آفس ہی جوائن کرنا ہے تو ابھی سے ہی سہی  
 غسان کندھے اچکا کر اسکے سائیڈ سے گزرنے لگا۔۔۔۔۔ پہلے اسٹیپ پر قدم ہی  
 رکھا تھا جب عصام نے جھک کر اسکی ٹانگیں پکڑ لیں۔۔۔۔۔  
 بھائی پلیز ابھی تو ممکن ہی نہیں میرے بھائی بہن کی شادی ہے میں تو خود بہت

مصروف ہوں

آپ اگر جانا چاہتے ہیں تو چلے جائیں۔۔۔ پر جلدی آجائیے گا ہم انتظار کر لیں گے۔۔

عصام اسے دیکھتا بیچارگی سے بولا۔۔۔ یکدم غنسان کا قہقہ بلند ہوا۔۔۔ ہم سہمی ہے یہ بھی۔۔۔ آجاؤنگا اب اٹھو میرا بیگ اور فائل گاڑی میں رکھ کر اؤ جب تک میں امی اور دادی سے مل کر آیا۔۔۔

غنسان اسکے سر کے بالوں کو بگاڑتا ہنستے ہوئے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔



شادی کی تیاریوں زور و شور سے شروع تھیں۔۔۔ روز بازاروں کے چکر لگ رہے تھے۔۔۔

شادی کے کارڈز بھی چھپ کر آچکے تھے۔۔۔ مصروفیت میں پتہ ہی نہیں چلا ایک مہینہ پر لگا کر اوڑھ گیا تھا۔۔۔

بھائی ارہان کو کال کر کے کہ دیا ہم شاپنگ پر جا رہے ہیں وہیں۔ آجائیں۔

جہان فرنٹ سیٹ پر بیٹھا ڈرائیو کرتے غنسان سے پوچھنے لگا۔۔۔

سیمل ارہان کا نام سنتے ہی کھڑکی کی جانب رخ کیے مسکرانے لگی۔۔۔

جب سے رشتہ تہ ہوا وہ ایک بار بھی نہیں ملے تھے پر میسج اور کال پر بات

ہوتی رہتی تھی۔۔۔

اچھا۔۔۔۔ اور ایمان بھابھی؟

ایمان فضل بھائی کے ساتھ آرہی ہے۔۔۔ میں کر چکا ہوں بات . وہ چھوڑ  
دیگے

جہان کے پوچھنے پر غسان ڈرائیونگ کرتے بتانے لگا۔۔۔

اووووو۔۔۔۔۔ سب یکدم شوخی میں کہتے ہنس دیے۔۔۔



آپ نے بات کیوں نہیں کی ان لوگوں سے۔۔۔ کیسے منا کر سکتے ہیں وہ لوگ  
اسد ریلیکس اس میں اتنا غصہ کرنے والی کیا بات ہے وہ لوگ سیمل کا رشتہ  
پہلے ہی تہ کر چکے تھے۔۔۔

نہیں موم جھوٹ بول رہے ہیں پہلے تو کبھی ذکر نہیں کیا پھر اچانک سے رشتہ  
کیسے تہ ہو گیا آسمان سے ٹپکا ہے یا زمین سے نکلا ہے۔۔۔

اسد یہ کیا طریقہ ہے اپنی ماں سے بات کرنے کا۔۔۔ علی صاحب کی گرج دار  
آواز پر دونوں ماں بیٹے نے مڑ کر علی صاحب کو دیکھا۔۔۔

جو کب سے کھڑے اسکی بد تمیزی برداشت کر رہے تھے۔۔۔ الماس جو ماہم  
کے ساتھ شاپنگ کر کے آرہی تھی

علی صاحب کی آواز پر دروازے کے پاس ہی روک گئیں۔۔  
 میں نے کوئی بد تمیزی نہیں کی میں بس یہ پوچھ رہا ہوں وہ کیسے ٹھوکرہ سکتے  
 ہیں۔۔۔۔ اسد باپ کو دیکھ کر ہلکی آواز میں بولا۔۔۔۔  
 یہ حق ہے انکا وہ نہیں کرنا چاہتے تو نہ کریں لڑکیوں کی کمی نہیں ہے تمہے جو  
 یوں ہنگامہ کر رہے ہو۔۔۔۔۔

نہیں ڈیڈ میں سیمبل سے شادی کرنا چاہتا پر میرے رشتے کو ٹھکرا کر اچھی نہیں  
 کیا ہمدانی ہاؤس کے ان خبیث لگوں نے۔۔۔۔ چھوڑوں گا نہیں ایسے۔۔۔۔ اسد  
 زور زور سے چیختا ماہم کی سائیڈ سے گزر کر نکل گیا۔۔۔۔  
 ماہم ساکت کھڑی کی کھڑی رہ گئی۔۔۔۔ یہ سب کیا ہوا تھا کیا اسنے جو سنا  
 وہ سب حقیقت تھی۔۔۔۔ ماہم ہوش میں آتی تیزی سے باہر بھاگی۔۔۔۔



اسد مجھے بات کرنی ہے تم سے۔۔۔۔ ماہم آنکھوں میں آنسو لئے غصے سے اس  
 کے سامنے آئی۔۔۔۔

اسد جو پہلے ہی شدید غصے میں تھا ماہم کے اس طرح راستہ روکنے پر کھا جانے  
 والی نظروں سے اسے گھورنے لگا۔۔۔

کیا طریقہ ہے یہ ہٹو آگے سے۔۔۔ اسد چبا چبا کر بولتا خود ہی سختی سے اسکا

بازو دبوچ کر جھٹکے سے سامنے سے ہٹا کر کار میں بیٹھنے لگا۔۔۔  
 ماہم کے تن بدن میں آگ ہی لگ گئی۔۔۔ جارحانہ طریقے سے آگے بڑھ کر  
 اسکا رخ اپنی جانب کرتی ماہم اسد کا گریبان پکڑ چکی تھی۔۔۔۔۔  
 کیوں ہٹوں ہاں تم تو محبت کرتے تھے مجھ سے شادی کرنا چاہتے تھے پھر  
 اچانک یہ سیمل کہاں سے آگئی۔۔۔

ماہم اسے جھنجھوڑتی ہوئی چیخ رہی تھی اسد نے ایک نظر اندرونی دروازے پر  
 ڈال کر جھٹکے سے اسکے دونوں ہاتھ پکڑ کر ہٹائے۔۔۔  
 اپنے ہاتھوں کو قابو میں رکھو ورنہ کہیں ایسا نہ ہو تمہارے یہ خوبصورت ہاتھ  
 کاٹ کے پھینک دو اور دوسری بات میں تم سے محبت نہیں کرتا نہ ہی شادی  
 کرونگا۔۔۔

تم جیسی لڑکیاں چند گھنٹوں کے لئے میرے بیڈروم کی زینت تو بن سکتی  
 ہیں۔۔۔۔۔ پر زندگی میں شامل نہیں ہو سکتیں سمجھی۔۔۔۔۔  
 میں تو پھر کزن ہوں پر کیسے پتہ کس کس کے ساتھ رہتی ہوگی اکیلے میں۔۔۔  
 انگلی اٹھا کے گھورتا وہ اسے اسکی اوقات بتا گیا۔۔۔  
 یکدم طیش میں ماہم کا ہاتھ اٹھا۔۔۔۔۔ چٹاخ۔۔۔۔۔  
 اسد نے گال پر ہاتھ رکھے حیرت سے اسکی جرّت کو دیکھا۔۔۔

یو۔۔۔ اس سے پہلے وہ آگے بڑھتا ماہم نے دوسرے گال پر بھی اٹے ہاتھ کا  
تھپڑ جڑ دیا۔۔۔

یو باسٹرڈ مجھے کہنے سے پہلے اپنا اور اپنی بہن کے کرتوت دیکھو۔۔۔۔۔  
تم لوگ کون سے اچھے ہو اپنے گریبان میں جھانکوں جہاں صرف گندگی ہی  
گندگی ہے۔۔۔۔۔

ایک اور بات اکیلی تمہاری بہن بھی جاتی رہی ہے جا کر پہلے اس سے اس  
سوال کا جواب پوچھو اگر جواب ملے تو پھر آنا ماہم کہ کر گیٹ سے باہر نکل  
گئی۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سیمل ضرم کے ساتھ چلتے ارہان کو کن اکھیوں سے دیکھتی چل رہی تھی۔۔۔  
جب کسی سخت چیز سے سر ٹکرا گیا۔۔۔

سیمل تڑپ کر دونوں ہاتھوں سے ماتھا دباتی نیچے بیٹھتی چلی گئی۔۔۔ ہائے اللہ  
میرا سر۔۔۔۔۔

غسسان اور ایمان جو پیچھے ہی باتیں کرتے ہوئے آرہے تھے سیمل کو بیٹھتے  
دیکھ تیزی سے اسکے قریب آئے۔۔۔

سیمل کیا ہوا؟ دکھاؤ مجھے پریشانی سے کہتا غسسان اسکے ہاتھ ہٹاتا ماتھے کو

دیکھنے لگا۔۔۔

غسان نے جلدی اسکے ماتھے کو ہاتھ سے دبایا۔۔۔

آہ بھائی درد ہو رہا ہے۔۔۔ خاموش رہو

دیکھ کر چلتی نہ موٹی چھپکلی شاپنگ کی خوشی میں پلر سے جھپپی مارنے کی کیا

ضرورت تھی۔۔۔۔۔ ضرم ہنسی دبا کر بولتا خود ہی ہنسنے لگا۔۔۔

ضرم بہت بری بات ہے۔۔۔ غسان نے اسے گھورا جہان عصام بھی وہیں

آگئے۔۔۔

کیا ہوا بھائی۔۔۔

کچھ نہیں چلوا اٹھو سیمیل غسان اسے جواب دیتا سیمیل کا ہاتھ پکڑ کر اٹھانے

لگا۔۔۔۔۔ سیمیل شرمندگی کے مارے رونے والی ہو گئی۔۔۔۔۔

ارہان بہت مشکل سے اپنا قہقہہ ضبط کے ہوئے تھا۔۔۔۔۔ اسے پتہ تھا وہ اسے دیکھ

رہی تھی پر افسوس۔۔۔۔۔

کوئی بات نہیں سیمیل ہو جاتا ہے چلو غسان اسکے گرد بازو کا حصار کے آگے

بڑھ گیا۔۔۔۔۔



سیمیل تم ٹھیک ہو سر میں درد تو نہیں ہو رہا؟ سیمیل ایمان کے ساتھ کھڑی

ڈریس دیکھ رہی تھی جب سب سے نظر بچا کر ارہان اسکے ساتھ اکر کھڑا  
 ہوا۔۔۔۔

ٹھیک ہوں۔۔۔۔ سیمل ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہتی ڈریس دیکھنے  
 لگی۔۔۔۔

اہم اہم کیا ہو رہا ہے ضم دونوں کے قریب آتے بولا۔۔۔

دیکھ نہیں رہا۔۔۔ سیمل گھور کے آہستہ آواز میں بولی

مجھے تو کچھ اور نظر آرہا ہے اسلئے میں یہاں نظر آرہا ہوں۔

ضم دونوں کو دیکھتے آنکھیں مٹکا کر بولتا سیمل کو تپا گیا۔۔۔

میرے دو ہزار روپے نکالو ابھی۔۔۔ سیمل نے اپنے ہاتھ اسکے سامنے کیا

عصام بھائی نے آواز دی ہے شاید میں آیا۔۔۔۔ ضم اسکی بات ان سنی کرتا

ارہان کو کہتا چلا گیا۔۔۔ گھر پے بتاؤنگی ہنہ۔۔۔۔

ہاہا تم دونوں اسی طرح ایک دوسرے سے لڑتے ہو۔۔۔۔ ارہان فاصلے پر کھڑا

دونوں کی گھوریاں دیکھ رہا تھا۔۔۔ ضم کے جاتے ہی اسکے قریب اکر پوچھنے

لگا۔۔۔

نہیں ہم لڑ نہیں رہے تھے۔۔۔۔ وہ بس تنگ کرنے آیا تھا۔۔۔۔ سیمل مسکرا کر

بات بدلتی دوبارہ سے کپڑوں کی جانب متوجہ ہوئی۔۔۔۔



ہوش میں آجاؤ بھائی شاپنگ کرنے آئے ہو یا لڑکیاں تاڑنے۔۔۔۔

جہان عصام کے بازو ہلا کر کہنے لگا جو کب سے کاسمیٹک کی دکان میں کھڑی  
لڑکیوں کو لپیٹسٹک چیک کرتے دیکھ رہا تھا

میں لڑکیوں کو نہیں دکان دار کو دیکھ رہا ہوں دیکھو ذرا کیسے کھڑا مسکرا مسکرا  
کر باتیں کر رہا ہے

ہاں تو مسکرانے دو تمہے کیا۔۔۔ جہان نے کندھے اچکائے۔۔۔

وہ جو چھوٹی لڑکی کھڑی ہے نہ میں نے مسکرا کر دیکھا تو گھورنے لگ گئی تھی  
مجھے اور اب کیسے بتیسی نکال رہی ہے۔۔۔ عصام جلا بھونا کھڑا تھا۔۔۔ جہان کا  
قمقہ نکل گیا۔۔۔

باہا۔۔۔ تو کیوں مسکرا رہے تھے چھوڑو چلو ورنہ بھائی نے دیکھا تو عزت کا

فالودہ نکل جائے گا۔۔۔ ہنسنا ہے؟ عصام چڑا۔۔۔۔

عورتوں کی طرح جلنا بند کرو یار مرد بنو مرد۔۔۔۔

جہان کندھا تھپتھپا کر بولتا زبردستی اسے لیکر جانے لگا۔۔۔

عصام نے پہلے جہان کو گھورا پھر پلٹ کر اسی لڑکی کو دیکھا جو اپنی دوست کو

دیکھ کر مسکرا کر کچھ کہ رہی تھی۔۔۔ چوڑیل کہیں کی



بارہ بجے کا وقت تھا غنسان روم سے نکل کر باہر نکلا۔۔۔ لاؤنج میں ہی چاروں بیٹھے کوئی مووی لگائے بیٹھے تھے۔۔۔

غنسان نے ٹائیٹم دیکھا جہاں رات کے بارہ بج رہے تھے۔۔۔

پھر چلتا ضرم کے ساتھ جا کر صوفے پر بیٹھا۔۔۔ سب مووی دیکھنے میں اتنے گرم تھے کہ غنسان کی موجودگی کا پتہ ہی نہیں چلا۔

واہ کیا تیج مارا ہے ضرم نے خوش ہوتے ساتھ بیٹھے غنسان کے کندھے پر ہاتھ مارا۔۔۔

غنسان نے صرف اسے دیکھا پر کہا کچھ نہیں

کچھ ہی دیر بعد پھر ضرم نے جوش میں غنسان کے کندھے پر ہاتھ مارا

ضرم۔۔۔ غنسان کی آواز بہت قریب سے سن کر اسکا ہاتھ ہوا میں ہی روک گیا جو پھر سے وہ مارنے لگا تھا۔۔۔

ضرم نے رک کر اپنے ساتھ بیٹھے وجود کو دیکھا۔۔۔

بب بھائی آپ۔۔۔ ضرم گھبرا کر تھوڑا دور ہوا۔۔۔ بڑے بھائی سے کبھی اونچی

آواز میں بات نہیں کی اور آج اتنی بڑی گستاخی کر دی تھی

سوری بھائی۔۔۔ ضرم معصومیت سے بولا خود اسے برا لگا تھا غنسان اسکی شکل



بھاگا۔۔۔

لاونج میں ہی سیمل عصام کے ساتھ لگی کھڑی تھی جب کے جہان نے اسد کا گریبان پکڑا ہوا تھا۔۔۔

کچھ دیر حیرت سے دیکھتا رہا پر جیسے ہی ماجرا سمجھ آئی آگ بگولہ ہوتے تیزی سے نیچے اتر کر اسد تک پوہنچا۔۔۔

جہان کیا کیا اس نے؟ اسد پے نظریں گاڑے سخت لہجے میں پوچھا۔۔۔ سیمل بھائی کو دیکھتے ہی اسکے قریب آئی۔۔۔

بھائی۔۔۔

سیمل اپنے کمرے میں جاؤ۔۔۔ سیمل کے کچھ کہنے سے پہلے ہی غسان نے کہا۔۔۔

سیمل نے ایک نظر تینوں بھائیوں کو دیکھا پھر خاموشی سے اپنے روم کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

اسکے جاتے ہی عصام نے غسان کو بتایا۔۔۔ جو آتے ہی لاونج میں اکیکی بیٹھی سیمل کو دھمکیاں دے رہا تھا۔۔۔

غسان عصام کی بات سنتے ہی اسد پر جھپٹا۔۔۔

تیری اتنی ہمت میرے گھر میں کھڑا میری بہن کو دھمکیاں دے رہا

تھا۔۔۔۔۔

غسان غصے سے مارتا اسے باہر لے گیا۔۔۔۔۔ دونوں ایک دوسرے کو مار رہے تھے۔۔۔۔۔ جہان عصام دونوں نے مل کر اسد کو پکڑ کر گیٹ سے باہر لیجانے لگے۔۔۔۔۔ اسد غصے میں گالی گولوچ پر اتر آیا۔۔۔۔۔

غسان نے غصے میں اسکے منہ پر لگاتار مکے برسائے جس سے اسکے منہ اور ناک سے خون بہنے لگا۔۔۔

میری بہن سے دور رہنا ورنہ زندہ زمین میں گاڑ دوں گا۔۔۔۔۔  
غسان نے سڑک پر اسے دھکا دے کر گرایا پھر انگلی اٹھا کر دھمکی دیتا اندر چلا گیا۔۔۔۔۔  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پچھے اسد زمین پر گرا غصے سے اٹھ کر جہان عصام کو دھمکی دیتا اپنی گاڑی میں بیٹھتا چلا گیا۔۔۔



سیمل۔۔۔۔۔ غسان کی آواز سنتے ہی سیمل تیزی سے اسکے قریب گئی۔۔۔  
بھائی اسد بھائی۔۔۔۔۔ ششش چپ وہ تمہارا بھائی نہیں ہے اس شخص کو بھائی کہہ کر بھائی کے رشتے کی توہین مت کرو۔۔۔۔۔ پریشان مت ہو ہم ہیں نہ۔۔۔۔۔  
غسان اسے گلے سے لگاتا تسلی دینے لگا۔۔۔۔۔ سیمل غسان کے سینے سے لگتے

ہی پر سکون ہو گئی۔۔۔۔

امی یا پاپا کسی سے ذکر مت کرنا سب پریشان ہو جائیں گے، ہممم۔۔۔

جی۔۔۔۔ ٹھیک ہے بھائی



دو ہفتے بعد

راضیہ بیگم صبح سر ہی گھن چکر بنی ہوئی تھیں ادھر سے ادھر یہی حال جہان

عصام اور ضرم کا بھی تھا۔۔۔۔

آخر پیارے بھائی بہن کی مہندی جو تھی۔۔۔

ضرم سڑا منہ بنائے سیمل کے پاس ہی بیٹھا اسکا اسٹنٹ بنا ہوا تھا۔۔۔

وہ اسکرپ تو پکڑاؤ۔۔۔۔ سیمل کے نخرے ہی ختم نہیں ہو رہے تھے کبھی کوئی

کریم تو کبھی کوئی کب سے سیمل یہی کر رہی تھی ضرم کو تو اب ساری چیزوں

کے نام رٹ چکے تھے۔۔۔

مینی کیور اور پیڈی کیور فیشنلز اس نے خود ہی گھر کر لیا تھا پارلر اسنے برات

والے دن ہی جانا تھا

اس سے پہلے کے وہ کسی اور چیز کے لئے ضرم کو بولتی۔۔۔

دروازہ پر دستک دیتا اندر آیا اور اندر کے ماحول کو دیکھتے ہی اسکا قہقہہ نکل

گیا۔۔۔ جہاں سیمل دونوں پاؤں ٹب میں ڈالے خود چہرے کی کلیننگ کر رہی تھی پاس ہی ضرم کلیننگ کریم تھامے بیٹھا تھا  
 ہاہاہا۔۔۔ سیمل یہ پارلر والی باجی کب بلوائی۔۔ غسان کے شرارت سے کہنے پر سیمل ہنسنے لگی جب کے ضرم جل کر کریم رکھ کر کھڑا ہو گیا۔۔۔  
 بہت ہو گیا میں جا رہا ہوں ایک تو مدد کر رہا ہوں اور تم ہنس رہی ہو غدار موٹی چھکلی اب بڑی باجی آگئی ہیں نہ ان سے کام کرواؤ ہنہ۔۔۔  
 ضرم جل کر کہتے باہر نکل گیا۔۔۔ پیچھے دونوں کے قہقہے ہی نہیں روک رہے تھے۔۔۔  
 غسان کے ہنس ہنس کر آنکھوں میں پانی آ گیا۔۔۔  
 سیمل نے اپنے ہاتھ اور چہرے سے کریم صاف کی پھر اٹھ کر غسان کے سینے سے لگ گئی۔۔۔

آئی لو یو بھائی۔۔۔ لو یو ٹو میری گڑیا۔۔۔ غسان نے مسکراتے اسکے سر پر پیار کیا۔۔۔



تقریب کا آغاز ہو چکا تھا کافی مہمان بھی آچکے تھے۔۔۔

بس اب انتظار تھا محفل کی رونق یعنی کے دونوں جوڑیوں کا جن کے گھر والے

سب سے مل رہے تھے جب کے ایمان اور ارہان کو وہ لوگ گھر کی دوسری طرف سے لے آئے تھے تاکہ دونوں جوڑیوں کو ایک ساتھ لے کے جا سکیں۔۔۔۔

سیمل اپنے کمرے میں آرام سے بیٹھی نیچے بلا ہے جانے کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔۔ اچانک سے دروازہ دھڑ دھڑانے سے ہڑبڑا گئی تھی پیلی گٹھنوں تک آتی کرتی کے ساتھ چٹاپٹی کے غرارے پہنے ساتھ گوٹے کے گلابی اور پیلے دوپٹے کا گھونگھٹ اوڑھے سادگی میں بھی غضب ڈھا رہی تھی۔۔۔۔

کک کون؟ دروازہ پھر دھڑ دھڑایا گیا تھا جب جہان کی آواز آئی سیمل دروازہ کھولو میں ہوں یا۔۔۔۔

دروازہ کھولتے ساتھ ہی اسے جھٹکا لگا دوپٹے کی اوٹ میں سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر جہان نے جلدی سے اسے ہاتھ سے پیچھے کیا اور اور ارہان کو کمرے میں لایا۔۔۔

ارہان تم دو منٹ یہاں روکو میں ذرا عصام اور ضرم کو دیکھ لوں جو بھائی کو لینے گئے تھے اور لگتا ہے رشوت لے کے بھائی صاحب اور ہونے والی معصوم سے بھابھی کی ملاقات کروانے بیٹھ گئے ہیں جیسے میں نے لی ہے تم سے۔۔۔

کان کھجاتے وہ دانتوں کی نمائش کرتا دروازے کی جانب بڑھا۔۔۔ پھر کچھ یاد  
آنے پر دوبارہ سے ارہان کی جانب آ کے کان میں دھمکی آمیز لہجے میں  
بولتا۔۔۔

خبردار جو میری بہن کو کچھ کہا دس قدم رہ کر بات کرنا صرف دس ہزار دیے  
ہیں تم نے اس لئے صرف اتنا ہی سمجھے۔۔۔ جہان کان میں دھمکی دیتا چلا  
گیا۔۔۔

سیمل ابھی تک یونہی کھڑی اسے دیکھ رہی تھی جب ارہان

مسکراتا قدم قدم چلتا قریب جانے لگا۔۔۔



بھائی آپ نے بیس ہزار دیے ہیں ہم دونوں کو لیکن میرے ایک ہزار کم

ہیں۔۔۔۔ آپ پہلے عصام بھائی سے میرے ایک ہزار

دلوائیں پھر بھابھی سے ملنے جانے دیا جائے گا۔۔۔ ضرم دروازہ کے سامنے

دونوں ہاتھ دائیں بائیں کھول کے اسے روکنے لگا۔۔۔

غنسان نے ایک نظر ضرم کے ناراض چہرے کو دیکھا پھر چہرہ گھوما کر پیچھے

کھڑے عصام کو جو ضرم کی بات پر اسے گھور رہا تھا۔۔۔

عصام دو اسکے پیسے۔۔۔ نہیں بھائی وہ میرے اپنے ہیں یاد کرو بیٹا دو دن پہلے

تم نے مجھ سے ہزار روپے لئے تھے یہ وہی ہیں۔۔۔۔

عصام کی بات پر ضرر جل کر رہ گیا۔۔۔ ہاں تو ایک ہزار ہی لئے تھے ایک لاکھ تھوڑی لے لیے تھے جو اتنا ہنگامہ مچا دیا ہے۔۔۔ بھائی آپ جاہیں معاف کر دیا میں نے غریب لوگوں کو۔۔۔ ضرر عصام کو گھورتا نیچے جانے لگا۔۔۔ جب غنسان نے روک کر ہزار کا نوٹ اسے دیا یہ لو یار۔۔۔ تھینک یو بھائی ضرر اسکے گلے لگتا بول کر بھاگا۔۔۔

اسے پیسے مت دیا کریں پتہ نہیں کہاں اڑاتا پھرتا ہے۔۔۔۔۔  
عصام کہتا ہوا چلا گیا۔۔۔ جب کے غنسان مسکراتا اندر بڑھ گیا۔۔۔۔۔  
ایمان ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی اپنا گھونگھٹ ٹھیک کر رہی تھی دونوں جوڑیوں کی ڈریسنگ ایک جیسی تھی۔۔۔۔۔  
ایمان کا دوپٹہ پورا گلابی تھا۔۔۔ جب کے سیمل کا پیلا یر گلابی۔۔۔۔۔  
کھٹکے کی آواز پر ایمان نے دروازہ کی سمت دیکھا جہاں غنسان کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

مہندی کلر کی شلوار قمیض کے ساتھ ہلکے گولڈن رنگ کا دوپٹہ گلے میں گھما کے ڈالے وہ بہت اچھا لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

غنسان مسکرا کر قریب آنے لگا

باہوں میں چلے آ آ ہووو

ہم سے صنم کیا پردہ۔۔۔۔۔

ہم سے صنم کیا پردہ۔۔۔۔۔

غسان مسکراہٹ دباتا اسکے گھونگھٹ ہونے پر گانا گانے لگا۔۔۔ ایمان بہت  
ضبط سے اپنے تمہہ کا گلہ گھونٹ رہی تھی  
غسان سر جھکا کر اس کا چہرہ دیکھنے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔ ایمان جلدی سے  
پہچھے ہٹی۔۔۔

تنگ مت کریں ورنہ اپنے دیوروں کو بولا کر پٹائی کروا دوں گی۔۔۔ ایمان روعب  
دار لہجے میں دھمکانے لگی۔۔۔

غسان نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔ واہ کیا زمانہ آگیا ہے ہونے والے  
مجازی خدا کو اسکے ہی بھائیوں سے پٹواؤ گی۔۔۔ ترس نہیں آئے گا اتنے ہینڈ سم  
شریف ہونے والے شوہر کو پٹواتے ہوئے۔۔۔ غسان مسکراتا اسکے جھکے سر کو  
دیکھ رہا تھا۔۔۔

ایمان نے سر نفی میں ہلایا۔۔۔

اچھا تو یہ بات ہے مطلب تمہے ذرا سا بھی ترس نہیں آئے گا۔۔۔

غسان کے پھر پوچھنے پر ایمان نے دوبارہ نفی میں سر ہلایا۔۔۔

بڑی کوئی ڈھیٹ ہو دل ہی رکھنے کے لئے کہ دو۔۔۔ کے جی غسان مجھے ترس

کیا آپ پر پیار بھی آئے گا پر نہیں ابھی سے ظالم ہو رہی ہو۔۔۔

غسان ناراضگی سے کہتا منہ بنا کر اسکے قریب ہی کھڑا ہو گیا

ایمان اسکے یوں قریب آنے پر ہنسی ضبط کرتی خود میں سمت گئی۔۔۔ ایمان کو

مزہ آرہا تھا اسے تنگ کرنے میں

چہرہ نہیں دکھانا ابھی سہی ہے پر کچھ بولو تو سہی اتنی مہنگی پڑی ہے مجھے یہ ملاقات پر نہیں تم تو ایسے چپ ہو جیسے منہ میں گٹکا دبائے بیٹھی ہو۔۔۔ شرارت سے کہتا وہ زور سے تمہہ لگانے لگا جب کے ایمان منہ کھولے حیرت سے غمسان کو دیکھنے لگی جو ہنسنے جا رہا تھا ایمان جل کر آگے بڑھتی دونوں ہاتھوں سے اسکے سینے پر مکے برسائے لگی۔۔۔

آپ کو ذرا شرم نہیں آرہی اپنی دلہن سے کوئی ایسے کہتا ہے۔۔۔ میں کہاں سے آپ کو پن واڑی لگ رہی ہوں۔۔۔ تعریف کرنے کے بجائے بے عزتی کر رہے ہیں۔۔۔  
ایمان غمسان کے سینے پے مارتے ہوئے بول رہی تھی غمسان کے ہنس ہنس کر آنکھوں میں پانی آگیا۔۔۔

یکدم ہی غمسان نے اسکی دونوں کلائیاں تھام کر اپنے قریب کیا۔۔۔ کتنا مارو گی یار اگر مر گیا تو کیا کرو گی۔۔۔ غمسان کا سنجیدہ لہجہ ایمان کے کانوں میں پڑا

آپ کو لگتا ہے میرے ہاتھ آپ کی جان لے لیں گے۔۔۔  
بلکل نہیں۔۔۔ غمسان جھٹ بولا۔۔۔

پھر فضول گوئی سے گرہیز کریں مرنے مارنے والی باتیں مجھے بلکل پسند نہیں۔۔۔



ساتھ روم سے نکل گیا۔۔۔



جہان سیڑیاں پھلانگتا اپنے روم کا دروازہ کھولتا۔۔۔ جیسے ہی اندر آیا۔ سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھ کر وہیں جم گیا۔۔۔

وردہ نے دروازہ کھلنے کی آواز پر سر اٹھا کر دیکھا دروازے کے پتچ و پتچ جہان ساکت کھڑا تھا۔۔۔

یہ نہیں تھا کہ جہان ہمدانی پہلی نظر میں ہی کسی کے عشق میں گرفتار ہوئے تھے۔

وہ تو صدمے میں چلا گیا تھا۔۔۔ جہان ہمدانی جو اتنے صفائی پسند شخص ہیں اسی کے بیڈ پر کھڑی جانے کب سے وہ بھنگڑا ڈال رہی تھی۔۔۔ ہاتھ میں اسکا فیوریٹ پرفیوم دبوچے کھڑی اسے ایسے دیکھ رہی تھی۔۔۔ جیسے وہ کوئی چور ہو

جہان اسکے دیکھنے پر ہوش میں آتا اس تک جانے لگا جب وردہ نے ہاتھ میں دبوچی بوتل اسکے سامنے کی۔۔۔

روک جاہیں ورنہ وہ آپ کے پیچھے لگ جائے گی۔  
وردہ زور سے بولتی پیچھے ہوئی۔۔۔

جہان اسکے چیخنے پر یکدم روک کر حیرت سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔  
وردہ ڈرتی ہوئی بیڈ کے ارد گرد دیکھنے لگی۔۔۔

جب کے جہان اسے۔۔۔۔درمیانہ قد لمبے بال جو کمر پر بکھرے ہوئے  
تھے۔۔۔سرخ و سفید نازک سی وہ لڑکی کافی کیوٹ لگی تھی اسے  
بتانا پسند کرو گی تم میرے روم میں میرے ہی بیڈ پر چڑھی ناچ کیوں رہی  
ہو۔۔۔۔

جہان کے سخت لہجے میں پوچھنے پر وردہ سہم گئی۔۔۔  
اس سے پہلے جہان پھر کچھ کہتا۔۔۔میاؤں کی آواز پر وردہ جمپ مارتی چیختی  
اس سے ٹکرائی

وردہ کے اچانک ٹکرانے پر دونوں ساتھ زمین بوس ہوئے۔۔۔۔  
آ۔۔۔پاگل لڑکی ہٹو اوپر سے۔۔۔۔  
اللہ جی ہمیں بچالیں۔۔۔وردہ اسکی سننے بغیر اپنی آنکھوں کو میچے دعا مانگنے  
لگی۔۔۔۔

میں نے کہا ہٹو میرا ہاتھ توڑو گی۔۔۔۔جہان اسکے کان کے قریب  
چیخا۔۔۔وردہ ڈر کر اس سے دور ہوتی کھڑی ہو کر اپنے بال ٹھیک کرنے  
لگی۔۔۔۔

جہان نے اپنے ہاتھ کو دیکھا جو اسکے نیچے مڑ گیا تھا۔۔  
تمہارا دماغ خراب ہے میرا ہاتھ ٹوٹ جاتا ابھی۔۔۔انف۔۔۔جہان ہاتھ کو  
دباتا اسے گھورنے لگا۔۔۔۔

جب کے وردہ آنکھیں پھاڑے بیڈ کی جانب دیکھنے لگی۔۔۔

جہان الجھ کر اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھنے لگا۔۔۔۔  
 کہیں اسے کوئی جن بھوت تو۔۔۔۔ اس سے پہلے وہ آگے کچھ سوچتا میاؤں کی  
 دوبارہ آواز پے بیڈ کے پاس نیچے کھڑی بلی کو دیکھ کر جھٹکا کھا کر رہ گیا۔۔۔۔  
 وردہ دوبارہ اسکی جانب آئی۔۔۔۔ پلیز اسے بھگائیں۔۔۔۔  
 کیوں تم خود اسے یہاں لے کر آئی ہو اس لئے تم خود اٹھاؤ اور اگر میرے  
 روم میں مجھے یہ بلی یا تم دونوں میں سے کسی نے بھی روم کا ستیاناس کیا تو  
 دونوں کی ٹانگیں توڑ دوں گا اب بھاگو۔۔۔۔ جہان ہاتھ دباتا اسے گھور کر  
 کہا۔۔۔۔

وردہ کی حیرت سے آنکھیں کھول گئیں۔۔۔۔  
 آپ کو شرم نہیں آرہی ایک لڑکی کو آپ اس طرح کہ رہے ہیں۔ اور ہم  
 جان کر نہیں آئے اللہ جانے کس کی بلی ہے ہم تو سیمبل کو دیکھنے جا رہے تھے  
 ہمیں کیا پتہ تھا یہ اتنی خوفناک چیز ہمارے پیچھے پڑھ جائے گی۔۔۔۔  
 وردہ تیز تیز بولتی اسے حیرت میں ڈال گئی۔۔۔۔  
 ایک ایک منٹ تم اتنی پیاری بلی کو خوفناک کہ رہی ہو۔۔۔۔ اور یہ ہم میں  
 کون ہے۔۔۔۔

جہان ایک نظر سفید فر والی نرم و ملائم پیاری سے بلی کو دیکھ کر پوچھنے  
 لگا۔۔۔۔

کیا مطلب کون ہے ہم اپنی بات کر رہے ہیں۔۔۔۔ وردہ الجھ کر اپنی طرح

اشارہ کرنے لگی۔۔۔

جہان نے اسکے آگے پیچھے نظر دوڑا کر دیکھا پر اسے ان تینوں کے سوا کوئی اور  
نظر نہ آیا پھر ایک قدم اسکے نزدیک گیا۔۔۔۔

مجھے تو کوئی اور نظر نہیں آرہا پھر یہ ہم کون ہے۔۔۔۔  
وردہ پہلے تو اسکی بات سمجھنے کی کوشش کرنے لگی

جب سمجھ آیا تو اپنے ماتھے پر زور سے ہاتھ مارا۔۔۔ افف تو بہ ہے آپ کب  
سے ہمارا مذاق بنا رہے ہیں۔۔۔ ہم اسی طرح سے بات کرتے ہیں۔۔۔۔  
وردہ اسے گھورتی چبا چبا کر بولی۔۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔ اوہ اب سمجھا مغل بادشاہوں کے زمانے کی ہو تم ہم۔۔۔ ہاہاہا۔۔۔۔ جہان  
ہنستے ہوئے اسکا مذاق اڑانے لگا۔۔۔۔

وردہ غصے میں اپنی شہادت کی انگلی سے چشمہ ٹھیک کرتی ایک ہاتھ سے اسکے  
سینے پر ہاتھ مارتی جانے لگی۔۔۔

تم نے مجھے مارا چشمش۔۔۔ جہان نے مصنوعی غصہ کرتے اسے کہا وردہ دروازے  
پر ہی ڈر کر رک گئی۔۔۔

وردہ کے یوں روکنے پر جہان کی آنکھیں چمکی۔۔۔۔

پلٹ کر بیڈ کے پاس کھڑی بلی کو اٹھایا۔۔۔ جو بیچاری کب سے دونوں کو لڑتا  
دیکھ رہی تھی۔۔۔

اوے چشمش ذرا ادھر دیکھو۔۔۔۔۔ جہان کے کہنے پر وردہ نے

جیسے ہی پلٹ کر اسے دیکھا بیچاری کا دل اچھل کر حلق میں آگیا۔۔۔۔۔ کک کیا کر رہے ہیں۔۔۔۔۔

ارے کچھ نہیں اسے لے کر جاؤ۔۔۔۔۔ جہان بلی اٹھاتا اسکے قریب جانے لگا۔۔۔  
وردہ چیخیں مارتی ہوئی باہر کی طرف بھاگی۔۔۔۔۔ آآآ۔۔۔۔۔ نہیں نہیں پلیز اسے  
ہم سے دور رکھیں ہماری جان نکلتی ہے۔۔۔۔۔ آپ آپ خود لیجائیں۔۔۔  
جہان تیزی سے اسکے پیچھے بھاگتا سامنے آیا وردہ بروقت رکی ورنہ ٹکرا جاتی۔۔۔  
میں کچھ نہیں جانتا چلو پکڑو اسے۔۔۔۔۔

نن۔ نہیں آپ کیوں چڑ گئے ہیں ہم آپ کو نہیں جانتے۔۔۔۔۔  
وردہ چڑ کر بولتی سمیل کے روم کھولتی اندر چلی گئی۔۔۔۔۔  
اسکی تو۔۔۔۔۔ جہان بڑبڑا کر پیچھے گیا۔۔۔۔۔  
اندر ارہان اور سمیل دونوں ساتھ کھڑے وردہ کو شوک میں دیکھ رہے تھے۔۔۔  
اوشٹ یہ پاگل لڑکی۔۔۔۔۔ جھنجھلا کر بلی کو اتارتا حیرت سے کھڑی وردہ کا بازو  
پکڑ کر باہر لایا۔۔۔۔۔

روکو ذرا تم ہلنا مت یہاں سے۔۔۔۔۔ انگلی اٹھا کر اسے وارن کرتے دوبارہ اندر  
گیا۔۔۔۔۔

ارہان جو سمیل سے کچھ کہنے لگا تھا جہان کے آنے پر اسکی طرف بڑھا۔۔۔  
میں نے کہاں تھا دس قدم پر رہنا یہ تھوڑی کہا تھا قدم قریب جاؤ۔۔۔۔۔ اب وہ  
باہر مس ہم نے دیکھ لیا کیا سوچ رہی ہوگی۔۔۔۔۔

بریک پر پاؤں رکھو۔۔۔ میں شکل سے کوئی چور نظر آرہا ہوں۔۔۔ میری  
ہونے والی بیوی ہے اور تم وردہ کے پیچھے بلی پکڑے کیوں بھاگ رہے  
ہو۔۔۔

ارہان اسکی بات کاٹتا جہان کو گھور کر بولا۔

اوہ تو مس ہم کا نام وردہ ہے نا نہیں۔۔۔ بعد میں بتاؤں گا۔۔۔ جہان کہ کر  
جانے لگا پھر روک کر اسے دیکھا جہان کے کچھ کہنے سے پہلے ہی عصام اندر  
آیا۔۔۔

بھائیوں جلدی نکلو دادی آرہی ہیں۔۔۔ عصام آتے ہی بولا  
ارہان نکلو ورنہ ابھی شامت آ جائے گی۔۔۔ جہان اسے لیتا باہر نکل گیا۔۔۔  
عصام دونوں کی بوکلاہٹ دیکھتا ہنستا ہوا سیمیل کے پاس آیا جو منہ پر ہاتھ رکھے  
اپنی ہنسی روک رہی تھی

اتنی سی گڑیا ہماری اتنی بڑی ہوگئی پتہ ہی نہیں چلا۔۔

عصام اسے اپنے سینے سے لگا کر سر پر پیار کرتے بول رہا تھا۔۔۔ سیمیل کی  
آنکھیں میں ڈھیر سارے آنسوؤں جما ہوگئے۔۔۔

عصام بھائی میں ابھی بھی آپ کی چھوٹی سی بہن ہوں۔۔۔

سیمیل نم لہجے میں بولی عصام اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتا گہری سانس لیتا پیچھے  
ہوا۔۔۔

رونے کی نہیں ہو رہی ابھی ٹائم ہے رخصتی میں۔۔۔ عصام زبردستی چہرے پر

مسکراہٹ لاتا بولا۔۔۔۔۔

رضیہ بیگم جو دادی کے ساتھ اندر آرہی تھی دونوں بہن بھائی کو گلے گلے دیکھ  
نم آنکھوں سے مسکراتی قریب آئیں۔۔۔۔۔

بھائی کو رلا دیا۔۔۔۔۔ دادی شفقت سے سر پر ہاتھ پھیرتی نرم لہجے میں  
بولیں۔۔۔۔۔ سیمل کچھ بھی کہے بغیر ان کے گلے لگ گئی۔۔۔۔۔

مجھے معاف کر دینا بیٹی دیکھو تو کیسی دادی ہوں اپنی ایک ہی پوتی سے زندگی  
بھر چیرتی رہی میں تو اپنی بیٹی کے لاڈ بھی نہیں اٹھا پائی۔۔۔۔۔

لو جی یہاں ایمو شٹل سین چل رہے ہیں کسی نے مجھے بلایا نہیں۔۔۔۔۔ ضرم  
اندر اتے بلند آواز میں بولتا مسکرا کر سب کے قریب آیا۔۔۔۔۔

چپ بد معاش۔۔۔۔۔ دادی نے آنسو صاف کرتے اسکے۔ جھڑکا۔۔۔۔۔

ہیں؟ دادی میں بدماش میں تو اتنا معصوم بچا ہوں۔۔۔۔۔ اور آپ لوگ رونا بینڈ  
کریں چلیں اب ورنہ مہمان ہی نہ چلے جائیں۔۔۔۔۔

سیدھا نہیں بول سکتے تھے۔۔۔۔۔ بس باتیں کروا لو۔۔۔۔۔ رضیہ بیگم گھور کر کہتی  
سیمل کو ساتھ لیکر جانے لگیں۔۔۔۔۔

ایک منٹ روک جائیں میں لے کر جاؤنگا اپنی موٹی چھپکلی کو لے کر ضرم نے  
سیمل کے گرد بازو کا حصار کرتے سر چوما۔۔۔۔۔

سیمل جو اسکے موٹی چھپکلی کہنے پر پیچھے کرنے والی تھی ضرم کے پیار کرنے پر  
بد تمیز کہہ کر اسکے سینے پر سر رکھ کر مسکرا دی۔۔۔۔۔



اوہ اچھا خیر میں نے اتنا نہیں پوچھا تھا لیکن کوئی بات نہیں۔۔۔ جہان کندھے  
اچکاتا سیدھا کھڑا ہو گیا۔۔۔ مووی بنوانے کے لئے۔۔۔



مہندی کی رسموں کے بعد تصویروں اور مووی کا سلسلہ چلا جو ڈانس ہونے  
تک رہا۔۔۔ اگر ہمدانی صاحب نہیں رکواتے تو ایک البم سب بھائیوں کا الگ  
سے ہوتا۔۔۔۔۔

تمہاری وجہ سے عزت ہوئی ہے ورنہ میں خود اپنی پیکیں نہیں لیتا۔۔۔۔۔ عصام  
جہان اور ضرم کو گھور کے بولا

عصام کچھ نہیں ہوا پاپا نے صرف روکا تھا۔۔۔ مہمانوں نے کھانا بھی کھانا  
تھا۔۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
سب ٹیبل کے گرد بیٹھے کھانا کھا رہے تھے جب غنسان ارہان سے باتیں کرتا  
اسے دیکھ کر سمجھانے لگا۔۔۔

عصام دونوں کو گھور کر پلیٹ پے جھک گیا۔۔۔۔۔ یکدم ہی جہان کو وردہ ادھر  
ہی آتی نظر آئی۔۔۔۔۔

وردہ جیسے ہی ٹیبل کے پاس سے گزارنے لگی۔۔۔۔۔ میاؤں کی آواز پر چیخ مارتی  
خالی کرسی پر چڑھ گئی۔۔۔۔۔

باہا۔۔۔۔۔ جہان اسے دیکھتا قہقہہ لگانے لگا۔۔۔ وردہ آواز پر تیزی سے کرسی پر سہی  
ہو کر بیٹھ گئی ورنہ سب نے مذاق بنا لینا تھا۔۔۔۔۔

چشمش ڈرپوک ہاہاہا۔۔۔۔۔ جہان ابھی تک ہنس رہا تھا۔۔۔۔۔ سب نے گردن موڑ کر وردہ کو دیکھا۔۔۔

سب کو اپنی جانب متوجہ دیکھ وردہ جلدی سے اٹھ کر اسکے پاس آئی۔۔۔۔۔ آپ ہوں گے ڈرپوک ارہان بھائی دیکھیں کب سے ہمیں تنگ کر رہے ہیں۔۔۔۔۔ پہلے بلی ہمارے پیچھے لے کر آ رہے تھے بہت مشکل سے اپنی جان بچائی تھی اب پھر چھیڑ رہے ہیں

بے شرم۔۔۔۔۔ وردہ چشمہ ٹھیک کرتی معصومیت سے بول رہی تھی۔۔۔۔۔ غنسان نے اسکی بات سنتے جہان کو گھورا۔۔۔۔۔

جہان اپنے بھائی کے گھورنے پر کانوں کو ہاتھ لگانے لگا۔۔۔۔۔ شرم کرو جہان سوری کرو ابھی۔۔۔۔۔

بھائی میں نے کیا کہہ دیا۔۔۔۔۔ جہان میں کیا کہہ رہا ہوں۔۔۔۔۔ اچھا بھئی۔۔۔۔۔ غنسان کے دوبارہ کہنے پر جہان ہاتھ جھاڑتا کھڑا ہوا۔۔۔۔۔

سوری۔۔۔۔۔ جہان نے نظریں جھکا کر سوری کہا۔۔۔۔۔

اٹس اوکے۔۔۔۔۔ وردہ اسکے شرافت سے کہنے پر معاف کرتی جانے ہی لگی تھی چشمش بعد میں بتاتا ہوں۔۔۔۔۔

جب جہان کی سرگوشی سن کر اسے گھورتی پیر پٹخ کر چلی گئی۔۔۔۔۔



مہندی کی تقریب رات تین بجے تک برخاست ہوئی۔۔۔۔۔ چونکہ مہندی گھر کے



چلو جی دلہن کو نیند آرہی ہے اٹھو پھر میں کہتی ہوں گھر چلیں۔۔۔  
 حمنہ ایمان کا سر گود سے اٹھا کر خود اٹھ کر روم سے چلی گئی۔۔۔۔  
 ایمان نے اب کی بار سیمل کی گود میں سر رکھا  
 ایمان اٹھو غنسان۔۔۔۔

انعم کے کہتے ہی ایمان تیزی سے اٹھ بیٹھی۔۔۔۔ گلے ہی پل سب کا قہقہ بلند  
 ہوا۔۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔ دیکھو ذرا اسپید نام سنتے ہی ساری خماری اڑن چھو ہوگئی۔۔۔۔  
 انعم ہنس کر کہنے لگی ایمان نے چڑ کر سب کو دیکھا۔۔۔۔

سیمل کی بچی زیادہ مت ہنسو ابھی ارہان کو بلا کر لے آؤنگی۔۔۔۔  
 ہاہاہا۔۔۔۔ ارے ایمان بھابھی جی پلیز بلا کر لائیں لیکن خیال رہے پہنچنے سے  
 پہلے ہی کہیں بھائی سے ٹکراؤ نہ ہو جائے۔۔۔۔

سیمل وردہ کے ہاتھ پے ہاتھ مارتی اسے چڑانے لگی۔۔۔ ایمان اٹھ کر پاس پڑا  
 تکیہ اسے مارتی بیڈ سے اتر کر صوفے پے جا لیٹی۔



حمنہ آپنی ایک منٹ۔۔۔۔ غنسان حمنہ کو روکتا اس تک آیا جو سب کو بلانے  
 روم میں جا رہی تھیں۔۔۔۔

حمنہ نے آواز پر پلٹ کر اسے دیکھا۔۔۔۔ کیا ہوا غنسان  
 کیا میں بولا دوں وہ دراصل میں اوپر ہی جا رہا ہوں۔۔۔۔

غسان اپنے کان کی لو کو مسل کر ہچکچا رہا تھا۔۔۔  
 حمہ اس کی بات سنتے ہی مسکرانے لگی۔۔۔ جی جی بلکل جائیں۔۔۔ معنی خیز  
 مسکراہٹ کے ساتھ کہتی حمہ واپس چلی گئی۔۔۔  
 غسان مسکراتا اوپر بھاگا اس سے پہلے کوئی بھائی دیکھ لیتا۔۔۔۔۔  
 ایمان سو گئی کیا؟۔۔۔ باتیں کرتی انعم نے اچانک اسے دیکھا مہندی کے جوڑے  
 میں لیٹی میک اپ سے پاک چہرہ سوتے میں وہ بلکل چھوٹی بچی لگ رہی  
 تھی۔۔۔۔۔

انعم کی بات پر بند آنکھوں کے ساتھ ہی نہیں میں جواب آیا۔۔۔۔۔  
 اچانک ہی کوئی دروازے پے دستک دیتا آہستہ سے اندر آیا۔۔۔۔۔  
 غسان کو دیکھتے ہی سب اٹھ کھڑی ہوئیں۔۔۔۔۔  
 ارے غسان بھائی آپ۔۔۔۔۔ سیمل کی آواز ایمان کے کانوں میں پڑی۔۔۔۔۔  
 اس سے پہلے غسان سیمل کو جواب دیتا بائیں جانب سے ایمان کی جھنجھلائی  
 ہوئی آواز ابھری۔۔۔۔۔

سیمل اب میں بیوقوف نہیں بننے والی اور اگر تمہارے بھائی آتے ہیں تو آجائیں  
 میں نہیں ڈرتی نہ ہی شرماتی ہوں۔۔۔۔۔  
 ایمان کہتے ہی ایک بازو اپنے سر پر رکھ کر خاموش ہو گئی۔۔۔۔۔ غسان تو اسے  
 دیکھ کر رہ گیا جب کے سب قہقہہ ضبط کرتی باہر نکلتی چلی گئیں۔۔۔۔۔  
 چپ ہو جاؤ تھوڑی دیر یار پلیز۔۔۔۔۔ ایمان انکے ہنسنے پر چڑ کر اٹھی۔۔۔۔۔ پر

جیسے ہی نظر غنسان پر پڑی ایمان ہڑبڑا کر صوفے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔  
 آپ۔۔۔ ایمان نے تیزی سے صوفے سے دوپٹہ اٹھا کر اڑا۔۔۔ غنسان اسکی  
 بوکلاہٹ پر ہنستا ہوا قریب آیا۔۔۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔ میں تو تمہے دیکھنے آیا تھا۔۔۔ کافی اچھی لگ رہی ہو۔۔۔ غنسان گھمبیر  
 لہجے میں کہتا گہری نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔  
 ایمان نے شرما کر نظریں جھکا لیں۔۔۔

ویسے تم نے بتایا نہیں آج میں کیسا لگ رہا ہوں۔۔۔ غنسان اسے دیکھ کر  
 پوچھنے لگا ایمان نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا پھر آہستہ سے بولی۔۔۔ اچھے لگ  
 رہے ہیں۔۔۔۔۔

صرف اچھا۔۔۔ غنسان بے ایک آئی برو اچکا کر دوبارہ پوچھا  
 تنگ مت کریں۔۔۔ اس میں تنگ کرنے والی بات کہاں سے آگئی میں تو  
 صرف پوچھ رہا ہوں۔۔۔۔۔

اس سے پہلے ایمان کوئی جواب دیتی دروازے پر دستک ہوئی دونوں نے چونک  
 کر دروازے کی سمت دیکھا



سیمل وردہ کے ساتھ کھڑی باتیں کر رہی تھی۔۔۔۔۔ جب ارہان سیمل سے  
 ایک بار ملنے کے لئے بہانا بنا کر آیا۔۔۔۔۔

ارہان جیسے ہی اوپر آیا سیمل کو دروازے کے پاس کھڑے دیکھ خوش ہوتا ان

تک پونھنچا۔۔

ارہان کو اچانک سامنے دیکھ کر سیمیل نے سیڑیوں کی جانب دیکھا جب کے  
ارہان اسکے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔۔

آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟

وہ میں۔۔۔۔ ہاں وردہ تمہے نیچے مہرو بھابھی بلا رہی ہیں۔۔۔

سیمیل کی آواز پے وہ گڑبڑاتا وردہ سے بولا۔۔۔۔

وردہ نے ایک نظر سیمیل کو دیکھا پھر مسکرا کر جانے لگی۔۔۔۔

وردہ روکو۔۔۔ وہ بب بھائی یہیں ہیں۔۔۔ سیمیل گھبراتی ہوئی اسے دیکھ کر بولی

سیمیل کی بات سنتے ہی وردہ کا دل چاہا دیوار پے اپنا یا پھر اس کا سردے

مارے۔۔۔۔  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جب کے ارہان سوچ میں پڑھ گیا اب رکے یا جائے۔۔۔

کیا ہو رہا ہے یہاں؟ ضرم کی آواز پر تینوں نے جھٹکے سے اسکی جانب

دیکھا۔۔۔

کچھ نہیں باتیں کر رہے ہیں کیوں۔۔۔۔

نیچے بولا رہے ہیں سب کو اور یہ بھائی اور ایمان بھابھی کہاں ہے۔؟

ضرم اپنے انے کی وجہ بتا کر ارد گرد نظر دوڑاتا پوچھنے لگا۔۔۔

ایمان روم میں ہے ہم بلاتے ہیں۔۔۔۔۔ وردہ جلدی سے کہتی دوڑ لگا گئی ورنہ

ضرم کا بھروسہ نہیں تھا روم میں چھاپا مار دیتا۔۔۔۔۔ ارہان تو بیچارہ پکڑا جا چکا

تھا۔۔۔۔

ضرم کیا تم نیچے جا سکتے ہو۔۔۔۔ ہم جا سکتا ہوں۔۔۔۔ سیمیل تم یہاں کیوں  
کھڑی ہو۔۔۔۔ ضرم ارہان کو جواب دیتا سیمیل سے بولا جو اسے گھور رہی  
تھی۔۔۔۔

. . ضرم تم پیدائشی ڈھیٹ ہو یا کوئی ڈپلومہ کر رکھا ہے۔۔۔۔ ارہان تپا  
باہا سہی کہا ویسے یہ پیدائشی ڈھیٹ ہے۔۔۔۔ عصام ہنستا سیمیل کے گرد بازو کا  
حصار کرتا بولا۔۔۔۔

لو ایک اور آگیا۔۔۔۔ ارہان بڑبڑایا۔۔۔۔

کچھ کہا۔۔۔۔ نہیں میری کیا مجال کچھ کہنے کی۔۔۔۔  
عصام کے پوچھنے پر کندھے اچکا کر اسے کہتا سیمیل کو دیکھنے لگا جو مسکرا کر اسی  
کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔



وردہ نے آہستہ سے دروازہ کھولا۔۔۔۔

وہ غنسان بھائی آپ دونوں کو نیچے بولا رہے ہیں۔۔۔۔

اوہ اچھا اتے ہیں۔۔۔۔ غنسان کے مسکرا کر کہنے پر وردہ سر ہلا کر واپس جانے

لگی جب ایمان تیزی سے باہر نکلی۔۔۔۔ چلو وردہ ساتھ ہی چلتے ہیں۔۔۔۔

یہ لڑکی نہ۔۔۔۔ غنسان بڑبڑاتا دونوں کے ساتھ ہی چل دیا

ارے آگئے بھائی بھابھی۔۔۔۔ غنسان ایمان کو آتا دیکھ ضرم مسکرا کر

بولاً۔۔۔۔

ارہان اسکے مسکرانے پر جل بھون کر رہ گیا۔۔۔۔ کباب میں ہڈی جو بن گیا تھا  
ضرم۔۔۔

کیا بات ہے سب ایسے یہاں کیوں کھڑے ہیں۔۔۔  
کچھ نہیں بھائی ضرم آج کل چوکیدار کی نوکری پر لگا ہے۔۔۔ عصام ارہان کے  
تپے تپے چہرے کو شرارت سے دیکھ کر کہنے لگا۔۔۔

ہم تو پھر جاؤ گیٹ پر پہرا دو یہاں کیوں کھڑے ہو۔۔۔ غنسان نے ایک  
نظر ارہان کو دیکھا پھر مسکراہٹ ضبط کرتا اسے کہنے لگا۔۔۔

بھائی آپ مجھے کہہ رہے ہیں۔۔۔۔  
ہاہاہا۔۔۔ ہاں بالکل چلو نیچے ورنہ اب کی بار دادی نے آجانا ہے۔۔۔۔

غنسان ہنس کر کہتا سب کے ساتھ نیچے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔



اے چشمش مجھے بات کرنی ہے تم سے۔۔۔ سب پورج میں کھڑے تھے جب  
جہان وردہ کو دیکھتا اسکے برابر میں آکر سرگوشی میں بولا۔۔۔

وردہ نے ایک نظر سب کو دیکھا پھر ساتھ کھڑے جہان کو دیکھ کر ناک چڑھا  
کر چشمہ ٹھیک کیا۔۔۔ ہمیں کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔۔

تمہے سننا پڑے گی میری بات ورنہ نکاح والے دل بلی کے ساتھ تمہے کار میں  
بند کر دوں گا۔۔۔

ہمیں دھمکی دینے کی ضرورت نہیں ہے جو بات کرنی ہے یہیں کریں۔۔۔ وردہ  
گھبرا کر اس ڈھیٹ شخص کو گھورتی چبا چبا کر بولی۔۔۔  
نہیں یہاں نہیں چلو میرے ساتھ۔۔۔  
ہم اجنبی لوگوں کے ساتھ نہیں جاتے اس لئے جو کہنا ہے یہیں کہیں۔۔  
محترمہ آج اسی اجنبی کے بیڈروم اسی اجنبی کے بیڈ پر کھڑی بھنگڑا کر رہی  
تھی۔۔۔

جہان کی بات سنتے ہی وردہ نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔  
آپ ہم پر الزام لگا رہے ہیں ہم کب بھنگڑا کر رہے تھے ہم تو ڈر کی وجہ سے  
بستر پر چڑھ گئے تھے۔۔  
اف بہت ہی کوئی ڈھیٹ ہو تم۔۔۔ ملو ذرا بعد میں بتاؤنگا تمہیں۔۔۔  
جہان انعم کو قریب آتا دیکھ جل کر کہتا چلا گیا۔  
ہنہ ہم تو جیسے ڈر جائیں گے۔۔۔ شہادت کی انگلی سے چشمہ ٹھیک کرتی وردہ  
بڑبڑاتی۔۔۔



عصام بھائی آپ نے شادی میں اپنی گرل فرینڈ اوہ سوری  
میرا مطلب ہماری ہونے والی بھابھی کو انوائٹ کیا ہے ؟  
ضرم بیڈ پر لیٹا مسکراہٹ دباتا رازداری سے پوچھنے لگا۔۔۔  
عصام جو نکاح میں پہننے کے لئے شلوار قمیض نکال رہا تھا پلٹ کر اسے کھا

جانے والی نظروں سے دیکھنے لگا۔۔۔۔۔  
 ضرم کتنی بار کہ چکا ہوں تعبیر کے لئے یہ لفظ استعمال مت کیا کرو۔۔۔ گرل  
 فرینڈ نہیں ہے وہ۔۔۔ میری بہترین دوست ہے۔۔۔  
 اچھا سوری لیکن اس دن کون بتا رہا تھا کہ اس سے شادی کرونگا۔۔۔۔۔ ضرم  
 آنکھیں مٹکا کر بولتا یاد کروانے والے انداز میں کہنے لگا۔۔۔۔۔  
 ہاں تو کرونگا جب پڑھائی مکمل ہو جائے گی بھائی کی طرح آفس جانے لگوں گا  
 تب۔۔۔ میں تعبیر سے کہ چکا ہوں وہ متفق بھی ہے۔۔۔۔۔  
 اور ایک اور بات تعبیر الگ ہے بلکل۔۔۔ میں عزت کرتا ہوں اسکی بہت  
 اچھی ہے وہ۔۔۔۔۔ عصام مسکرا کر کہتا اسے سوچنے لگا۔۔۔۔۔  
 اوہ ہووو یہ بات ہے پھر تو آپ کو لازمی بلانا چاہیے اچھا ہے سب سے مل  
 لینگی۔۔۔۔۔

نہیں وہ نہیں آئے گی۔۔۔  
 ارے آپ سیمل سے بول دیں نہ شادی میں ہی بلوالیں۔۔۔ ضرم بیڈ سے اٹھ  
 کر اسے مشورہ دینے لگا۔۔۔  
 جب کے عصام سوچ میں پڑ گیا۔۔۔ پھر تو سیمل کو بتانا پڑے گا سب۔۔۔۔۔  
 کہاں کھو گئے؟ ضرم کی آواز پر عصام نے خیالوں کو جھٹک کر اسے دیکھا۔۔۔  
 ٹھیک ہے لیکن تم اپنا منہ بند رکھنا۔۔۔۔۔ عصام کہتا دوبارہ اپنے کام میں لگ  
 گیا۔۔۔

جب کے ضرم اسے گھورتا واپس لیٹ گیا



صبح سے ہی گھر میں ہر کوئی مصروف تھا۔۔۔۔۔ کسی کو ڈرینگ کی فکر تھی تو کسی کو اپنے بالوں کی۔۔۔

نکاح کے بعد ریفریشنٹ کا انتظام گارڈن میں تھا۔۔۔۔۔

جہان فضل بھائی کے ساتھ مولوی صاحب کو لینے گیا ہوا تھا۔۔۔۔۔

جب کے غنسان اور ارہان کے ساتھ عصام اور ضرم روم میں گھسے صرف نام کی مدد کر رہے تھے

خدا کے لئے عصام چھوڑ دو میرے بال میں خود بنا لوں گا۔۔۔۔۔ تم تو گنجا کر دو گے مجھے۔

NEW ERA MAGAZINE.com  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارہان بیزار ہو کر بولا۔۔۔۔۔ عصام کب سے اسکے بال بنا کم جیل لگا کر کھیل زیادہ رہا تھا۔۔۔

ارے یار سلکی بال ہیں اب میں اپنے تو بنا لیتا ہوں پر تمہارے سمجھ ہی نہیں آ رہا کیا کروں۔۔۔

ہاں تو مجھے معاف کر دو میں خود کر لوں گا پلینز۔۔۔۔۔

ارہان نے باقاعدہ اسکے سامنے ہاتھ جوڑے۔۔۔۔۔

غنسان اور ضرم قہقہہ لگا کر ہسنے لگے۔۔۔

لو پہلے ہی کہ دیتے اب معافی مانگے کی ضرورت نہیں ہمارے بہنوئی ہو۔۔۔۔۔

شکر ہے کچھ تو مانے۔۔۔ ارہان آئنے میں اپنے بال سیٹ کرتا مذاق میں بولا۔۔  
 نہیں ارہان مانتے ہیں۔۔۔ ہماری سب سے قیمتی چیز لے کر جا رہے ہو۔۔۔  
 اسکا خیال رکھنا بہت معصوم ہے میری چھوٹی سی بہن۔۔۔  
 غنسان کی بات پر سب اسے دیکھنے لگے۔۔۔  
 ارہان قدم۔ قدم چلتا اسکے سامنے آیا۔۔۔  
 غنسان بھائی میں ہمیشہ اسے خوش رکھوں گا۔۔۔  
 ارہان کے کہنے پر تینوں بھائی مسکرائے جہان جو اندر آرہا تھا ارہان۔ کی بات  
 سن کر وہ بھی مسکرانے لگا۔۔۔



NEW ERA MAGAZINE  
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
 ماشاء اللہ ماشاء اللہ دونوں بہت خوبصورت لگ رہی ہو۔۔۔۔۔  
 رضیہ بیگم افراہ بیگم کے ساتھ روم میں آتی دونوں کو تیار دیکھ کر بولیں۔۔۔۔۔  
 سادھا سفید خوبصورت سا سوٹ ساتھ لال رنگ کا دوپٹہ لٹے۔۔۔ لائٹ سا  
 میک اپ ساتھ ٹیکا اور نتھ پہنے دونوں بہت خوبصورت لگ رہی تھیں۔۔۔۔۔  
 سیمل نے اپنی ماں کو دیکھا تو آنکھوں میں آنسوں جما ہو گئے۔۔۔ دوسری طرف  
 ایمان کا بھی یہی حال تھا۔۔۔

خبردار دونوں میں سے کوئی بھی روئی میں نے اتنی محنت سے میک اپ کیا  
 ہے۔۔۔۔۔

حمنہ نے یکدم مصنوعی غصے سے دھمکی دی۔۔۔

حمنہ کے اچانک اس طرح کہنے پر سب ہنس دی پر دل کا کیا کرتیں جو بو جھل  
ہو گیا تھا۔۔۔



کچھ ہی دیر میں نکاح کے لئے دونوں جوڑیوں کو لاؤنج میں لایا گیا۔۔۔۔  
بیچ میں جالی دار خوبصورت سا پردہ تھا۔۔۔ ایک طرف مرد تو دوسری طرح  
عورتیں بیٹھی تھیں پہلے سیمیل اور ارہان کا نکاح ہوا۔۔۔۔۔ یہ خواہش سب  
بھائیوں کی تھی۔۔۔

اسکے بعد ایمان اور غنسان کا۔۔۔۔۔ نکاح کے بعد مبارک سلامت  
ہوئی۔۔۔۔

سیمیل روم میں آتے ہی رونا شروع ہو چکی تھی۔۔۔۔۔ جب کے ایمان غنسان کو  
دیکھ کر عجیب سے ڈر میں مبتلا ہو گئی۔۔۔۔۔  
ایمان بیٹی۔۔۔۔۔ افرام بیگم کے پکارنے پر ایمان انکے سینے سے لگ کر رونے لگی

۔۔۔۔۔۔۔۔  
ماں سے جدائی کا دکھ تو رلا رہا تھا پر جانے کیوں غنسان کو دیکھ کر اسکے لئے  
دل ڈر گیا تھا۔

چپ ہو جاؤ چھوٹی چڑیا۔۔۔۔۔ سیمیل سب سے مل کر اپنے باپ بھائیوں کے  
ساتھ بیٹھی روئے جا رہی تھی۔۔۔

جہان کی بات سنتے ہی چپ ہونے کے بجائے اسکے سینے پر سر رکھ کر رونے

لگی۔۔۔۔

پاپا ارہان کو بولیں سیمیل رو رہی ہے اسلئے وہ نہیں جائے گی اب تمہارے  
ساتھ۔۔۔۔

عصام آنسو ضبط کرتا مذاق میں بولا۔۔۔۔ غنسان نے اپنی آنکھیں رگڑ کر اسے \*  
گھورا۔۔۔۔

کوئی نہیں پاپا میں تو ایسی رو رہی ہوں۔۔۔۔ ایمان بھابھی بھی تو اپنے گھر کو چھوڑ  
کر آئیں گی میں اب نہیں رو رہی۔۔۔۔ سیمیل آنسو صاف کرتی بولی۔۔۔۔  
ہا

ہا۔۔۔۔ میرا پیارا بچہ۔۔۔۔۔  
NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
نکاح کے بعد ایمان اور سیمیل کو تین دن کے لئے مایوں بیٹھا دیا گیا۔۔۔۔۔

وردہ اور سیمیل کی ایک دو دوستیں ہمدانی ہاؤس ہی روک گئیں تھیں۔۔۔  
بھائی کدھر جا رہے ہیں چلیں اجائیں آپ کو اچھی طرح میں ابٹن لگاتا ہوں۔۔۔  
سب بھائی اور دوست ہلا گلا کرنے آئے ہوئے تھے جب غنسان کو جاتا دیکھ  
ضرم آواز دے کر بولا۔۔۔۔۔

ضرم کی بات سنتے ہی سب قہقہے لگانے لگے۔۔۔۔ جب کے غنسان نے پلٹ کر  
اسے گھورا۔۔۔۔۔

بہت فضول بولتے ہو تم۔۔۔۔ غنسان اسے کہتا روم سے ہی نکل گیا۔۔۔۔۔

اس میں برا ماننے کی کیا بات تھی یا سنا نہیں صفائی نصف ایمان ہے۔۔۔۔  
ہاں بالکل سہی کہا فیضی ٹانگیں پکڑ اسکی ابھی اسے ہاتھ ٹب میں ڈال کر ایمان  
تازہ کرتے ہیں۔۔۔۔

عصام نے کہتے ہی ضم کے دونوں ہاتھ پکڑے۔۔۔۔  
چھوڑو مجھے بھائی بچائیں ہائے میری عزت بچاؤ کوئی۔۔۔۔  
ضم زور زور سے چیخ رہا تھا مگر کوئی فائدہ نہیں تھا۔۔۔۔ سب نے مل کر اسے  
ٹب میں ڈال کر ہی دم لیا۔۔۔۔

نہیں چھوڑو نگا کسی کو بھی۔۔۔۔ ضم ٹب میں ہی کھڑا ہو کے سب کو گھورتے  
ہوئے دھمکیاں دینے لگا۔۔۔۔  
اچانک ہی ہمدانی صاحب کی آواز پر سب واش روم سے نکل کر بھاگے۔۔۔۔  
عصام بھائی میرے انتقام کے لئے تیار رہیں۔۔۔۔ ضم خود کلامی کرتا مسکرا کر  
ٹب سے نکلا۔۔۔۔



دس بجے کا وقت تھا جب سیمل اپنے روم سے بڑی سی چادر اوڑھ کر  
نکلی۔۔۔۔ ہاتھوں اور پیروں میں مہندی لگی ہوئی تھی جس کا رنگ رچ کر آیا  
تھا۔۔۔۔

رضیہ بیگم جو نہی سیڑیاں چڑھتی اوپر پوہنچی سیمل کو یوں گم سم کھڑا دیکھ کر  
لبی سانس لیتی اسکے قریب آئیں۔

سیمل چلو بیٹا بھائی انتظار کر رہے ہیں پارلر چلنا ہے نہ۔۔۔۔۔  
 رضیہ بیگم کی آواز پر سیمل نے اپنی ماں کو دیکھا۔۔۔  
 امی کل رات سے سہی سے نیند نہیں آئی یہی سوچتے پوری رات گزر گئی کے  
 آج میں ہمیشہ کے لئے رخصت ہو جاؤں گی کسی کی بیوی بن کر یہ سب کتنا  
 عجیب لگ رہا ہے

نہیں سیمل ایسے مت سوچو۔۔۔ گھر سے جا رہی ہو دلوں سے نہیں۔۔ اور  
 سیٹیاں تو۔۔۔۔

پلیز امی آگے کچھ مت کہئے گا ورنہ آپ دونوں نے پھر ایک دو گھنٹہ روتے  
 رہنا ہے۔۔۔۔۔ ضرم اتے ہی کانوں پے دونوں ہاتھ رکھتا زور سے بولا۔۔۔۔۔  
 بہت مار کھاؤ گے تم شریر کہیں کے۔۔۔۔۔ رضیہ بیگم پیار سے کندھے پر چپت  
 لگاتی بولیں۔۔۔۔۔

سہی تو ک رہا ہوں یہ موٹی چھپکلی آپ سے پہلے میرے ہینڈ سم بھائیوں کے  
 ساتھ لگی رو رہی تھی۔۔۔

اینڈ یو نو واٹ یہ جب روے ی ہے اسکی ناک دیکھا کریں۔۔۔۔۔ ضرم بازو سہلاتا  
 تپانے والی مسکراہٹ کے ساتھ بولا

ہاں تم تو خوش ہو میرے جانے سے۔۔۔۔۔ ہنہ امی مجال ہے جو مجھے گلے لگا کر  
 رویا ہو یہ۔۔۔۔۔ سیمل خفگی سے بول کر چہرہ پھیر گئی۔۔۔۔۔

کیوں روتا میں ہاں کوئی جہاد پر جا رہی ہو۔۔۔۔۔ مجھے تو ارہان سے دلی ہمدردی



وردہ نے دیکھا ایمان اسے بہت پریشان لگی۔۔۔۔  
 کیا بات ہے کچھ پریشان لگ رہی ہیں۔۔۔۔ وردہ کی بات پر ایمان نے ایک نظر  
 اسے دیکھا پھر گہری سانس لیتی کہنے لگی۔۔۔  
 میں نے آج بہت برا خواب دیکھا وردہ مجھے اس وقت سے سکون نہیں  
 آرہا۔۔۔ میں بہت ڈر گئی تھی۔۔۔ مجھے ایک بار غنسان کو دیکھنا ہے۔۔۔  
 اوہ تو یہ بات ہے غنسان بھائی سے ملنا ہے۔۔۔ وردہ معنی خیز لہجے میں  
 بولی۔۔۔۔

ایمان اسے اس طرح کرنے سے چڑ گئی۔۔۔۔  
 میں مذاق نہیں کر رہی ہوں وردہ مجھے بات کرنی چاہیے ہاں میں کال کر لیتی  
 ہوں۔۔۔۔

ایمان اسے کہ کر خود کلامی کرتی سائیڈ ٹیبل سے موبائل اٹھا کر نمبر ملانے  
 لگی۔۔۔۔ وردہ گلہ کھنکار کر مسکرا کر بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔  
 ہم کہ دیتے ہیں آپ تیار ہو رہی ہے۔۔۔۔ تھینکس۔۔۔۔ وردہ کی بات پر  
 ایمان نے موبائل کان سے لگا کر اسے دیکھ کر کہا۔۔۔۔  
 موسٹ ویلکم۔۔۔۔ وردہ مسکراتی چلی گئی۔۔۔۔ دوسری طرف غنسان جو  
 سیمل کے انتظار میں پورج میں ہی کھڑا تھا ایمان کی کال دیکھ کر حیران ہوا پھر  
 مسکرا کر کال پک کرتا گارڈن میں آگیا۔۔۔۔  
 لگتا ہے میرے بنا دل نہیں لگ رہا۔۔۔۔ غنسان مسکرا کر بولا جب کے ایمان

غسسان کی آواز سنتے ہی جیسے پر سکون ہوئی ہو۔۔۔۔  
 آپ ٹھیک ہیں نہ؟؟ ایمان ہلکی آواز میں بولی۔۔۔۔  
 ہم میں ٹھیک بھی ہوں اور خوش بھی۔۔۔۔ تیار ہو جاؤ رات کو آرہا ہوں بارات  
 لے کر۔۔۔۔۔

غسسان ہنسی ضبط کرتا شوخ ہو رہا۔۔۔۔  
 پلیز آپ کچھ دیر کے لئے سنجیدہ ہو سکتے ہیں۔۔۔۔ ایمان کے جھنجھلا کے کہنے پر  
 غسسان اوکے کہتا سنجیدہ ہوا۔۔۔۔  
 اچھا بولو کیا ہوا کچھ۔ پریشان ہو۔۔۔۔۔

غسسان میں نے بہت برا خواب دیکھا۔۔۔۔ مجھے لگا آپ مجھ سے دور چلے گئے  
 ہیں۔۔۔۔ ہم سب۔۔۔۔۔  
 اففف لڑکی تم ایک خواب کی وجہ سے پریشان ہو رہی ہو غسسان اسکی بات کاٹتا  
 بولا۔۔۔۔۔

نہیں میں آپ کے لئے پریشان ہوں۔۔۔ اپنا خیال رکھیے گا۔۔۔۔  
 ایمان کسی کے قدموں کی آواز سن کر جلدی سے کہنے لگی۔۔۔  
 اوکے۔۔۔۔ لیکن رات تک پھر تم آ جاؤ گی نا میرا خیال رکھنے کے لئے۔۔۔  
 غسسان مسکرا کر بولا۔۔۔ ایمان نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ اللہ حافظ کہتے  
 ہی کال ڈسکنیکٹ کر دی۔۔۔



ضرم بیٹا سب تیار ہو گئے ہوں تو بلاو چلنے کی تیاری کریں۔۔۔۔۔ سیمل کو بھی پارلر سے لینا ہے۔۔۔۔۔ ہمدانی صاحب کہتے باہر نکل گئے۔۔۔۔۔  
 ضرم بالوں میں ہاتھ پھیرتا غنسان کے روم کی طرف بڑھا۔۔۔  
 اوہ فوووو کیا چڑیا کمرہ بنایا ہوا ہے۔۔۔۔۔ ضرم اپنے بھائیوں کو دیکھ کر زور سے بولا۔۔۔۔۔

چڑیا کمرہ نہیں چڑیا گھر ہوتا ہے۔۔۔۔۔ فیضی واش روم سے باہر آتا ہنس کر بولا۔۔۔۔۔

لیکن آپ لوگ ابھی صرف کمرے میں ہیں۔۔۔۔۔ ویسے میں یہ کہنے آیا ہوں سب جلدی چلیں۔۔۔۔۔ بینکیوٹ وقت پر پوہنچنا ہے سیمل بھی اب تک تیار ہو چکی ہوگی۔۔۔۔۔  
 ضرم ایک ہی سانس میں کہتا روم سے نکل گیا۔

غنسان نے ایک نظر اسکی پشت کو دیکھا جو صبح سے کچھ سنجیدہ سا تھا نہ زیادہ مذاق نہ زیادہ کسی کو تنگ کر رہا تھا۔۔۔

بھائی وہ ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔۔ عصام نے غنسان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔۔۔۔۔ سب بھائی ایک دوسرے کو سمجھتے تھے۔

سیمل کے جانے کا دکھ تو تھا پر وہ خوش تھے انکی بہن اپنے گھر کی ہونے جا رہی تھی۔۔۔

ہم ٹھیک کہ رہے ہو۔۔۔ غنسان ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہتے اٹھ کھڑا

ہوا۔۔۔



بینکیوٹ پہنچتے ہی ایمان اور سیمل کو برائیڈل روم میں لے جایا گیا۔۔۔۔۔  
انعم چلو۔۔۔ جلدی آؤ عاشر (انعم کا شوہر) کو تو دیکھو سب کے ساتھ کیسے بھنگڑا  
کر رہا ہے۔۔۔ ہاہاہا۔۔۔ حمنہ اندر آکر ہنستی ہوئی اسے لے کے جانے لگی۔۔۔  
اچھا چلیں۔۔۔ انعم جھٹ اسکے ساتھ باہر نکل گئی پیچھے دونوں بیٹھی ایک  
دوسرے کو دیکھ کر رہ گئیں۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں دونوں کو ساتھ اسٹیج پر لے جایا جانے لگا۔۔۔ برائیڈل روم  
سے باہر نکلیں تو غسان اور ارہان دونوں کو اپنا منتظر پایا کے مووی بھی بنی  
تھی۔۔۔۔

دونوں کے قریب پوہنچتے ہی غسان نے آگے بڑھ کر سیمل کے سر پر ہاتھ  
رکھ کر پیار دیا

پھر ایمان کا ہاتھ تھام کر اسٹیج کی جانب دونوں کیپلز ساتھ آہستہ آہستہ بڑھنے  
لگے۔۔۔۔۔

اسٹیج پر پوہنچتے ہی دولہا دلہن بیٹھ گئے تھے۔۔۔۔۔



عصام اپنا کیمرا چیک کرتا اسٹیج سے نیچے اتر کر آگے بڑھنے لگا۔۔۔۔۔ جب کسی  
کو اسکا کندھا لگا۔۔۔ اف دیکھ کر۔۔۔۔۔

اس سے پہلے مقابل اسکی عزت کا جنازہ نکالتی۔۔۔۔۔ عصام کو دیکھ کر جھٹکا کھا کر

رہ گئی جب کے دوسری طرف عصام کا وہی حال تھا۔۔۔۔۔  
تم تم یہاں کیا کر رہی ہو؟ عصام ابھی تک تعبیر کو سامنے دیکھ کر بے یقینی کی  
کیفیت میں تھا۔۔۔۔۔

تعبیر اچانک عصام کے اس طرح کہنے سے پریشان ہو گئی۔۔۔  
تعبیر اپنے ماں باپ کی اکلوتی اولاد تھی ماں حیات نا تھیں باپ نے اکیلے ہی  
اسے سمجھایا تھا تعبیر عصام سے دو سال چھوٹی تھی۔۔ کم گو اور کہیں حد تک  
بھولی بھی۔۔۔۔۔

میں یہاں اپنے ابو کے ساتھ آئی ہوں۔۔۔۔۔ ابو کے باس کے بیٹا بیٹی کی شادی  
ہے پر آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔۔۔۔  
اس سے پہلے عصام کچھ کہتا علی صاحب کی آواز پر دونوں نے گردن موڑ کر  
انہیں دیکھا۔۔۔۔۔

السلام علیکم کیسے ہیں آپ؟ عصام نے جھٹ سلام کیا و علیکم السلام علیکم بیٹا  
ٹھیک ہوں۔۔ بہت بہت مبارک ہو۔۔۔۔۔

خیر مبارک انکل۔۔۔۔۔ آپ ملے پاپا سے؟

مل کر ہی آرہا ہوں۔۔۔۔۔ علی صاحب شفقت سے مسکرائے۔۔۔۔۔

علی احمد تعبیر کے والد ہمدانی صاحب کے کافی عرصے سے۔۔۔۔۔ (پرسنل سیکریٹری اور)  
(وفادار تھے)

عصام نے مسکرا کر ایک نظر تعبیر کو دیکھا جب علی صاحب کی بات پر دونوں

ہی حیران رہ گئے۔۔۔

تعبیر بیٹی یہ میرے باس کے چھوٹے بیٹے ہیں۔۔۔۔  
یہ آپ کی بیٹی ہے؟ عصام انہیں دیکھ کر پوچھنے لگا۔۔۔۔  
جی بیٹا میری ہی بیٹی ہے۔۔۔۔

اچھا اچھا۔۔۔۔ عصام نے مسکرا کر علی صاحب کو دیکھا

ایک بار جب تم اپنے پاپا کے پاس آئے تھے کام سے یاد ہے اس دن تم ہی  
نے مجھے گھر ڈراپ کیا تھا۔۔۔۔ علی صاحب مسکرا کر یاد دہانی کروانے لگے  
جی بلکل یاد ہے میں تو جلدی میں اندر نہیں آیا تھا کاش آجاتا۔۔۔۔ عصام  
مسکرا کے کہتا آخر میں بڑبڑایا۔۔۔۔

تعبیر حیران تھی عصام اسکے باپ کے باس کا بیٹا تھا۔۔۔۔ اور وہ اس سے  
شادی کے خواب دیکھ رہی تھی۔۔۔

تعبیر بیٹا آجاؤ غنسان بیٹے سے مل لیں

علی صاحب کی آواز پر تعبیر عصام کو دیکھے بنا ہی اسٹیج پر چلی گئی۔۔۔۔  
جب کے عصام خوش تھا۔۔۔۔



دودھ پلائی کی رسم کے لئے وردہ اسٹیج پر آئی۔۔۔۔ ساتھ ہی ایمان کی بہنے  
اور تعبیر بھی وہیں آگئیں تھیں۔۔۔۔

وردہ نے دودھ کا گلاس پہلے غنسان کے آگے کیا۔۔۔۔

چلیں یہ جلدی سے پی کر ہمیں ایک لاکھ نیگ دیں۔۔۔۔۔  
 ہمیں مطلب صرف اکیلی تم۔۔۔۔۔ ایک گلاس دودھ کے ایک لاکھ مانگ رہی  
 ہو۔۔۔۔۔ وہ بھی خالص نہیں ملتا۔۔۔۔۔

جہان صوفے کے پیچھے ہی اپنے بھائیوں کے ساتھ آکھڑا ہوا تھا۔۔۔۔۔ تک کر  
 بولا۔۔۔۔۔

جی نہیں ہم صرف اکیلے کے لئے نہیں مانگ رہے اور آپ سے کسی نے مانگے  
 ہیں کباب میں ہڈی نہ بنیں۔۔۔۔۔

وردہ اسے گھورتی ہوئی بولی۔۔۔۔۔ جب کے سب دونوں کی باتوں پر مسکرا رہے  
 تھے۔۔۔۔۔

اچھا! میں ہڈی۔۔۔۔۔  
 جہان خاموش رہو ہمیں باتوں میں لگانے کی کوشش مت کرو سمجھے۔۔۔۔۔

چلو غسان نیگ نکالو آخر کو اتنی پیاری بہن تمہے دی ہے۔۔۔۔۔ حمنہ جہان کی  
 بات کو کاٹتی ہاتھ کمر پے ٹیکا کر رعب جما کر بولی

توبہ توبہ کیا مطلب ہے دی ہے۔۔۔۔۔ بھائی نے خریدی تھوڑی ہیں ماشاء اللہ  
 نکاح کر کے لے کر جا رہے ہیں اسلئے پیسے کی بات کوئی نا کرے یہ ہماری  
 عزت کا سوال ہے۔۔۔۔۔

عصام حیران ہونے کی لہٹینگ کرتا حمنہ سے بولا۔۔۔۔۔ جو اسکی بات سنتے ہی  
 اسے گھورنے میں لگی تھیں۔۔۔۔۔

باہاہا۔۔۔۔۔ سہی کہا میرے بھائی۔۔۔۔۔ جہان نے ہنس کر اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔۔

بہت ہی کوئی فضول مذاق تھا اور آپ سب خاموش رہیں ہم بھائی سے بات کر رہے ہیں وردہ چبا کر کہتی دودھ کا گلاس غمسان کو تھما چکی تھی۔۔۔۔۔ غمسان صرف مسکرا رہا تھا۔۔۔۔۔

بھائی آپ اتنے فرما بردار بن رہے ہیں اگر آپ نے اس چشمش کو پیسے دیے۔۔۔۔۔ اگر دیے۔۔۔۔۔ اگر دیے اس۔۔۔۔۔

ایک منٹ جہان بھائی آگے بھی بول لیں جلدی سے ایک ہی جگہ اٹک گئے ہیں۔۔۔۔۔ ضرم اس کے دیے دیے پر منہ بنا کر بولا۔۔۔۔۔  
بولنے تو دو ہنہ۔۔۔۔۔ ہاں بھائی اگر آپ نے اس چشمش کو پیسے دیے تو میں چھوڑونگا نہیں۔۔۔۔۔

جہان نے کہ کر سب کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔ ضرم جو انکی سائیڈ پر کھڑا موبائل سے ویڈیو بنا رہا تھا۔۔۔۔۔ موبائل سیمل کو دے کر تالی بجانے لگا۔۔۔۔۔  
واہ واہ کیا بات کہیں ہے آپ کی دھمکی سن کر میرے رونگٹے ہی کھڑے ہو گئے۔۔۔۔۔

ضرم جل کر طنزیہ بول کر تمسخر اڑانے لگا۔۔۔۔۔  
ضرم۔ کی بات سنتے ہی سب کا چھت پھاڑ قہقہ پڑا۔۔۔۔۔  
ضرم سدھر جاؤ۔۔۔۔۔

سب آپس میں بحث کر رہے تھے جب کے غنسان دودھ کا گلاس ہاتھ میں لیے مسکراتے ہوئے گھونٹ گھونٹ پیتا ختم کر چکا تھا۔۔۔

اچھا بس کرو بحث۔۔۔۔ غنسان جہان کو دیکھ کر بولتا جیب سے پچاس ہزار نکال کر وردہ کی ہتھیلی پر رکھ کر مسکرا کے اسکے سر پر ہاتھ رکھ چکا تھا۔ ابھی فلحال اتنے ہی ہیں پچاس ڈیو ہیں دے دوں گا غنسان مسکرا کر دیکھ کر بولا۔۔۔

نہیں رہنے دیں بھائی ہم نے پچاس ہزار معاف کیے۔۔۔ وردہ مسکرا کر کہتی کھڑی ہوگئی۔

جب کے ایمان نے چہرہ موڑ کر غنسان کو دیکھا کتنا خوش اور پرسکون تھا وہ۔۔۔۔۔ پر ایمان ابھی تک اس خواب کے زیر اثر تھی۔۔۔۔۔

بھائی یہ کیا کیا آپ نے مجھے بلکل امید نہیں تھی۔۔۔ میں نہیں کھیل رہا۔۔۔ اور تم معاف کی نانی جہان تپ کر کہتا وردہ کو گھورنے لگا۔۔۔ جہان خبردار اتنی دل دہلانے والی دھمکیاں مت دو۔۔۔ کشف کہ کر وردہ کے ساتھ کھڑی ہوئی۔۔۔ ایک۔ بار پھر سب نے قہقہہ لگایا۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔ ویسے جہان اتنا مہنگا کون کھیلتا ہے ہاہاہا۔۔۔ اریان ہنس کر بولا۔۔۔ بیٹا جی ہنس لو اب دوسرے بکرے کی باری ہے۔۔۔ جہان برا مانے بغیر جلانے والی مسکرات کے ساتھ بولا۔۔۔

بھائی کو بکرا مت بولو۔۔۔ سیمل یکدم بھائی کے لئے بولی۔۔۔

ہیں میں نے صرف بھائی کو تھوڑی کہا ہے تمہارے شوہر کو بھی کہا ہے۔۔۔۔  
 جہان کمر پے ہاتھ رکھتا چڑھانے لگا۔۔۔۔

تم خود ہو بکرے ارہان کو بھی بولنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔ سیمل منہ بنا  
 کر بولی۔۔۔۔ وردہ سب کو باتوں میں مصروف دیکھتی دودھ کا گلاس ارہان کو  
 پکڑا چکی تھی۔۔۔۔

لڑکی شرم کر لو کچھ دلہن ہو کیسے پٹر پٹر زبان چل رہی ہے  
 جہان کو جب کچھ۔ سمجھ نا آیا تو رعب سے کہتے وردہ کو دیکھنے لگا۔۔۔۔  
 چشمش تمہے وہاں سے ایک روپے بھی نہیں لینے دوںگا۔۔۔۔ جہان کہتا تیزی سے  
 ارہان کے قریب آیا۔۔۔۔

جی ٹھیک ہے وہ آپ اپنے پاس ہی رکھیں کیوں کے ارہان بھائی ہمیں پچاس  
 \_ اتر کے کہتی سب کے ساتھ اسٹیج سے نیچے اتر گئی! ہزار دے چکے ہیں۔ وردہ  
 جب کے جہان کو دیکھ کر سب قہقہہ لگانے لگے۔



دودھ پلائی کی رسم کے بعد تصویروں اور مووی کا خاصا طویل سلسلہ  
 چلا۔۔۔۔۔

گیارہ بجے کے قریب کھانا کھول گیا۔۔۔۔۔ اسٹیج پر ہی دونوں دولہا دلہن کے  
 لئے کھانا لگایا گیا تھا۔۔۔۔۔

سیمل۔۔۔۔۔ غسان نے کھانا کھاتے یکدم سیمل کو پکارا۔۔۔۔۔

غسان گاہے بگاہے اسے بھی دیکھ رہا تھا جو افسردہ لگ رہی تھی۔۔۔۔۔  
جی بھائی۔۔۔۔۔

یہ چکھا بہت مزے کا کسٹرڈ بنا ہے۔۔۔۔۔ غسان نے چیخ بھر کر اسکے منہ  
کے قریب کیا۔۔۔۔۔

سیمل نے مسکرا کر اسکے ہاتھ سے کھایا۔۔۔۔۔

ایمان ارہان کے ساتھ بیٹھی انعم اور مہرو بھی مسکرا دیں۔۔۔۔۔

بہت مزے کا ہے بھائی۔۔۔۔۔ ہم لیکن پہلے کھانا کھاؤ سہی سے۔۔۔۔۔  
غسان اسے کہتا دوبارہ کھانے کی جانب متوجہ ہو گیا۔۔۔۔۔

جب کے سیمل اپنے بھائی کو دیکھتی کھانا کھانے لگی



Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم یہاں کھڑے ہو دیکھو کسی کو کچھ چاہیے نہ ہو۔۔۔۔۔ عصام ضرم کو کہتا  
جانے لگا۔۔۔۔۔

یار عصام بھائی مجھے بھوک لگ رہی ہے دیکھیں موٹی چھپکلی کو کیسے کھا رہی  
ہے۔۔۔۔۔

ایسا کریں آپ اور جہان بھائی میزبانی کریں میں جا رہا ہوں پلیز ضرم اسے  
روکتا ہاتھ میں پکڑی پلیٹ تھما کر اسٹیج پر چلا گیا۔۔۔۔۔

بھوکا ہے پورا۔۔۔۔۔ عام بڑبڑا کر آگے بڑھ گیا۔۔۔۔۔



کھانے کے بعد رخصتی کے لئے ایمان اور سیمل کو ساتھ ہی اسٹیج سے نیچے اتارا

گیا۔۔۔۔

سیمل اسٹیج سے اترتے ہی غسسان کے سینے سے لگ کر رونے لگی۔۔۔۔۔ سب کی آنکھوں میں آنسو تھے۔۔۔۔۔

یہ لمحہ ہوتا ہی ایسا تھا کہ خود باخود ہی دل بھر آتا ہے۔۔۔

ایمان اپنی ماں کے گلے لگے رونے لگی جب کے سیمل باری باری سب سے ملتی ہچکیاں لے رہی تھی۔۔۔۔

پاپا۔۔۔ سیمل روٹی ہوئی دونوں ہاتھ انکے گالوں پر رکھتی انہیں دیکھنے لگی پتہ نہیں کیوں اسے ڈر لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

بس میرا بچہ ایسے نہیں کرو۔۔۔۔۔ چلو۔۔۔۔۔ ہمدانی صاحب اسے خود سے لگاتے۔۔۔۔۔ گاڑی تک لائے۔۔۔۔۔

وردہ نے دیکھا جہان سیمل کو گلے لگائے بنا آواز کے رو رہا تھا۔۔۔

کتنے معصوم لگ رہے ہیں لیکن ہیں نہیں۔۔۔۔۔ وردہ خود سے کہتی ناک چڑھا کر ایمان سے ملنے لگی۔۔۔۔

ضرم۔۔۔۔۔ سیمل روتی ہوئی اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ ضرم نے ہاتھ سے گال رگڑ کر اسے گلے سے لگایا۔۔۔۔۔ موٹی چھپکلی بس کرو سارا چہرہ خراب ہو گیا ہے۔۔۔۔۔

کیا سچ میں۔۔۔۔۔ سیمل جلدی سے الگ ہوتی سوں سوں کرتی اس سے پوچھنے لگی۔۔۔۔۔ سب نا سمجھی سے دونوں بہن بھائی کو دیکھنے لگے۔۔۔۔۔

ہاں نا پھر بھی روئے جا رہی ہو چلو چپ کرو کل ولیمے میں رو لینا۔۔۔  
 بیوقوف اسے چپ کروانے کے بجائے تم مشورے دے رہے ہو رونے کے  
 --- عصام نے پیچھے سے ہی اسکے سر پر ہلکے سے چپت لگائی۔۔۔  
 میں مشورہ نہیں دے رہا تھا میں تو اس لئے کہ رہا ہوں کب سے رو رہی ہے  
 بیچاری میک اپ کا بھی کباڑا کر دیا۔۔۔

بس کر دو دونوں بچی کو تنگ نہیں کرو چلو گاڑی میں بیٹھنے دو۔۔۔۔۔ دادی  
 دونوں کو گھورتی ہوئی بولیں۔۔

غسان اپنی آنکھوں کو صاف کرتا گہری سانس لیتا سیمل کے گرد حصار کیے کار  
 کا دروازہ کھول کے بیٹھانے لگا۔۔۔۔

سیمل نے بیٹھتے بیٹھتے پھر پلٹ کر غسان کو دیکھا۔۔۔  
 سیمل بیٹھو۔۔۔ غسان کے کہنے پر سیمل آنکھوں میں آنسو اور ہونٹوں پر

مسکراہٹ سجاتی اپنے ماں باپ اور بھائیوں کو دیکھ کر بیٹھ گئی۔۔۔۔

اسکے بیٹھتے ہی ارہان سب سے مل کر ڈرائیونگ سیٹ پر آ بیٹھا۔۔۔۔۔

ارہان کے بیٹھتے ہی ایمان کو بھی دوسری کار میں بٹھایا۔۔۔۔۔

یہ آئیڈیا بھی سب لڑکوں نے مل کر بتایا تھا کے دولہا دلہن اپنی اپنی کار میں

تنہا آئیں گے۔۔۔۔



غسان کار ڈرائیو کرتا اپ سیٹ لگ رہا تھا۔۔۔۔۔ جب کے برابر میں بیٹھی ایمان

کی سوں سوں جاری تھی۔۔۔۔

غسان نے لمبی سانس لے کر خود کو پرسکون کیا۔۔۔

ایمان ایسے مت رو مجھے ایسا لگ رہا ہے میں تمہیں اغوا کر کے لے جا رہا ہوں۔۔۔

غسان ڈرائیو کرتا مسکرا کر بولا۔۔۔

میں رو نہیں رہی۔۔۔ ایمان کی گھٹی گھٹی آواز آئی۔۔

اچھا۔۔۔۔ مجھے تو نہیں لگ رہا ہے۔۔۔ غسان اچھا کو لمبا کھینچ کر بولتا لب دبا کر مسکراہٹ روکنے لگا۔۔۔

ایمان جواب دیے بغیر باہر سڑک پر دیکھنے لگی۔۔۔

غسان نے کوئی جواب ناپا کر ایک نظر اسے دیکھا پھر دوبارہ سامنے دیکھ کر اپنا ہاتھ اسکی گود میں رکھے ہاتھ کو پکڑ کر اپنے لبوں سے لگا کر گرفت سخت کر لی تاکہ وہ ہاتھ نہ چھوڑوا سکے۔۔۔

جب کے ایمان شرما کر خود میں سمت گئی۔۔۔

✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿

ضرم چپ بھی ہو جاؤ کیا لڑکیوں کی طرح رو رہے ہو۔۔۔

جہاں کار ڈرائیو کرتا ایک نظر اسے دیکھ کر بولا۔۔۔

اس میں لڑکی والی کیا بات ہے میرا دل نہیں ہے کیا یا میری آنکھوں کی ٹٹکی میں زنگ کا تالا لگا ہے۔۔

باہاہا۔۔ سہی کہ رہے ہو ہم تمہارے ساتھ ہیں۔۔ رونا ہے رو لو اس سے دل ہلکا  
 ہو جاتا ہے اپنا دل ہلکا کر لو بولنے دو جو بولتا ہے۔۔ وردہ یکدم بولی۔۔۔۔۔  
 گاڑی میں جگہ کم ہونے کی وجہ سے وردہ ان لوگوں کے ساتھ بیٹھ گئی تھی  
 چونکہ دونوں فیملیوں کے گھر زیادہ دور نہیں تھے اسلئے بھی آسانی تھی۔۔۔  
 چشمش بہت زیادہ نہیں بولتی تم۔۔۔ جہان رعب دار آواز میں وردہ سے  
 بولا۔۔۔۔۔

ہم سہی کہ رہے ہیں خود بھی آپ رو رہے تھے وہ تو پھر آپ سے چھوٹا ہے  
 ہنہ

وردہ ناک چڑھا کر رخ موڑ کر باہر دیکھنے لگی۔۔۔۔۔  
 جہان کچھ کہنے ہی لگا تھا پر اسے ناک چڑھا کر ناراضگی ظاہر کرنے پر صرف  
 مسکرا کر رہ گیا۔۔۔



ارہان خاموشی سے کار ڈرائیو کر رہا تھا ساتھ ہی دلہن بنی  
 سیمل کو گاہے بگاہے گردن موڑ کر دیکھ لیتا۔۔۔ جو سر جھکائے روئے جا  
 رہی تھی

ارہان نے پھر اسے دیکھ کر آہستہ سے اپنا ہاتھ بڑھا کر اسکے کندھے پر  
 رکھا۔۔۔ سیمل نے چونک کر اسے دیکھا۔۔۔۔۔

پلیز یار چپ ہو جاؤ۔۔۔۔۔ ارہان اسے دیکھ کر کہنے لگا اور شاید یہی وہ لمحہ تھا

جب انسان کی ذرا سی غلطی اسکی ساری زندگی کا ناسور بن جاتی ہے۔۔۔۔  
 اچانک ہی سامنے سے تیز رفتار ٹرک قریب سے قریب تر آنے لگا۔۔۔۔  
 ٹرک کی تیز ہیڈ لائٹس نے ارہان کی آنکھوں کو چندھیا دیا۔۔۔۔  
 سیمل ڈر کر چیخی۔۔۔۔۔ ارہان گاڑی کو ٹرک کی سائیڈ سے نکلنے لگا مگر  
 کامیاب نہ ہو سکا۔۔۔۔۔

اچانک ہی گاڑی اور ٹرک میں زور کا تصادم ہوا۔۔۔  
 زندگی بے شاید آخری ہچکی لے کر آنکھیں موند لیں تھیں۔۔۔  
 اے زندگی تو نے محلت نہ دی۔۔۔۔۔

میرے اپنوں کا لمس تو محسوس کرنے دیتا۔  
 (امرحہ)

NEW ERA MAGAZINE  
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews



غنسان اور ایمان گھر پوہنچے جہاں پہلے ہی دلہن کے استقبال کے لئے سب  
 کھڑے تھے۔۔۔

غنسان مسکرا کر ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھولتا باہر نکلا پھر گھوم کر ایمان کی  
 طرف کا دروازہ کھول کے ایمان کو اترنے میں مدد دی۔۔۔  
 ویلکم بھائی اینڈ ایمان بھابھی۔۔۔۔۔ عصام نے ایک ہاتھ سینے پر دوسرا پیچھے کمر  
 پے رکھ کر تھوڑا جھک کر ویلکم کیا۔۔۔۔۔  
 دونوں نے مسکرا کر اسے دیکھا۔۔۔۔۔

ارے بچوں کو اندر آنے دو۔۔۔۔۔ دادی کے کہتے ہی عصام مسکرا کر سائیڈ پر  
ہوا۔۔۔۔۔

گھر میں داخل ہوتے ہی ایمان کو لاؤنج میں ہی صوفے پر بیٹھا دیا تھا  
جب جہان اور ضرم بھی آگئے۔۔۔۔۔  
ضرم۔۔۔۔۔ غنسان نے انکے قریب آنے پر ضرم کو گلے لگایا سب جانتے تھے  
ضرم ابھی بھی سیمل کے لئے اپ سیٹ ہے۔۔۔۔۔  
بھائی میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔ ضرم نے مسکرا کر ایمان کو دیکھا۔۔۔۔۔  
عصام تم بھی اپنے کیمرے سے تصویریں لے لو ہم سب کی۔۔۔۔۔ اچھا  
لایا۔۔۔۔۔ جہاں کے کہنے پر عصام جھٹ کہہ کر اپنا کیمرہ لینے گیا جو آتے ہی  
روم میں رکھ آیا تھا۔۔۔۔۔  
رسموں اور تصویروں کے بعد ایمان کو غنسان کے روم میں لے جایا  
گیا۔۔۔۔۔

ایمان بیڈ پر بیٹھی غنسان کا انتظار کرنے لگی۔۔۔۔۔  
سارا روم گلاب اور موتیے کی خوشبو سے مہک رہا تھا۔۔۔۔۔  
یکدم دروازہ کھول کر غنسان اندر آیا۔۔۔۔۔ ایک نظر اسے دیکھا جو اسی کی  
منتظر بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

پلٹ کر دروازہ لاک کرتا قدم قدم چلتا اسکے سامنے آکر بیٹھا۔۔۔۔۔  
ایمان کو دلہن کے روپ میں دیکھنے کی خواہش اتنی جلدی پوری ہو جائے گی

کبھی نہیں سوچا تھا۔۔۔  
 اہمم۔۔۔۔۔ غسان نے گلا کھنکھار کر اسکا ہاتھ اپنے میں لے کر ہلکا سا دبا کر  
 اپنے قریب کرنے لگا۔۔۔  
 میری منہ دکھائی؟ ایمان سٹیٹا کر اسے دیکھ کر پوچھنے لگی۔۔۔  
 ہاہا یاد ہے محترمہ میں تو تمہے نزدیک سے دیکھنے کے لئے قریب ہو کر دیکھ رہا  
 ہوں۔۔۔۔۔ غسان کا لو دیتا لہجہ ایمان کا دل دھڑکا گیا۔۔۔  
 غسان نے اسکے گال کو اپنے انگوٹھے سے سہلانا شروع کیا ایمان شرم سے  
 سرخ ہونے لگی۔۔۔۔۔  
 غسان اسکے یوں شرمانے پر جھکنے لگا جب اچانک اسکا موبائل بجا۔۔۔۔۔  
 ایمان اور غسان دونوں کا دل ایک دم زور سے دھڑکا۔۔۔۔۔  
 اس وقت کس کا فون آگیا۔۔۔۔۔ خود سے کہتے اٹھ کر سائیڈ ٹیبل سے  
 موبائل اٹھایا۔۔۔ اسکرین پر آنجان نمبر سے کال آرہی تھی۔۔۔۔۔  
 غسان نے الجھ کر کال اٹینڈ کی۔۔۔۔۔  
 السلام علیکم۔۔۔ جی میں غسان ہوں۔۔۔ آپ آپ کون ہیں۔۔۔۔۔  
 کیا کیا۔۔۔۔۔ کہاں ہے میری بہن۔۔۔ میں میں پوہنچ رہا ہوں ہسپتال کا نام  
 بتائیں۔۔۔۔۔  
 غسان بات کرتا تیزی سے روم سے نکلنے لگا۔۔۔ ایمان جلدی سے اٹھ کر  
 تیزی سے اسنے غسان کا ازو پکڑ کر روکا۔۔۔۔۔

کیا ہوا سیمل ٹھیک ہے آپ ایسے کیوں رو رہے ہیں۔۔۔۔  
 ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے مجھے جانا ہے میری میری بہن پتہ نہیں کس حالت میں  
 ہوگی۔۔۔۔

غنسان بے بسی سے اسے دیکھتا نرمی سے اسکا ہاتھ ہٹاتا بھاگا۔۔۔۔  
 مطلب وہ خواب۔۔۔۔ ایمان اس سے آگے کچھ سوچ نہ سکی۔۔۔۔



ارہے غنسان بھائی کیا ہوا۔۔۔۔ تینوں بھائی ہمدانی صاحب کے ساتھ بیٹھے باتیں  
 کر رہے تھے غنسان کو دروازے کی طرف بھاگتا دیکھ صوفے سے اٹھ کھڑے  
 ہوئے۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہمدانی صاحب نے زبردستی اسے پکڑا۔۔۔۔

پاپا سیمل اور ارہان کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے وہ آدمی کہ رہا تھا گاڑی بہت بری  
 طرح برباد ہوئی ہے غنسان کی آواز ضبط سے بھاری ہو گئی۔۔۔۔  
 جب کے سب اپنی جگہ پر ساکت رہ گئے۔۔۔۔



ازلان کال کرو کب تک پچھیں گے دونوں مووی والے کو جانا بھی ہے واپس  
 بیٹا۔۔۔۔

اذان صاحب لاونج میں بیٹھے ازلان سے بولے۔۔۔۔

میں اسی کو کال کر رہا ہوں موبائل بند جا رہا ہے ازلان پریشانی سے اپنے باپ

کو دیکھ کر بتانے لگا جسے سنتے ہی وہ خود بھی پریشان ہو گئے۔۔۔۔  
 سیمیل بیٹی کی نمبر پے کرو ذرا میرے پاس ہے نمبر۔۔۔۔ اذان صاحب نے  
 موبائل جیب سے نکال کر اسے تھمایا۔۔۔۔  
 حمہ اور عابدہ بیگم بھی وہیں بیٹھی تھیں۔۔۔۔  
 بند جا رہا ہے۔۔۔۔

یا اللہ رحم موبائل کیوں بند ہیں۔۔۔۔ ارہان اتنا لاپروا نہیں ہے۔۔۔۔  
 عابدہ بیگم ابھی بات ہی کر رہی تھیں جب اذان صاحب کے موبائل پر ہمدانی  
 صاحب کی کال آنے لگی۔۔۔۔

بنا وقت زایا کیے اذان صاحب نے کال اٹینڈ کی۔۔۔۔  
 السلام علیکم  
 کیا ہوا ابو۔۔۔۔ ازلان ان کے فق ہوتے چہرے کو دیکھتا پوچھنے لگا۔۔۔۔  
 اذان صاحب نے کال ڈسکنیکٹ کرتے ہی ہسپتال چلنے کو کہا۔۔۔۔  
 ہوا کیا ہے بتائیں تو میرا دل گھبرا رہا ہے۔۔۔۔ عابدہ بیگم آگے بڑھ کر پوچھنے  
 لگیں۔۔۔۔

ارہان۔ کی کار کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے آئی سی یو میں ہیں۔۔۔۔  
 کیا!! یا اللہ یہ یہ کیا ہو گیا۔۔۔۔  
 رومت سمبھالو خود کو۔۔۔۔ بس دعا کرو کیوں کے ابھی صرف دعا کی  
 ضرورت ہے۔۔۔۔

اذان صاحب کہ کر باہر نکلے۔۔۔ انکے پیچھے ہی سب بھاگے۔۔۔



ہسپتال کے کوریڈور میں سب خاموش بیٹھے تھے۔۔۔ رضیہ اور عابدہ بیگم بری طرح رو رہی تھیں۔۔۔

غسان بھائی ایمان بھابھی کی کال آئی ہے وہ ہسپتال آنا چاہتی ہیں۔۔۔ جہان ہلکی آواز میں بولا۔۔۔

ضبط سے سب کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔۔۔

ہم ٹھیک۔۔۔ غسان اتنا کہ کر چپ ہو گیا۔۔۔ جہان ہونٹ بھیج کر رہ گیا۔۔۔

ڈاکٹر ابھی تک کچھ بتا کیوں نہیں رہے۔۔۔ پاپا آپ پوچھیں ان سے عصام باپ کا بازو پکڑ کر بے بسی سے بولا۔۔۔

سمجھالو خود کو انشاء اللہ دونوں ٹھیک ہو جائیں گے۔۔۔ ابھی اور کچھ کہتے جب

ڈاکٹر کو اتے دیکھ انکی طرف بڑھے۔۔۔

ڈاکٹر کسی ہے میری بیٹی۔۔۔ ہمدانی صاحب نے بے چینی سے پوچھا ضبط سے

انکی زبان لڑکھڑا رہی تھی۔۔۔

دیکھیں میں جھوٹی تسلی نہیں دوں گا۔۔۔ ایکسیڈنٹ بہت شدید تھا یہ معجزہ ہی

ہے کہ دونوں بچ گئے ہیں۔۔۔

ڈاکٹر کی بات سنتے ہی سب ششدر رہ گئے۔۔۔

یہ یہ کیا کہ رہے ہیں ڈاکٹر۔۔۔

میں نے پہلے ہی کہا تھا جھوٹ نہیں کہوں گا۔۔۔۔۔ آپ کی بیٹی اور داماد کو  
دعاؤں کی سخت ضرورت ہے

چوبیس گھنٹے تک اگر ہوش نہ آیا تو کوما میں بھی جا سکتے ہیں۔۔۔۔  
ڈاکٹر افسردگی سے کہ کر چلا گیا۔۔۔

جب کے ہمدانی صاحب وہیں بیچ پر ڈھ گئے۔۔۔



جہان ڈاکٹر نے کیا بتایا؟ میری بیٹی کیسی ہے۔۔۔ رضیہ بیگم روٹی ہوئی جہان  
سے بولیں جو سپاٹ چہرے کے ساتھ بیٹھا تھا۔۔۔

امی چھوٹی چڑیا بہت اسٹرونگ ہے دیکھئے گا ابھی ہوش میں آئے گی۔۔۔  
آجائے گا نہ امی۔۔۔ جہان یکدم روتے ہوئے اپنی کے گلے لگ کر ہچکیوں سے  
رونے لگا۔۔۔

ضرم جو ساتھ ہی تھا پیچھے سے جہان کو گلے لگا کر رونے لگا۔۔۔



غسان گھر جا کر کپڑے بدل لو میں ہوں یہاں۔۔۔ ہمدانی صاحب بے ساتھ  
بیٹھ کر آہستہ سے کہا۔۔۔

نہیں پاپا میں نہیں جاؤنگا۔۔۔ غسان زدی لہجے میں بولتا گردن دائیں بائیں  
کرنے لگا۔۔۔

میرا بچہ دادی اور ایمان بیٹی گھر پر اکیلی ہیں۔۔۔۔۔ کیا سوچ رہی ہوگی سب  
اسے اکیلا چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔۔۔۔



آپ آپ رو رہے ہیں۔۔۔۔۔ سب ٹھیک ہو جائے گا انشاء اللہ آپ فکر مت کریں۔۔۔۔۔

انشاء اللہ۔۔۔۔۔ جہان آنسو پوہنچتا کہنے لگا۔۔۔۔۔  
وردہ کو سمجھ نہیں آرہا تھا کیا بات کرے۔۔۔۔۔ وہ ہم کل آئیں گے آپ کے ساتھ ہسپتال۔۔۔۔۔  
جیسی تمہاری مرضی۔۔۔۔۔

اچھا پھر ہم رکھتے ہیں اللہ حافظ۔۔۔۔۔ وردہ نے کہ کر کال ڈسکنیکٹ کر دی۔۔۔۔۔  
ہنہ تمہاری مرضی مطلب کہ نہیں سکتے تھے ٹھیک ہے آجانا۔۔۔۔۔ وردہ برے برے منہ بنا کر اسکی نقل اتارتی روم کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔۔  
غسان گھر آیا پورے گھر میں سناتا پھیلا ہوا تھا غسان کو وحشت ہونے لگی۔۔۔۔۔

لاؤنج میں ہی رانی کے ساتھ ایمان بے چینی سے ٹہل رہی تھی۔۔۔۔۔  
غسان کو نڈھال سا دیکھ کر تیزی سے اسکی جانب بڑھی۔۔۔۔۔  
غسان کیا ہوا کسی ہے سیمل بتائیں پلیز اور ارہان وہ وہ کیسا ہے۔۔۔۔۔  
مجھے ہسپتال جانا ہے واپس کپڑے چینج کر لوں۔۔۔۔۔  
ایمان کو جواب دیے بغیر غسان اسے دیکھ کر کہتا روم کی جانب بڑھنے لگا۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے میں بھی چلوں گی آپ کے ساتھ آپ نہ لیں۔۔۔ اچھا محسوس کریں  
 گے میں جب تک آپ کے کپڑے نکال دیتی ہوں۔۔۔  
 ایمان کہتے ہوئے اسکے ساتھ روم میں آکر الماری کی جانب بڑھی۔۔۔  
 غنسان ایک نظر اسے دیکھ کر واش روم کی جانب بڑھنے لگا۔۔۔ پھر رک کر  
 اسے دیکھتا رہا  
 ایمان کپڑے نکال کر اسکے قریب آئی غنسان نے کچھ کہے بغیر ہی ایمان کو  
 اپنے گلے لگایا۔۔۔

ایمان اچانک اسکی اتنی قربت سے سانس روک کر رہ گئی۔۔۔  
 تھینکس ایمان۔۔۔ اینڈ سوری سب۔۔۔  
 کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے وہ صرف آپ کی بہن نہیں ہے میری بھی  
 ہے۔۔۔ اور ہاں آپ کو کچھ کہنا بھی نہیں چاہیے میں کون سی اب غیر  
 ہوں۔۔۔۔

ایمان سینے سے لگی بولتی رہی پھر چہرہ اٹھا کر اسے دیکھنے لگی جس کی آنکھیں  
 رونے سے سرخ ہو رہی تھیں۔۔۔  
 غنسان اسکی بات سن کر جھک کر اسکے ماتھے پر لب رکھ کر چومتا واش روم  
 چلا گیا۔۔۔  
 ایمان سرخ ہوتی اپنے ماتھے کو چھو کر اسکا لمس محسوس کرتی شرما  
 گئی۔۔۔۔۔



ایسکیوزمی سر آپ کو ڈاکٹر اپنے آفس میں بلا رہے ہیں۔۔۔۔۔ نرس نے آکر  
ہمدانی صاحب کو اطلاع دی۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے چلیں۔۔۔۔۔ ہمدانی صاحب نے بیچ سے اٹھ کر آفس کی جانب قدم  
بڑھائے

پیچھے ہی اذان صاحب اور وہ تینوں بھی انکے ساتھ چل دیے۔۔۔۔۔  
آفس کے سامنے پوہنچ کر ہمدانی صاحب نے دروازہ نوک کر کے اندر بڑھے۔

--

ڈاکٹر آپ نے بلا یا۔۔۔۔۔ کیسے ہیں بچے کب تک ہوش آجائے گا؟

ہمدانی صاحب جلدی سے پوچھنے لگے۔۔۔۔۔  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ پہلے آرام سے بیٹھ جائیں۔۔۔۔۔ ڈاکٹر نے چیئرز کی جانب اشارہ کیا۔۔۔۔۔

جہان نے آگے بڑھ کر باپ کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔

جی ڈاکٹر اب بتائیں کوئی خطرے والی بات تو نہیں۔۔۔۔۔

دیکھیں دونوں پیشنہز کو کافی زخمی حالت میں لائے گئے تھے۔۔۔۔۔

آپ کے داماد سے زیادہ آپ کی بیٹی کی حالت بہت نازک تھی۔۔۔۔۔ جو

زیورات پہنے ہوئے تھے وہ گردن کو بھی زخمی کر چکے ہیں۔۔۔۔۔ ہم نے سب

احتیاط سے رکھا ہے۔۔۔

ڈاکٹر نے کہتے ہی لفافہ نکال کر انکے سامنے رکھا جس میں زیور تھے۔۔۔۔۔

کافی قیمتی ہیں تبھی اپنے پاس رکھے تھے۔۔۔۔  
شکریہ ڈاکٹر۔۔۔۔ سیمل اور ارہان کی کنڈیشن کسی ہے اب ہوش آجائے گا  
نہ۔۔۔۔

جہان لفافہ ٹیبل سے اٹھا کر آنکھوں میں امید لیے پوچھنے لگا۔۔۔۔  
ابھی کچھ کہ نہیں سکتے۔۔۔۔ آپ سب دعا کریں اللہ سب بہتر کریں گے۔  
انشاء اللہ۔۔۔۔ تھینک یو ڈاکٹر۔۔۔۔ اذان صاحب کہ کر مصافحہ کر کے سب  
کے ساتھ باہر نکل گئے۔۔۔۔



رات یونہی افیت میں ڈال کر سرکتی رہی۔۔۔۔ غنسان نے آتے ہی سب کو  
زبردستی گھر بھیجا تھا تاکہ تھوڑا آرام کر لیں۔۔۔۔  
غنسان بیچ پر آنکھیں موندیں بیٹھا تھا ساتھ ہی ایمان جہان اور عصام بھی وہیں  
تھے۔۔۔۔

ایمان نے گردن موڑ کر اسے دیکھا۔۔۔۔ پھر اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ پر رکھ کر دبایا  
جیسے تسلی دینا چاہ رہی ہو۔۔۔۔  
سب ٹھیک ہو جائے گا انشاء اللہ آپ فکر مت کریں۔۔۔۔ ایمان نے دوسرے ہاتھ  
سے اسکی آنکھ کا کونہ صاف کیا۔۔۔۔  
غنسان نے اسکی طرف دیکھا۔۔۔۔ انشاء اللہ دھیرے سے کہ کر ہلکی سی  
مسکراہٹ سے کہتے سامنے دیوار کو دیکھنے لگا

بھائی چائے یا کچھ کھانے کو لاؤں آپ دونوں کے لئے۔۔۔۔۔ عصام اٹھ کر  
 سامنے کھڑا ہو کے پوچھنے لگا۔۔۔۔۔  
 غمسان کچھ کہتا اس سے پہلے نرس روم سے نکلتی ڈاکٹر کو بلانے بھاگی۔۔۔۔۔  
 کک کیا ہوا نرس۔۔۔۔۔ غمسان تیزی سے بھاگا۔۔۔۔۔  
 پیشینٹ کو ہوش آرہا ہے۔۔۔۔۔ نرس انہیں کہتی بھاگی۔۔۔۔۔  
 اللہ تیرا شکر ایمان نے سینے پے ہاتھ رکھ کر کہا۔۔۔۔۔  
 ڈاکٹر نے اکر ارہان کو چیک کیا جو ہوش میں تو آچکا تھا پر ابھی بھی غنودگی میں  
 سیمل کا نام پکار رہا تھا۔۔۔۔۔



گھر پر سب کو اطلاع کر دیا گیا تھا۔۔۔۔۔ ایک گھنٹے کے اندر ہی سب ہسپتال  
 میں پھر جما تھا۔۔۔۔۔ ارہان کے ہوش میں آنے کی خوشی پوری طرح محسوس نا  
 کر سکے تھے کے ڈاکٹر نے سب کے سروں پر قیامت گرا دی۔۔۔۔۔  
 دادی کا سنتے ہی بی بی پی خطرناک حد تک شوٹ کر گیا جب کے رضیہ بیگم پر  
 غشی طاری ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

پاپا سمجھالیں خود کو ورنہ میں بھی ٹوٹ جاؤں گا۔۔۔۔۔  
 غمسان باپ کے گلے لگے بلک رہا تھا۔۔۔۔۔  
 ضم بلکل چپ تھا نہ رو رہا تھا نہ کسی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔  
 عصام رکو کہاں جہاں جا رہے ہو۔۔۔۔۔

جہان میری میری بہن وہ وہ اکیلی ہے میں اٹھاتا ہوں اسے ایسا ایسا کیسے کر سکتی ہے۔۔۔۔۔ بتاؤ نا جہان وہ ہم ہماری بہت اسٹرونگ بہن ہے میں اٹھاتا ہوں اسے شادی ہوگئی تو کیا سمجھتی ہے اپنی من معانی کرے گی بہت سو لیا۔۔۔۔۔ عصام ہچکیوں سے روتا آئی سی یو کی طرف جا رہا تھا۔۔۔۔۔

جہان نے زبردستی اسے پکڑے رکھا۔۔۔۔۔  
نہیں اٹھے گی۔۔۔۔۔ یکدم ضرم کی آواز گونجی چاروں نے ساتھ پلٹ کر اسے دیکھا۔۔۔۔۔

نہیں اٹھے گی۔۔۔۔۔ بات دوہرا کر ضرم نے سب کو دیکھا۔۔۔۔۔ خشک آنکھیں جو سرخ ہو رہی تھیں۔۔۔۔۔  
مجھے کہ رہی تھی تم روتے نہیں ہو اس اس لئے جان کر موٹی چھپکلی مجھے رلانے کے لئے کر رہی ہے پر میں بھی نہیں روں گا۔۔۔۔۔ کب تک تنگ کرے گی۔۔۔۔۔

میں نہیں رونے والا۔۔۔۔۔ ضرم چیخ چیخ کر بولنے لگا کب آنکھوں سے آنسو بہ کر تھوڑی سے نیچے گرنے لگے پتہ ہی نہ چلا۔۔۔۔۔  
غسسان نے روتے ہوئے اسے پکڑ کر اپنے گلے لگایا۔۔۔۔۔  
چپ چپ ہو جاؤ دیکھنا وہ ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔۔۔ غسسان روتے ہوئے جانے اسے تسلی دے رہا تھا یا خود کو۔۔۔۔۔  
بھائی بھائی اسے بتائیں میں رو رہا ہوں۔۔۔۔۔

ششش!! بس ضرر سمجھا لو اپنے آپ کو امی کو تم نے سمجھانا ہے یہ تمہاری  
زمیداری ہے۔۔۔ سمجھ رہے ہو نہ۔۔۔ تم میرے شریر بھائی بہت بہادر ہو

۔۔۔  
رونے سے غنسان کی آواز بھاری ہو رہی تھی۔۔۔ بڑا بھائی ہونے کی وجہ سے  
اسے ہی اپنے بھائیوں کو سمجھانا تھا۔۔۔

کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا کہ یہ سب ہو جائے گا۔۔۔ جان سے پیاری بہن  
کوما میں چلی گئی۔۔۔ یہ پتہ لگتے ہی دل درد سے پھٹ رہا تھا۔۔۔

ابھی تو اپنی نئی زندگی کی خوشیاں دیکھنی تھی۔۔۔ مہندی لگے ہاتھوں میں سفید  
پٹیاں بندھ گئیں تھیں۔۔۔ کون جانتا تھا ایسا ہو جائے گا۔۔۔



ہمدانی صاحب اور اذان صاحب ڈاکٹر کے آفس میں بیٹھے تھے سائڈ پر ہی  
غنسان اور جہان خاموش کھڑے تھے۔۔۔

ڈاکٹر نے ایک نظر سب کو افسوس سے دیکھا ڈاکٹر جتنا کر سکتے تھے کر چکے  
تھے آگے وہ خود بھی بے بس تھے۔۔۔

ہمدانی صاحب مجھے افسوس ہے آپ کی بیٹی کے سر پر کافی گہری چوٹ آئی ہے  
جس کی وجہ سے وہ کوما میں چلی گئی۔۔۔ ابھی کچھ کہا بھی نہیں جا سکتا کب

کومے سے باہر آئے۔۔۔ ہفتہ مہینہ یا پھر سال  
ڈاکٹر کی بات سنتے ہی سب ضبط کر کے رہ گئے۔۔۔

ٹھیک ہے شکریہ۔۔۔۔۔

ہمدانی صاحب چیئر سے اٹھ کھڑے ہوئے۔۔۔۔۔ غمسان نے آگے بڑھ کر باپ کا بازو پکڑا۔۔۔ جو دو دن میں ہی نچوڑ کر رہ گئے تھے اپنی بیٹی کے غم میں۔۔۔۔۔

نہ جانے کس کی نظر لگ گئی میرے ہنستے کھیلتے گھر کو۔۔۔۔۔  
ہمدانی صاحب حوصلہ رکھیں انشاء اللہ۔۔۔ اللہ نے چاہا تو ہماری بچی بہت جلد ہمارے بچ ہنستی کھلکھلاتی ملے گی۔۔۔۔۔

یہ برا وقت بھی گزر جائے گا۔۔۔ اذان صاحب کندھے پر ہاتھ رکھتے سمجھانے

والے انداز میں کہہ کر ہلکا سا مسکرائے۔۔۔۔۔



Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دو دن بعد سیمیل اور ارہان کو ساتھ ہی ڈسچارج کر کے ہمدانی ہاؤس لے

آئے۔۔۔۔۔

چونکہ ازلان اسلام آباد سے اپنے بھائی کی شادی اٹینڈ کرنے آیا تھا۔۔۔۔۔ اسلئے نہ چاہتے ہوئے بھی اسے واپس جانا تھا۔۔۔۔۔ کام کی وجہ سے۔۔۔۔۔

انکے جاتے ہی اذان ہاؤس سونا ہو گیا۔۔۔۔۔ سیمیل بھی ہمدانی ہاؤس میں تھی کے

دیکھ بھال زیادہ اچھی ہوگی۔۔۔ اور کسی کو اس بات پر اعتراض بھی نہ تھا۔۔۔۔۔

ارہان کی حالت تھوڑی بہتر تھی پر اتنی نہیں کے آرام سے چل پھر

سکے۔۔۔۔۔



ارہان بیٹا سوپ پی لو کب سے کچھ کھایا نہیں ہے دوائی کا ٹائم ہو جائے گا۔۔۔۔

عابدہ بیگم ٹرے ہاتھ میں لئے روم میں داخل ہوئیں ارہان خاموش لیتا چھت کو تک رہا تھا۔۔۔۔ عابدہ بیگم کی آواز پر اس نے آنکھوں کو جمبش دی۔۔۔۔۔ پر کہا کچھ نہیں۔۔۔۔

وہ تو اس دن سے یونہی چپ تھا۔۔۔۔ کوئی بات کرنے کی کوشش کرتا تو آنکھیں موند لیتا۔۔۔۔

جب سے اسے سیمل کا پتہ چلا تھا اپنے آپ کو قصور وار ٹھہرا رہا تھا۔۔۔۔ عابدہ بیگم نے جواب نہ پا کر اسے دیکھا۔۔۔۔ آنکھوں سے آنسو بہ کر کنپٹی میں جذب ہو رہے تھے۔۔۔۔

عابدہ بیگم نے اپنے دل میں شدت سے اپنے بیٹے کی تکلیف محسوس کی۔۔۔۔ پھر اسکے قریب ہی بیٹھ کر ہاتھ پڑھا کر آنسو صاف کیے میرے بچے اٹھ کر کچھ کھا لو شاباش۔۔۔۔ پھر سیمل سے بھی ملنے چلو تمہارا انتظار ہوگا اسے۔۔۔۔

سیمل کا نام سنتے ہی ارہان نے اپنی ماں کو دیکھا۔۔۔۔ جھوٹ بول رہی ہیں آپ۔۔۔۔ اسے میرا انتظار نہیں ہے سنا آپ نے سیمل نے اچھا نہیں کیا۔۔۔۔ مجھے تنہا چھوڑ کر ہر چیز سے غافل ہو گئی ہے۔۔۔۔ پوچھیں اس سے میرا ساتھ کیوں کیا اس نے ایسا میرے احساسات میرے

جذبات میری محبت کیا اسے محسوس نہیں ہو رہی۔۔۔ میں اسکی وجہ سے کتنی  
اذیت میں ہوں۔

کرتی رہے انتظار خود آئے میرے پاس۔۔۔۔ آپ سے بتا دیں جا کر ورنہ اگر  
نہیں آئی تو میں خود کو ختم کر لوں گا پھر کرتی رہے گی زندگی بھر میرا  
انتظار۔۔۔۔

نہیں ارہان ایسے مت بولو انشاء اللہ سب ٹھیک ہو جائے گا تمہے تو اسکی ہمت بنا  
ہے ہر قدم پر اسکے ساتھ چلنا ہے بیٹا

اس معصوم کا کوئی قصور نہیں یہ تو آزمائش ہے۔۔۔ گزر جائے گی۔۔۔  
سپیل کے گھر والے جن کی مسکراہٹیں شرارتیں دیکھ کر رشک اتا تھا تین چار  
دن میں ہی جیسے سب ختم ہو گیا۔۔۔۔ ہر کسی کی آنکھ نم رہتی ہے لیکن وہ  
لوگ ایک دوسرے کی ہمت ہیں پر ہم ماں باپ کی ہمت صرف تم ہو  
بیٹا۔۔۔۔۔ ہماری ہمت مت توڑو اٹھو کچھ کھا لو۔۔۔۔

عابدہ بیگم بولتے بولتے رو دیں۔۔۔۔ ارہان آنکھیں رگڑتا اٹھ بیٹھا۔۔۔۔  
اچھا پلیز روئیں مت چلیں اپنے ہاتھوں سے کھلائیں پھر آپ کی بہو کی بھی جا  
کر کلاس لیتا ہوں۔۔۔ زخمی شوہر کو یوں اکیلا چھوڑ کر خود آرام فرما رہی  
ہیں۔۔۔۔

ارہان مسکرا کر اپنی ماں کو دیکھ کر بولا جو اسکے کہنے پر افسردگی سے مسکرا  
دیں۔۔۔۔



غسان کھانا کھا لیں۔۔۔۔۔

ایمان روم میں آتی ٹیبل پر کھانا رکھتی غسان کو مخاطب کر کے بولی۔۔۔۔۔  
غسان میں کچھ کہ رہی ہوں۔۔۔۔۔ ایمان نے جواب نہ پا کر پلٹ کر اسے  
دیکھا۔۔۔۔۔

سیمل کو تنگ مت کریں کونسی باتیں ہیں جو ختم نہیں ہو رہی۔۔۔۔۔  
ایمان کہتے ساتھ ہی غسان کے قریب آکر جھک کر اسکا چہرہ دیکھنے لگی جو  
آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا۔۔۔۔۔ ایمان اسے دیکھتے ہی تھم سی گئی۔۔۔۔۔

غسان نے اسے دیکھ کر اپنے آنسوؤں پوچھے۔۔۔۔۔  
ہمم اتا ہوں اور میری بہن سے جلنے کی ضرورت نہیں ہے۔  
غسان مسکرانے کی ناکام کوشش کرتا اٹھ کر ٹیبل کی جانب بڑھا۔۔۔۔۔

ایمان چلتی ہوئی اسکے ساتھ ہی آکر بیٹھی۔۔۔۔۔  
میں خود نکال لوں گا۔۔۔۔۔ تھینکس۔۔۔۔۔ غسان اسے منا کرتا پلیٹ میں کھانا  
نکلنے لگا۔۔۔۔۔

ایمان نے ایک نظر سیمل کو دیکھا جو آنکھیں موندے دنیا جہاں سے بے خبر  
لیٹی تھی۔۔۔۔۔

تم نہیں کھاؤ گی۔۔۔۔۔ غسان کو یکدم یاد آیا تو پوچھنے لگا۔  
نہیں بھوک نہیں ہے ابھی۔۔۔۔۔ ایمان نے اسے دیکھ کر کہا جو اسے ہی دیکھ

رہا تھا۔۔۔

غسسان نے اسکی بات سن کر چیچ میں چاول بھر کے اسکے منہ کے قریب  
کیا۔۔۔۔

کوئی بات نہیں میرے ہاتھ سے تھوڑا سا تو کھا ہی سکتی ہو۔۔۔  
غسسان نے نرم لہجے میں کہا۔۔۔ ایمان نے مسکرا کر جھٹ منہ کھولا۔۔۔  
ایمان نوالہ چباتی اسے دیکھنے لگی۔۔۔ غسسان دیکھنے میں جتنا ہینڈ سم تھا اس  
سے کہیں زیادہ دل کا اچھا اور محبت کرنے والا تھا۔۔۔  
ایمان اسکا ساتھ پا کر واقعی بہت خوش تھی۔۔۔۔



ضرم ابھی تک سوئے نہیں۔۔۔۔۔  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
نیند نہیں آرہی امی سیمیل کے پاس بیٹھا ہوں۔۔۔ ضرم سیمیل کا ہاتھ اپنے ہاتھ  
میں لئے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

رضیہ بیگم کی آنکھیں نمکین پانی سے بھر گئیں۔۔۔۔  
کتنی مشکل سے خود کو سمجھالا ہے اپنے بچوں کے خاطر کوئی انکے دل سے  
پوچھتا۔۔۔۔

بیٹا رات ہو رہی ہے جاؤ سو جاؤ۔۔۔۔۔ میں آج اپنی بیٹی کے پاس ہی لیٹوں  
گی۔۔۔ رضیہ بیگم کہتی بستر پے آکر بیٹھیں۔  
چلو اٹھو شاباش میرا بیٹا کل کالج بھی جانا ہے۔۔۔

رضیہ بیگم اسے بچوں کی طرح پچکارتیں ہوئی بولیں۔۔۔  
 اچھا امی اگر موٹی چھپکلی اٹھے تو مجھے بولا لیجئے گا اس سے گن گن کر بدلہ لوں گا  
 ہر وقت چڑ چڑ کرتی رہتی تھی اب میں ہی بولتا رہتا ہوں پر مجال ہے جو  
 جواب دے۔۔۔۔۔ موٹی چھپکلی کہیں کی۔۔۔۔۔

ضرم اسی پر نظر جمائے کہتا افسردگی سے مسکراتا چلا گیا۔۔۔۔۔  
 ..رضیہ بیگم اپنے بیٹے کی پشت کو جاتا دیکھتی سسک پڑیں  
 سیمل میری جان اٹھ جاؤ۔۔۔۔۔ میرے کان ترس گئے ہیں تمہاری آواز سننے  
 کے لیے۔۔۔۔۔ کاش تمہارے بدلے یہ سب مجھے ہو جاتا۔۔۔۔۔  
 رضیہ بیگم سیمل کا ہاتھ پکڑتی سسکیاں لیتی اپنی اکلوتی بیٹی کے لئے تڑپ رہی  
 تھی۔۔۔۔۔

ایمان دروازے پر کھڑی پانی کا جگ پکڑے ہونٹ بھیجے آنسوؤں پی رہی تھی  
 پھر سانس خارج کرتی دروازہ ہلکے سے بجایا۔۔۔  
 رضیہ۔ بیگم آواز پر جلدی سے آنسوؤں پوچھتی سیدھی ہو بیٹھیں۔۔۔۔۔  
 ارے ایمان بیٹی وہاں کیوں کھڑی ہو اندر آؤ۔۔۔۔۔  
 آپ پھر رو رہی ہیں۔۔۔۔۔ ایمان خفگی سے کہتی سائیڈ ٹیبل پر جگ رکھتی  
 انکے پاس ہی بیٹھی۔۔۔۔۔

یہ غم بہت تکلیف دہ ہے ایمان۔۔۔۔۔ اپنی ہنسی کھلکھلاتی بیٹی کو اس طرح دیکھنا  
 انتہائی تکلیف دیتا ہے۔۔۔۔۔ ابھی عمر ہی کیا ہے۔۔۔۔۔

امی آزمائشیں اور تکلیفیں بھی اللہ اپنے پسندیدہ بندو کو بھیج دیتا ہے۔۔۔۔۔  
 اس طرح رونے سے آپ خود کو بیمار کر رہی ہیں جانتی ہوں آپ کی تکلیف کا  
 احساس میں اتنا محسوس نہیں کر سکوں گی کیوں کے آپ ماں ہیں۔۔۔۔۔  
 ایمان انکے کندھے کو تھپتھپا کر گڈنائیٹ کہتی چلی گئی۔۔۔  
 اگلے دن ارہان اپنے پر نٹس کے ساتھ ہمدانی ہاؤس آیا تھا۔۔۔۔۔  
 کیسے ہو ارہان بیٹا۔۔۔۔۔ بہتر ہوں انکل۔۔۔۔۔

انکل نہیں پاپا جیسے سیمل کا پاپا ہوں اسی طرح تمہارا بھی پاپا ہی ہوں۔۔۔۔۔  
 ہمدانی صاحب گال تھپتھپا کر ہلکی سے مسکراہٹ کے ساتھ بولے۔۔۔۔۔  
 اوکے پاپا۔۔۔۔۔ ارہان نے جھٹ انکا کہا مانا۔۔۔۔۔  
 ارے واہ دادی دیکھا کتنا فرما بردار ہے نہ۔۔۔۔۔ غمسان نے ماحول کو خوش گوار  
 کرنے کے لئے مسکرا کر شرارت سے کہا۔۔۔۔۔

کیوں نہیں میرا بچہ ہے ہی اتنا پیارا۔۔۔۔۔ دادی نے آگے بڑھ کر شفقت سے  
 سر پر ہاتھ پھیر کر کہا۔۔۔۔۔ دادی کے لاڈ کرنے پر سب مسکرا دیے۔۔۔۔۔  
 کچھ دیر لاؤنج میں بیٹھنے کے بعد ارہان اپنے ماں باپ کے ساتھ سیمل کو دیکھنے  
 روم میں آیا۔۔۔۔۔

اندر داخل ہوتے ہی سیدھی نظر اس دشمن جاں پر پڑی جو دنیا و مافیا سے  
 بے خبر گہری نیند میں بستر پر آنکھیں موندے پڑی تھی۔۔۔۔۔  
 ارہان کا دل چاہا جھنجھوڑ کر اسے اٹھائے اور بتائے کے میں اداس ہوں تمہارے

بنا بکھر رہا ہوں تمہارے بنا ایک ایک دن بہت تکلیف دہ ہے میرے  
لیے۔۔۔۔

ارہان اندر آؤ۔۔۔۔۔ عابدہ بیگم کی آواز پر سرداہ بھرتا سیمیل کے بیڈ کے قریب  
آ کر بیٹھتا دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

عابدہ بیگم نے اذان صاحب کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر روم سے نکلنے کے لئے  
اشارہ کیا۔۔۔

ارہان تم بیٹھو سیمیل کے پاس میں رضیہ بہن کے پاس جا رہی ہوں چلیں  
اذان۔۔۔

عابدہ بیگم کہہ کر اٹھ کھڑی ہوئیں جب ارہان کی آواز پر دونوں نے اسے  
دیکھا۔۔۔

موم کیا میں سیمیل کے پاس روک سکتا ہوں کچھ دن لئے۔۔۔۔۔ آنکھوں میں  
امید لئے ارہان اپنے ماں باپ کو دیکھ رہا تھا اذان صاحب نے ہلکی سی  
مسکراہٹ کے ساتھ اثاب میں سر ہلایا۔۔۔

تھینک یو۔۔۔۔۔ ارہان کہہ کر دوبارہ سیمیل کو دیکھنے لگا۔۔۔



سیمیل یار تھکی نہیں ہو دیکھو تو ذرا کہیں ضرم کی بات سچ نہ ہو جائے اور تم  
موٹی ہو جاؤ۔۔۔۔۔ ہاہاہا عصام کرسی پر بیٹھا سیمیل سے باتیں کر رہا تھا۔۔۔  
روم میں اس وقت چاروں بھائیوں کے ساتھ ارہان بھی وہیں تھا۔۔۔۔۔

خبردار میری چھوٹی چڑیا کو موٹی کہا دیکھنا بہت جلد ٹھیک ہو کر تمہاری کلاس لگی۔۔۔۔۔ جہان نے ڈرایا۔۔۔

غسان خاموش بیٹھا اپنے بھائیوں کی باتیں سن رہا تھا۔۔۔۔۔  
سب جانتے تھے سیمل کسی کی بات بھی نہیں سن سکتی پھر بھی دل کو تسلی امید اور اللہ پے بھروسہ تھا کہ ایک دن سیمل ٹھیک ہو جائے گی اور وہ دن دور نہیں تھا۔۔۔

!! ٹھک ٹھک ٹھک

دروازے کی دستک نے جیسے غسان کو سوچوں سے نکال کر ہوش کی دنیا میں لا پٹخا۔۔۔

آپ سب کو نیچے بلا رہے ہیں کھانا لگ گیا ہے آکے کھالیں۔۔۔ میں جب تک یہیں ہوں۔۔۔۔۔ رانی سب کو کہتی اندر آئی۔۔۔۔۔

ارہان منا کرنے لگا پر روک گیا۔۔۔۔۔

غسان نے اٹھ کر سیمل کے ماتھے پر پیار کیا۔۔۔۔۔

چلو سب نیچے۔۔۔ غسان حکم دیتا سب کو لئے نیچے چلا گیا۔۔۔۔۔



رات کھانے کے بعد جہان کے ساتھ ارہان سیمل کے روم میں آیا۔۔۔۔۔

ٹانگ اور کمر میں تکلف ہونے کی وجہ سے ابھی چلنے میں دقت ہو رہی تھی

اسے۔۔۔

تھینکس یار

اس میں تھینکس کرنے کی ضرورت نہیں ہے ہم سب اپنے ہی ہیں تو یہ  
غیروں کی طرح شکریہ کرنا بند کر دو۔۔۔۔۔

ارہان کے شکریہ ادا کرنے پر جہان نے کندھے پر ہاتھ رکھا پھر سیمل کے پاس  
جا کر ماتھا چوم کر روم سے نکل گیا۔۔۔۔۔

جہان کے باہر جاتے ہی ارہان نے روم لاک کیا پھر کپڑے بدلنے کے لیے  
واش روم چلا گیا۔۔۔۔۔

ارہان کے واش روم جاتے ہی سیمل کے دائیں ہاتھ کی انگلی نے بہت ہلکے سے  
حرکت کی۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

خیریت ہے۔۔۔۔۔

غنسان بیڈ کراؤں سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا گود میں لیپ ٹاپ کھولا تھا پر  
سوچیں سیمل کی طرف بھٹک رہی تھی کتنے دن ہو گئے سیمل کی آواز  
سنے۔۔۔۔۔

یہی سوچ رہا تھا جب کھٹکے پر نظر اپنی شریک حیات پر پڑی ڈرینگ ٹیبل کے  
سامنے کھڑی اپنے لمبے گھنے بھگے بال تو لیے سے خشک کرتی۔۔۔۔۔ نکھری نکھری  
سی

غنسان کو اپنی طرف خود با خود راغب کر چکی تھی۔۔۔۔۔

جی خیریت ہی ہے دل چاہ رہا تھا نہانے کا۔۔۔ ایمان نے پلٹ کر مسکرا کر کہا۔۔۔۔

اچھا تو ذرا ادھر آؤ یہ لیپ ٹاپ ٹیبل پے رکھ دو۔ غسان بہانے سے اسے قریب بلانے لگا۔۔۔۔

ایمان نے گیلا تولیہ کرسی کی بیک پر لٹکایا پھر چلتی اس تک گئی ایمان غسان نے لیپ ٹاپ بند کر کے اسے دینے کے بجائے سائیڈ ٹیبل پر رکھا۔۔۔۔

یہیں۔ رکھنا تھا تو جھوٹ کیوں کہا۔۔۔ ایمان منہ پھولا کر کہتی جانے لگی۔۔۔۔

جب۔۔۔۔ اچانک ہی غسان نے ہاتھ پکڑ کر روکا۔۔۔۔

کیا ہوا؟ ایمان نے پلٹ کر سوالیہ انداز میں پوچھا۔۔۔۔

کچھ نہیں یہاں بیٹھو۔۔۔۔ غسان نے سپاٹ چہرے کے ساتھ کہا پر آنکھوں

میں جذبات کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر موجزن تھا۔۔۔۔

ایمان اسکی بات سنتے غسان کے قریب ہی بیڈ پر بیٹھی۔۔۔۔

غسان نے کچھ کہے بغیر ہی اسے اپنے جانب کھینچا۔۔۔۔

غسان کے جھٹکا دینے سے ایمان کے نم بال اسکے چہرے پر گرے۔۔۔۔

کیا کر رہے ہیں۔۔۔۔ ایمان سٹپٹا کر منمنانے لگی۔۔۔۔

ششش! غسان نے ایمان کے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر بالوں سے پکڑ کے اسے

قریب کرتا سارے فاصلے ختم کرتا چلا گیا



السلام علیکم۔۔۔۔

وعلیکم اسلام تم کب آئی؟

آدھا گھنٹہ پہلے ہی آئی ہوں۔۔۔۔ سب اندر ہی ہیں۔۔۔۔ وردہ شہادت کی

انگلی سے اپنا چشمہ ٹھیک کرتی اسے دیکھ کر بتانے لگی

سپاٹ چہرے کے ساتھ بات کرتا وردہ کو وہ بہت مختلف لگ رہا تھا۔۔۔۔

جہان جانے لگا پر اسے اپنی طرح اتنی محویت سے دیکھتا پا کر ایک دو قدم چلتا

اسکے قریب آہا پھر آنکھوں میں جھانکتا کان کے قریب جھک کر سرگوشی میں

بول۔۔۔۔

چشمش تمہارے لئے کچھ لایا تھا پر دینے کا موقع نہیں ملا۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میرے لئے وہ کیا۔۔۔۔ وردہ ایک قدم پیچھے لیتی بے ترتیب سانسوں کو ہموار

کرتی سرگوشی نما آواز میں پوچھنے لگی۔۔۔۔

جہان مسکرا کر اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔ روکو آیا۔۔۔۔ اسے وہیں رکنے کا کہتا جہان

تیزی سے اندر گیا۔۔۔۔

اففف اب یہ کیا لے آئے ہیں میرے لئے۔۔۔۔۔ وردہ بڑبڑا کر دروازے کی

جانب دیکھنے لگی۔۔۔۔ تھوڑی ہی دیر بعد اسے جہاں اتا دکھا۔۔۔۔۔

ہاتھ میں خوبصورت سی باسکٹ تھی جس پر ربن اور پھول سے سجایا ہوا تھا

جہان نے قریب آکر باسکٹ اسکے آگے کی۔۔۔۔ لو تمہارے لئے۔۔۔۔۔

وردہ کبھی اسے تو کبھی باسکٹ کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔  
 ہم مطلب اعتبار نہیں ہے۔۔۔۔  
 نہیں ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔وردہ اسکے ناراض ہونے پر فورن بولی۔۔۔  
 ٹھیک ہے پھر پکڑو۔۔۔جہان کے دوبارہ کہنے پر وردہ نے ہچکچا کر ہاتھ آگے بڑھا  
 کر باسکٹ پکڑی۔

جہان کی مسکراہٹ یکدم گہری ہوئی۔۔۔  
 کھول کر تو دیکھو مجھے یقین ہے تمہے میرا تحفہ بہت پسند آئے گا۔۔۔۔  
 جہان دونوں بازو سینے پر باندھے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔  
 وردہ نے جہان کے اتنے کہنے پر باسکٹ کھولی اور وہیں دھک سے رہ  
 گئی۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
 جی ہاں بلکل جہاں ہمدانی کی طرف سے وردہ احسن کو پہلا تحفہ ایک خوبصورت  
 بلی کی صورت میں ملی تھی۔۔۔

وردہ ہوش میں اتے ہی زور سے چیختی باسکٹ وہیں نیچے گھانس پر پھینکتی اندر  
 بھاگی۔۔۔۔جہان اسکے دوڑنے پر ہنستا چلا گیا۔۔۔۔



ارے ارے آرام سے لڑکی۔۔۔۔

اوج۔۔۔۔سو سوری میں نے دیکھا نہیں تھا آپ کو۔۔۔وردہ بروقت رکی لیکن  
 پھر بھی عصام سے ٹکرا ہی گئی تھی۔۔۔

کوئی بات نہیں پر آپ بھاگ کیوں رہی تھیں؟  
 ہاہاہا عصام میں بتاتا ہوں۔۔۔۔۔وردہ کچھ کہتی اس سے پہلے ہی جہان اندر اتا ہنس  
 کر بولتا قریب انے لگا۔۔۔۔۔

وردہ نے پلٹ کر دیکھا تو فورن عصام کے پیچھے چھپی۔۔۔  
 عصام نے حیرت سے وردہ کو دیکھا۔۔۔۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔۔۔اوہ یار اتنا حیران مت ہو یہ چشمش اس معصوم بلی سے ڈر رہی ہے۔۔۔  
 جہان کے بتانے پر عصام کو پھر حیرت کا جھٹکا لگا۔۔۔۔۔

کیا آپ بلی سے ڈر رہی ہیں مجھے لگا یہ بلا تنگ کر رہا ہے۔۔۔۔۔ہاہاہاہا عصام نے  
 گردن گھوما کر اسے دیکھ کر کہا۔۔۔۔۔

جی بلکل یہ جان بوجھ کر تنگ کر رہے ہیں جب پتہ ہے ہمیں بلی سے ڈر لگتا  
 ہے پھر بھی ہمارے پیچھے بلیاں لے کر آجاتے ہی بہت خراب ہیں

آپ۔۔۔۔۔وردہ تیز تیز بولتی ڈرائنگ روم کی طرف جانے لگی۔۔۔

عصام نے معافی خیز مسکراہٹ سے جہان کو دیکھا جو وردہ کو جاتے دیکھ رہا  
 تھا۔۔۔۔۔

اہم اہم کیا بات ہے بلیاں لا کر پیچھے بھاگا جا رہا ہے۔۔۔۔۔آخر کیا بات ہے

ہم۔۔۔۔۔عصام آئی برو آچکا کے پوچھنے لگا۔۔۔۔۔

جہان گھورتا ہاتھ میں پکڑی بلی اسے تھماتا اپنے روم کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔

لگتا ہے دال میں کچھ کالا ہے۔۔۔۔۔عصام بڑبڑایا۔۔۔۔۔



اسلام علیکم

وعلیکم اسلام کہاں ہو یونیورسٹی بھی نہیں آرہی؟ عصام بالکنی میں کھڑا تعبیر سے فون پر بات کر رہا تھا۔۔

عصام ایک ہفتے سے یونیورسٹی جا رہا تھا پر تعبیر اسے ایک بار بھی نہیں ملی تھی میں اپنے ماموں کے گھر گئی ہوئی تھی وہاں بھی شادی تھی اور آپ بتائیں سیمل کیسی ہے ابو نے بتایا تھا سن کر افسوس ہوا۔۔۔۔

ہم۔۔۔ تم پھر بھی نہیں آئی۔۔۔ عصام خفگی سے بولا۔۔۔۔

میں کیسے آسکتی ہوں۔۔۔۔ کیا مطلب ہے کیسے آؤں سیمل کو دیکھنے آؤ تمہاری تو دوستی ہو ہی گئی تھی سیمل ایمان بھابھی سے۔۔

اففف ٹھیک ہے بعد میں بات کرتی ہوں۔۔ کھانا بھی بنانا ہے اللہ حافظ۔۔۔۔۔  
تعبیر جلدی سے کہتی کال ڈسکنیکٹ کر گئی۔۔

عصام موبائل کان سے ہٹا کر سکرین کو دیکھ کر بڑبڑاتا روم میں چلا گیا۔۔



ارہان پاپا بلا رہے ہیں لان میں۔۔۔۔ ایمان دستک دیتی جھانک کر بولی۔۔۔۔۔

ارہان اور غنسان دونوں نے پلٹ کر اسے دیکھا۔۔۔۔

اچھا بھابھی۔۔۔۔ میں اتا ہوں غنسان بھائی ارہان کہتا اٹھ کر روم سے نکل

گیا۔۔۔۔ ایمان جانے لگی جب پیچھے سے

غنسان کی آواز سنتی روم میں داخل ہوئی۔۔



ارہان بس اسے دیکھ کر رہ گیا کیسے اتنی محبت کرنے والے بھائی خود پر ضبط کیے ہوئے تھے۔۔۔ کیا انکی تکلیف اس سے کم تھی؟ نہیں بلکہ سیمل تو سب کی جان تھی۔۔۔

ارہان کو سوچ میں گم دیکھ کر ضرم نے آگے بڑھ کر ارہان کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔

ارہان نے چونک کر چہرہ اٹھا کر ضرم کو دیکھا۔۔۔۔۔  
ڈونٹ وری یار دیکھنا موٹی چھپکلی بلکل ٹھیک ہو جائے گی مجھے تو انتظار ہے میڈم  
ٹھیک ہوں تو ولیمے کی دعوت کا کھانا ملے واہ ہاہا

انشاء اللہ پھر ایک نہیں دو دو ولیمے کا کھانا ملے گا۔۔۔۔۔  
ایمان کی آواز اچانک روم میں گونجی۔۔۔۔۔ ارہان جو کچھ کہنے لگا تھا ایمان کی  
آمد پر چپ ہو گیا۔۔۔ انشاء اللہ ایمان بھابھی۔۔۔۔۔

ایمان مسکراتی ہوئی سیمل کے پاس بیٹھی پھر پڑھ کر اس پے دم کیا۔۔۔۔۔  
ایمان بھابھی بارش ہونے والی ہے اگر پکوڑوں کے ساتھ پودینے کی چٹنی  
ہو جائے۔۔۔۔۔

ضرم کھڑکی سے پشت لگا کر بولتا ایمان کو دیکھ کر دوبارہ سیمل کو دیکھنے لگا۔۔۔  
ارے کیوں نہیں میں ابھی بنانے کا سوچ ہی رہی تھی۔۔۔۔۔ چلو اب بنا لیتی  
ہوں۔۔۔۔۔ ایمان مسکرا کر کہتی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔

ایمان بھائی ابھی رہنے دیں آپ بیٹھیں۔۔۔۔۔ ضرم جلدی سے بولا



کشف اسکے یوں کہنے سے مشکوک نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔  
ہم ہمارا مطلب کے ہم روک جاتے اب تو یہاں کی باریشوں کا موسم بھی  
انجوائے کر لیں گے۔۔۔۔وردہ بہن کی نظروں سے سٹیٹا کر بولی۔۔۔۔  
کشف کو ہنسی آنے لگی۔۔۔۔جہان اور اسے لان میں ساتھ کھڑے دیکھا تھا  
دونوں ایک دوسرے کو جس طرح دیکھ رہے تھے۔۔۔۔  
اہم ٹھیک ہے پھر میں کہ دیتی ہوں تم مہرو کے ساتھ آجاؤ گی اوکے۔۔کشف  
کھڑی ہوتی پیار سے گال تھپتھپا کر اندر کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔  
جب کے وردہ کے ہونٹوں پر خوبصورت سی مسکراہٹ بکھر گئی یکدم ہی اسے  
سب بہت حسین لگنے لگا۔۔۔۔  
NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
رانی میرے روم سے گاڑی کی چابی لادو۔۔۔۔  
عصام کار پورج میں کھڑا تھا گاڑی کی چابی روم میں ہی بھول گیا تھا جب رانی  
کو آتے دیکھ حکم صادر کیا۔۔۔۔  
رانی نے روک کر اسے دیکھا پھر ٹیرے میڑے منہ بناتی قریب آئی۔۔۔۔جی  
آپ نے کیا کہا؟  
میں کہ رہا ہوں گاڑی کی چابی لادو روم سے مرے ڈریسنگ ٹیبل پر رکھی  
ہے۔۔۔۔  
جی ٹھیک ہے۔۔۔۔رانی ناک چٹھاتی اندر بڑھ گئی۔۔۔۔

اسے کیا ہوا پہلے شرمانا بند نہیں ہوتا تھا اب منہ بنا بنا کر جا رہی ہے۔۔۔۔۔ عصام خود کلامی کرتا کندھے اچکا گیا۔۔۔۔۔



دادی سیمل کب ہوش میں آئے گی پلیز ڈاکٹر کو بولیں کچھ بھی کر کے اسے ہوش میں لائیں۔۔۔۔۔

ضرم دادی کی گود میں سر رکھ کر لیٹا بول رہا تھا آج دوبارہ بہن کے لئے دل میں تڑپ اٹھی تھی۔۔۔۔۔

غسسان جو ساتھ ہی بیٹھا تھا ہاتھ بڑھا کر ضرم کے بالوں پر پھیرنے لگا جب کے دادی آنکھوں میں نمی لیے سیمل کے چہرے کو دیکھ رہی تھیں۔۔۔۔۔

ضرم دادی کی طبیعت خراب ہو جائے گی اس طرح مت کرو۔۔۔۔۔ غسسان دادی کو دیکھتا اسے سمجھانے لگا۔

ارہان جو صوفے پر بیٹھا تھا اٹھ کر دادی کے پاس آکر انکے دوسری طرح بیٹھا۔۔۔۔۔

دادی ایسے کریں گی تو میں بھی رونے لگوں گا۔۔۔۔۔ ارہان کے کہنے پر دادی نے اسکی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

سچ کہ رہا ہوں کیا آپ چاہتی ہیں اس گھر کا اکلوتا داماد روئے۔۔۔۔۔ دادی کے دیکھنے پر ارہان زبردستی منہ پھولا کر بولا۔۔۔۔۔

ضرم نے اٹھ کر ارہان کی جانب دیکھا پھر آنکھیں رگڑتا بولا۔۔۔۔۔



کون ہے؟ وردہ نے دروازہ کھولنے سے پہلے پوچھا جب کے دوسری جانب  
 کھڑے جہان کو چپ لگ گئی۔۔۔  
 میں کیوں آگیا ایسے کسی نے پوچھا کیا کرنے آیا ہوں تو کیا جواب دوں گا۔۔۔ حد  
 ہوگئی رات کو آہی جاتی چشمش۔۔۔  
 جہان سر کے بالوں کو ہاتھ سو سیٹ کرتا خود کو کوسنے لگا جب وردہ نے جھنجھلا  
 کر دروازہ کھولا اور سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر حیرت سے منہ کھول  
 گیا۔۔۔۔

آپ!!! وردہ کے زور سے آپ کہنے پر جہان نے اسے دیکھا۔۔۔۔  
 لال رنگ کے شلوار قمیض پونی میں بندھے سلکی گھنے بال آنکھوں پی چشمہ  
 جہان کو اچانک ہی بہت پیاری لگی۔۔۔۔  
 جی بلکل میں اور یہ کیا طریقہ ہے نا سلام نا دعا اوپر سے ایسے تاڑ رہی ہو جیسے  
 کوئی چور آگیا ہے سامنے۔۔۔۔

جہان نے فاصلہ کم کرتے اسکی آنکھوں میں دیکھ کر شرارت سے کہا۔۔۔۔  
 وردہ ہوش میں آکر چشمہ ٹھیک کرتی فاصلہ بڑھاتی ہوئی بولی۔۔۔۔  
 !!السلام علیکم

وعلیکم اسلام کیا گھر پر کوئی نہیں ہے؟ جہان کہتے ارد گرد دیکھنے لگا۔۔۔۔  
 فضل بھائی کے علاوہ سب ہیں آئیں اندر۔۔۔۔ وردہ کہتے سائیڈ میں ہوتی اندر  
 آنے کی جگہ دینے لگی۔۔۔۔

جہان اپنی گدی دباتا وہیں کھڑا اسے دیکھنے لگا۔۔۔

سچ کہوں تو تم سے ملنے آیا تھا سنا ہے چشمش واپس اپنے شہر جا رہی ہے؟  
جہان اسے دیکھتا پوچھنے لگا۔۔۔ وردہ نروس ہوتی اپنے بالوں کی لٹ کان کے  
پیچھے کرنے لگی۔۔۔

جہان نے ایک نظر لاؤنج کا دروازہ پھر گلی میں ڈالی جو اس وقت سنسان  
تھی۔۔۔ پھر ملانے کے لئے ہاتھ آگے کیا۔۔۔

کیوں نہ جانے سے پہلے اچھی سی دوستی ہو جائے؟ جہان اسے دیکھتا ہوا پوچھنے  
لگا۔۔۔

وردہ نے پہلے اسکے بڑھے ہوئے ہاتھ پھر اسکے چہرے کی طرف دیکھا۔۔  
ٹھیک ہے پہلے وعدہ کریں۔۔۔ وردہ سوچ کر مسکراتی کہنے لگی۔۔۔۔۔ جہان نے  
ایک آئی برو اچکائی۔۔۔۔۔ کونسا وعدہ؟

پہلے کریں۔۔۔۔

ہم اوکے لیکن اگر تم مجھ سے یہ وعدہ چاہتی ہو کے اگلا تحفہ تمہے بلی نہ ملے تو  
یہ چیز میرے بس میں نہیں کیوں کے میں باز نہیں آنے والا اس لئے چپ  
چاپ دوستی کر لو ورنہ میں تمہے رسیوں سے باندھ کر تمہارے اوپر بلی چھوڑ  
دوں گا۔۔۔۔

جہان کی بات پر وردہ جھرجھری لیتی گھورنے لگی جب اندر سے مہرو کی آواز  
آئی جو شاید باہر آرہی تھیں۔۔۔۔

کون اس طرح سے دھمکیاں دے کر دوستی کرتا ہے؟ اب تو ہم نہیں کریں گے  
 آپ سے دوستی ہنہ اللہ حافظ اب آپ جا سکتے ہیں۔۔۔۔۔ وردہ ناک چڑھا کر  
 کہتی گیٹ بند کرنے لگی جہان نے تیزی سے گیٹ پر ہاتھ رکھا  
 جو مرضی سمجھو۔۔۔ لیکن پہلے دوستی کر لو۔۔۔۔۔ جہان اچانک زدی لہجے میں کہتا  
 سپاٹ چہرے کے ساتھ وردہ کو دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

وردہ جہان کے اس طرح کرنے پر ہونٹ چباتی اپنا ہاتھ اسکے سامنے بڑھایا شاید  
 وہ خود بھی اس کا ساتھ چاہتی تھی جسے جہان نے پکڑ کر مسکرا کر اسے  
 دیکھا۔۔۔۔۔

وردہ اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔ جہان مسکراتا اسے اچھا لگ رہا تھا۔۔۔۔۔ اس سے پہلے  
 دونوں میں سے کوئی کچھ کہتا کشف کی آواز پر دونوں ہوش میں آئے۔۔۔۔۔  
 میں چلتا ہوں رات میں ملتے ہیں۔۔۔۔۔ اللہ حافظ۔۔۔۔۔ جہان کہتا بانیک پے بیٹھتا  
 یہ جا وہ جا۔۔۔۔۔

جب کے وردہ اپنے ہاتھ کو دیکھ کر چھوتی ہوئی مسکرا رہی تھی۔۔۔۔۔



ارہان بیٹا کہاں جا رہے ہو زخم ابھی بھرے نہیں ہیں تمہارے  
 عابدہ بیگم پیچھے سے بولیں ارہان نے بات سن کر مڑ کر اپنی ماں کو دیکھا۔۔۔۔۔  
 سہی کہا زخم واقعی جلدی نہیں بھرتے۔۔۔۔۔ ارہان سپاٹ چہرے کے ساتھ کہتا  
 چلا گیا۔۔۔۔۔ عابدہ بیگم سرد آہ بھر کر رہ گئیں۔۔۔۔۔

سیمل کے لئے وہ بہت پریشان رہتا تھا۔۔۔۔



کیا بات ہے آپ نے اب تک کپڑے نہیں بدلے امی کی کال آئی تھی آنے کے لئے نکل چکے ہیں۔۔۔ نیچے پاپا بھی پوچھ رہے تھے آپ کا۔۔۔

غسان بالکنی میں کھڑا آسمان کی طرف دیکھتا کسی سوچ میں گم تھا انگلیوں میں دبا سگریٹ آہستہ آہستہ راکھ ہو رہا تھا۔۔۔۔

ایمان کندھے پر ہاتھ رکھتی اپنی طرف متوجہ کر کے گویا ہوئی۔۔۔۔ لیکن

غسان کا دیہان ابھی بھی اسکی طرف نہیں گیا تھا

ایمان بات مکمل کرتی اسکے بولنے کا انتظار کرنے لگی پر جب غسان نے کوئی ریکٹ نہیں کیا تو سانس خارج کرتی اسکے سامنے جا کھڑی ہوئی۔۔۔۔

مانا موسم بہت پیارا ہو رہا ہے لیکن اسکا مطلب یہ نہیں آپ اپنی پیاری سی بیوی کو دیکھنا گوارا نا کریں۔۔۔۔

ایمان خفگی سے کہتی غسان کے سینے سے لگتی دونوں ہاتھ اسکی کمر کے گرد باندھ گئی۔۔۔۔

غسان خیالوں کو جھٹکتا نظریں جھکا کر اسے دیکھتا مسکرا کر اپنی محبوب بیوی کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

جب بھی وہ خیالوں میں کھوتا ایمان یونہی سینے سے لگ جاتی۔۔۔۔ ایمان جانتی تھی غسان سیمل کے لئے بہت پریشان تھا مگر کسی کے بس میں نہیں تھا

سوائے اللہ کے۔۔۔(بے شک)

ایسا سوچنا بھی مت ایمان میں اپنے سے جڑے رشتوں سے کبھی منہ نہیں موڑ  
سکتا۔۔۔۔۔ہاں لیکن موت واحد ایسی چیز ہے جو انسان کی روح کو اپنی لپیٹ میں  
لے کر اس دنیا سے چھپا لیتی ہے ہمیشہ کے لئے۔۔۔

وہ اسکی کمر کے گرد بازو ہائل کرتا بولتا ایمان کو ڈرا گیا۔۔۔

اللہ نا کرے کیا فضول کی باتیں کر رہے ہیں۔۔۔ایمان سینے سے سر اٹھا کر  
گھورتی ہوئی بولی۔۔۔

میں تو حقیقت بتا رہا ہوں جس سے ہرگز منہ نہیں موڑا جاسکتا۔۔۔۔۔اچھا  
سوری روٹھنے کی نہیں ہو رہی۔۔۔

کوئی سوری نہیں بات مت کیجئے گا۔۔۔ایمان کہتی جھٹکے سے اس سے دور  
ہوئی۔۔۔

ارے یار دور ہونے والی کیا بات ہے قریب آکر سہی سے سمجھاؤ۔۔۔غسان  
اسکے یوں دوں ہونے پر بدمزہ ہوا۔۔۔۔۔

نہیں سمجھانا مجھے۔۔۔۔۔کپڑے واش روم میں ہیں جا کر نہا لیں ورنہ پاپا کو  
بھیجوں گی۔۔۔ایمان جل کر کہتی تیزی سے چلی گئی۔۔۔

غسان یار کیا ضرورت تھی اچھا خاصا پاس آئی تھی۔۔۔'

خود کو ڈپٹتا غسان زمین پر پھینکی سیگریٹ کو دوبارہ مسلنے لگا جیسے سارا قصور  
سیگریٹ کا ہو۔۔۔۔۔



اوہ ہووو کیا بات ہے آج کوئی بہت لشکارے مار رہا ہے۔۔۔۔۔  
 عصام جہان کے روم میں اتے ہی چہک کر بولا جو ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے  
 کھڑے بال سیٹ کر رہا تھا  
 جہان نے پلٹ کر اسے گھورا۔۔۔۔۔ میں روز ایسے ہی رہتا ہوں تمہاری طرح  
 نہیں ہوں میلا۔۔۔۔۔

جی جی بلکل بجا فرمایا آپ نے۔۔۔۔۔ ویسے ایک بات تو بتاؤ یہ دال کالی کیسے  
 ہوئی۔۔۔۔۔ عصام ذومعنی لہجے میں آنکھ دبا کر بولا۔۔۔۔۔  
 جہان نے نا سمجھی سے اسکی طرف دیکھا۔۔۔۔۔  
 کیا مطلب کونسی دال؟

ہاں ہاں بچے بن جاؤ اب لیکن پہلے ڈاکٹر بن جاؤ پھر گھوڑی چڑھنا ورنہ پاپا  
 تمہاری ساری ڈگریوں کو آگ لگا کر راکھ تھا کر گھر سے باہر نکال دیں  
 گے۔۔۔۔۔ ہاہاہا۔۔۔۔۔ عصام خود ہی اپنی بات کا مزہ لیتا ہنسنا۔۔۔۔۔  
 شٹ اپ دماغ مت کھاؤ میرا چلو بھاگو یہاں سے۔۔۔۔۔  
 جہان ماتھے پر بل ڈالتا غصے میں زور سے بولا۔۔۔۔۔  
 کیا ہو گیا ہے جہان کیوں غصہ کر رہے ہو؟ غنسان بازو کے آستین موڑتا اندر  
 آیا۔۔۔۔۔

بتاؤ بتاؤ ورنہ میں بتا دوں گا کالی دال کا۔۔۔۔۔ عصام غنسان کے پیچھے چھپتا آنکھیں

مٹکاتا جہان کا خون کھولا گیا۔۔۔۔

غسان نے دونوں کو نا سمجھی سے دیکھا۔۔۔۔

کالی دال؟ کیا مطلب؟

کچھ نہیں بھائی وہ کالی دال نہیں بن رہی آج کل بس میں یہی کہ رہا تھا تو یہ

بحث کرنے لگ گیا اور کوئی بات نہیں۔۔۔ ہیں نا عصام؟۔۔۔ جہان بوکھلا کر

کہتا آخر میں عصام کو چبا کر بولا۔۔۔۔۔

عصام کا دل کیا زور زور سے تھمہ لگاتے سب کو بتا دے۔

جی جی یہی بات ہے آپ ٹینشن نہ لیں۔۔۔۔۔ عصام کے کہنے پر جہان پر سکون

سانس لیتا تشکر سے اسے دیکھنے لگا ورنہ بھائی پتہ نہیں کیا کرتے۔۔۔۔۔

بچوں والی حرکتیں چھوڑ دو تم دونوں مستقبل کے ڈاکٹر ہو لیکن حرکتیں۔۔۔ اور

تم عصام وہ بڑا ہے تم سے بحث مت کیا کرو ورنہ کل سے آفس آنا شروع

کردو۔۔۔۔۔

غسان دونوں کو ڈپٹ کر واپس جانے لگا عصام تیزی سے غسان کے سامنے

آیا۔۔

نہیں نہیں بھائی اب دوبارہ نہیں ہوگا ایسا قسم سے آپ کیوں بچے کی۔ آزادی

چھیننا چاہتے ہیں۔۔۔۔

عصام معصوم چہرہ بنا کر بولا۔۔۔ غسان اسے گھورنے کے بعد مسکرا دیا۔۔۔۔

نوٹسکی ہو پورے۔۔۔ نہیں چھین رہا کوئی آزادی اب ذرا راستہ دو سب آچکے

ہیں۔۔۔۔

اسکے کہنے پی عصام سائیڈ پر ہوا جہان کو یکدم وردہ کا خیال آیا۔۔۔۔۔ مطلب  
چشمش آگئی۔۔۔ بڑبڑا کر مسکراتا غسان کے ساتھ ہی روم سے نکلا ورنہ عصام  
نے پھر باز نہیں آنا تھا۔۔۔۔

ہم ویسے مس وردہ ہیں تو بہت کیوٹ وردہ بھابھی واہ عصام تو نے اڑتی چڑیا  
کے پر گن لئے شاباش۔۔۔۔۔ خود کو شاباشی دیتی مسکراتا وہ خود بھی نیچے جانے  
لگا۔۔۔۔

لاؤنج میں آیا تو سب کو باتوں میں مصروف پایا۔۔۔۔

عصام نے سب کو مشترکہ سلام کیا۔۔۔۔

وردہ اور جہان دونوں لائونج میں نہیں تھے۔۔۔۔۔

عصام نے غسان کے قریب جا کر صوفے کی بیک سائیڈ پر گیا پھر جھک کر

ہلکے سے جہان کا پوچھتا سیمل کے روم میں جانے لگا۔۔۔۔

🌹🌹🌹🌹🌹🌹🌹🌹🌹🌹🌹🌹🌹🌹🌹

چشمش۔۔۔۔

افف آپ ہمیں کیوں چشمش کہتے ہیں ہمارا نام ہے وردہ احسن۔۔۔۔

جہان کے اس طرح مخاطب کرنے پر چڑ کر بولتی جہان کو مسکرانے پر مجبور کر

گئی۔۔۔۔

لیکن مجھے چشمش کہنا زیادہ پسند ہے۔۔۔۔

اس سے پہلے وردہ کچھ کہتی عصام دروازہ کھولتا اندر آیا۔۔۔۔۔  
 اسلام علیکم کیسی ہیں آپ؟  
 وعلیکم اسلام ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔عصام کے پوچھنے پی وردہ ایک نظر جہان پر ڈالتی  
 عصام سے بولی۔۔۔۔۔

عصام دونوں کو معافی خیز نظروں سے دیکھتا سیمل کے پاس بیٹھ گیا۔۔۔۔۔  
 جہان اس حرکت پر ہونٹ بھنج گیا ضرور الٹی حرکت کرنے آیا ہے۔۔۔  
 اچھا ہم جا رہے ہیں۔۔۔۔۔وردہ دونوں کو خاموش دیکھ کر جلدی سے کہہ کر  
 جانے لگی۔۔۔۔۔

جب یکدم عصام کن اکھیوں سے جہان کو دیکھ کر بولا جس کا بس نہیں چل  
 رہا تھا عصام کو آنکھوں سے ہی نکل لے۔۔۔۔۔  
 جی۔۔۔۔۔وردہ نے پلٹ کر اسے دیکھا۔۔۔۔۔

امم وہ میں کہہ رہا تھا کل اسلام آباد چلی جائیں گی کراچی والوں کو بھول تو  
 نہیں جائیں گی؟ آنکھوں میں شرارت لئے عصام جہان کو دیکھنے لگا جو جواب  
 سننے کے لئے بیکرار ہو گیا۔۔۔۔۔

وردہ نے اپنا چشمہ ٹھیک کیا پھر بولی۔۔۔۔۔ہم ابھی نہیں جا رہے۔۔۔۔۔کل  
 صرف ہماری امی اور بہن جا رہی ہیں ہم مہرہ آپ کے ساتھ واپس جائینگے اس  
 لئے ابھی ہمارے پاس کوئی جواب نہیں۔۔۔۔۔وردہ کہتی روم سے چلی گئی۔۔۔۔۔  
 وردہ کے نکلتے ہی عصام نے جہان کی طرف دیکھا جو خوش گوار حیرت میں

کھڑا تھا۔۔۔

اہم اہم ہوش میں آجاؤ یار اتنا حیران بھی مت ہو۔۔۔۔۔  
تم کینے انسان بچ گئے میرے ہاتھوں ورنہ چھوڑتا نہیں ابھی۔۔۔۔۔ جہان نے  
گھورا۔۔۔

اچھااا۔۔۔!! اور کس لئے میری پوشتوں پر احسان کیا جا رہا ہے۔۔۔ عصام آئی  
برو اچکا کر بولا۔۔۔۔

میرا موڈ اچھا ہے تبھی اور خاموش بیٹھو چھوٹی چڑیا تنگ ہو رہی ہے۔۔۔۔۔ جہان  
کہتا روم سے نکل گیا۔۔۔

عصام قہقہہ لگاتا سیمل کو دیکھنے لگا۔۔۔۔۔ پھر جھک پر سر پے پیار۔ کرتا بیڈ کی  
دوری۔ سائیڈ پر اکر ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔



رات ڈنر کے بعد غنسان سیمل کے روم کا دروازہ کھولتا اندر آیا۔۔۔

روم میں اس وقت اکیلے ضم ہی بیٹھا اسے دیکھ کر باتیں کر رہا تھا۔۔۔۔۔  
غنسان لمبی سانس لیتا قدم قدم چلتا سیمل کے بیڈ کی جانب آیا پھر جھک کر  
اسکے ماتھے کو چومتا اسکے چہرے کو دیکھنے لگا

یکدم ہی جیسے کسی نے غنسان کے وجود میں نئی جان ڈال دی ہو۔۔۔۔۔  
سیمل کی پلکیں لرز رہی تھیں۔۔۔۔۔ سیمل!!! غنسان اسے دیکھتا سرسراتے  
لہجے میں بولا۔۔۔۔۔۔۔

ارہان جہان عصام اور ہمدانی صاحب کے ساتھ روم میں آیا جب غنسان کو  
سیمل کے قریب جھکتے دیکھ کر افسردہ ہوئے۔۔۔۔۔

غنسان بیٹا چلو نیچے آجاؤ تمہاری ساس بلا رہی ہیں تمہیں۔۔۔۔۔ ہمدانی صاحب  
خود پے ضبط کیے بولے لیکن دوسری طرف تو جیسے سنا ہی نہیں۔۔۔۔۔

غنسان نے آہستہ سے سیمل کا دایاں ہاتھ تھاما۔۔۔۔۔ سب نے ایک دوسرے کی  
طرف پریشانی سے دیکھا۔۔۔۔۔ کبھی ایسا نہیں ہوا تھا غنسان فوراً بات سنتا تھا  
پر آج۔۔۔۔۔

غنسان کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے۔۔۔۔۔

کیا ہوا بھائی آپ آپ رو کیوں رہے ہیں سیمل ٹھیک ہے نہ۔۔۔۔۔ عصام گھبراتا  
ہوا قریب آیا سب بھی اچانک گھبرا گئے

سیمل بیٹی۔۔۔۔۔ ہمدانی صاحب نے پاس آکر ماتھے پر ہاتھ رکھا جب سیمل کے  
ہاتھ نے خود اسکے ہاتھ پر اپنی گرفت کی۔۔۔۔۔ غنسان تو جیسے ساکت رہ  
گیا۔۔۔۔۔

پپ پاپا۔۔۔۔۔ لڑکھراتی آواز میں کہتا غنسان ایک بار پھر سب کو چونکا  
گیا۔۔۔۔۔ سب کی نظر ایک ساتھ ہاتھ پڑی ہر فرد کی حالت غنسان جیسی  
ہو گئی۔۔۔۔۔

رانی جو پانی لیکر دروازے پر کھڑی تھی تیزی سے سب کو بتانے بھاگی۔۔۔۔۔  
سیمل ہوش میں آرہی تھی۔۔۔۔۔



ایک مہینے بعد۔۔۔

اس نے کسمسا کر کروٹ بدلی جب کھڑکی کے راستے سورج کی کرنیں چھن چھن کرتی اندر داخل ہوتیں اسکے چہرے پر پڑیں تو اس کے ماتھے پر ناگواری سے دو بال پڑے۔۔۔

ارہان جو کب سے بیٹھا اسے ہی دیکھ رہا تھا اسکی حرکت پر مسکرا کر قدم قدم چلتا اسکے نزدیک بیٹھتا جھک کر اسکے ماتھے کو چوما۔۔۔

گڈ مارنگ مسسز ارہان۔۔۔ سرگوشی میں کہتا اسکے کان کی لو کو چوما۔۔۔ سیمل نے آنکھیں کھول کے اسے دیکھا جو اس پر جھکا بہت نزدیک تھا۔۔۔ سیمل اسے دیکھتی مسکرائی پھر ایک ہاتھ اسکے گال پے رکھے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

تم نے جان ہی نکال دی تھی میری کوئی ایسا بھی کرتا ہے زخمی شوہر کو چھوڑ کر مزے سے آرام فرما رہی تھی۔۔۔

کتنی تکلیف میں تھا میں مجھے ضرورت تھی تمہاری اور۔۔۔ ششش! کتنی شکایتیں ہیں آپ کو مجھ سے۔۔۔

سیمل ارہان کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھتی مسکراہٹ دبا کر بولی۔۔۔ ارہان نے گھور کر اسکا ہاتھ پکڑا پھر اس پے جھکنے لگا جب روم کا ڈور نوک ہوا۔۔۔

ارہان بدمزہ ہوتا پیچھے ہٹتا دروازہ کھولنے اٹھ گیا۔۔۔  
 ارہان بھائی نیچے سیمل باجی کے گھر والے آئے ہیں بیگم صاحبہ بلا رہی ہیں آپ  
 دونوں کو۔۔۔۔۔ ملازمہ نے اکر بتایا۔۔۔۔۔  
 سیمل سنتے ہی پھرتی سے اٹھتی نیچے جانے لگی۔۔۔۔۔ ارہان نے جلدی سے اسے  
 پکڑا جب کے ملازمہ سیمل کو دیکھتی سٹپٹاتی تیزی سے پلٹ کر چلی گئی۔۔۔۔۔  
 دماغ خراب ہو گیا ہے بے صبر لڑکی اس حلیے میں جاؤ گی نیچے۔۔۔۔۔ جا کر چینیج  
 کرو چلو شاباش۔۔۔۔۔

ارہان ڈپٹتا خود باہر نکل گیا۔۔۔۔۔ سیمل منہ بناتی ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے آکر  
 کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔

ہنہ خود تو لا کر دیا ہے یہ واہیات انگریزوں جیسا نائٹ ڈریس۔۔۔۔۔ سیمل ناک  
 چڑھا کر کہتی الماری سے سوٹ نکال کر واش روم میں گھس گئی۔۔۔۔۔



یار چشمش میرے ساتھ کل چلو گی؟

ہم آپ سے بات نہیں کرنا چاہتے اور آپ ہمیں ملنے کا کہ رہے  
 ہیں۔۔۔۔۔ وردہ کا میسج پڑھتے ہی جہان کو ہنسی آنے لگی۔۔۔۔۔

کل کتنا تنگ کیا تھا اسے بلیوں کی تصویریں بھیج کر۔۔۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔۔۔ اچھا سوری یار چشمش ناراضگی ختم کرو ورنہ ابھی اسی وقت آجاؤں گا پھر

جب سب پوچھیں نہ تو میرے پاس روتے ہوئے مت آنا۔۔۔۔۔

جہان نے ٹائپ کر کے سینڈ کیا کچھ ہی سینڈ بعد غصے والا ایموجی آیا۔۔۔  
 ہاہاہا۔۔۔ میں کل آرہا ہوں مل کر روٹھ جانا چشمتش بلی۔۔۔ آگے سہائل والا  
 ایموجی لگا کر سینڈ کرتا صوفے سے اٹھتا روم کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

وردہ جہان کا میسج پڑھ کر نا چاہتے ہوئے بھی مسکرا دی۔۔۔



اسلام علیکم۔۔۔ سیمل نیچے آتی چہک کر سب سے گرم جوشی سے ملی۔۔۔۔۔  
 کیسا لگا سرپرائز موٹی چھپکلی؟ ضرم اسے دیکھتا مسکرا ریا تھا۔۔۔  
 سیمل اسکے موٹی چھپکلی کہنے پر گھورنے لگی۔۔۔

پاپا سمجھا لیں اسے۔۔۔ ارے کیوں بھئی موٹی کو موٹی ہی کہوں گا نا دیکھو ذرا  
 خود کو ضرم اسے زچ کر رہا تھا

ایمان نے مسکراہٹ دبا کر اسکے کندھے پر چپت لگائی۔۔۔

مت تنگ کرو ضرم۔۔۔

ٹھیک ہے ٹھیک ہے صرف آپ کے کہنے پر چھوڑ رہا ہوں ورنہ بچی کو رلا دیتا  
 آپ تو جانتی ہی ہیں میرا ٹیلنٹ۔۔۔

ایمان کے ٹوکنے پر ضرم فورن گردن اکڑا کر شہانہ انداز میں بولا۔۔

سیمل دانت پیس کر رہ گئی۔۔۔ آخر کو سسرال والی ہوگئی تھی۔۔۔ اکیلے میں

بتاؤں گی اسے۔۔۔ بڑبڑا کر کہتی سیمل عصام سے جانب متوجہ ہوئی۔۔۔



تم خوش ہو نہ۔۔۔ رضیہ بیگم سیمل کے ساتھ روم میں آتی پوچھنے لگیں۔۔۔

جی بہت خوش ہوں آپ بیٹھیں یہاں۔۔۔۔۔ سیمل اپنی ماں کے ہاتھ پکڑ کر  
 بیٹھتی ہوئی بولی۔۔۔۔۔

اللہ تیرا شکر ہے ایسے ہی ہمیشہ مسکراتی رہو امین۔۔۔۔۔  
 رضیہ بیگم اسکا ماتھا چومٹی مسکرائیں۔۔۔۔۔

میرا تو بلکل دل نہیں کر رہا تھا تمہے بھیجنے کا ایک مہینہ ہی تو ہوا ہے صرف  
 بیماری سے اٹھے۔۔۔ اور باپ بھائیوں نے یہاں بھیج دیا۔۔۔ رضیہ بیگم خفگی سے  
 بولیں۔۔۔۔۔

سیمل مسکرا کر انکے سینے سے لگ گئی۔۔۔۔۔

اچھا تو یہاں شکوے شکایتیں ہو رہی ہیں۔۔۔۔۔ غسان ایمان کے ساتھ اندر  
 آتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

بھائی!! کچھ نہیں آپ تو جانتے ہیں امی کو سینیٹی ہو جاتی ہیں سیمل غسان کو  
 اندر آتا دیکھ اٹھ کر اسکے سینے سے لگ کر مسکرا کر بتانے لگی۔۔۔۔۔

یہ تو ٹھیک کہا۔۔۔۔۔ ہا ہا ہا۔۔۔۔۔

دیکھ رہی ہو ایمان کیسے دونوں بہن بھائی مل کر ماں کا مذاق بنا رہے  
 ہیں۔۔۔۔۔ رضیہ بیگم ساتھ کھڑی ایمان سے مخاطب ہوئیں

خبردار دونوں میں سے کسی نے بھی امی کا مذاق بنایا تو اچھا نہیں ہوگا۔۔۔۔۔ ایمان  
 نے جھٹ ساس کا ساتھ دیا۔۔۔۔۔

بھائی دیکھ رہے ہیں کیسے دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔۔۔۔۔

ہاں یار دیکھ لو ابھی سے ظالم بیوی نے ظلم کرنے شروع کر دیے ہیں۔۔۔۔  
 غنسان بیچارگی سے اپنی بہن کو دیکھ کر بتانے لگا۔۔۔۔  
 ایمان اسکے جھوٹ پر گھورتی روم سے نکلتی چلی گئی پیچھے غنسان ارے ارے  
 ہی کرتا رہ گیا۔۔۔۔

لو روٹھ گیا صنم۔ غنسان گدی دباتا بڑبڑا کر رہ گیا جب کے سیمل اور رضیہ  
 بیگم ہنس دیں۔۔۔۔



چاچی کل ہم لوگ واپس جا رہے ہیں۔۔۔۔  
 فضل بھائی ناشتے کرتے یکدم بولے وردہ نے فضل بھائی کو دیکھا۔۔۔۔  
 کچھ دن اور روک جاتے۔۔۔۔ دو دن بعد ویسے کی تقریب ہے گھر پر۔  
 میں معذرت کر لوں گا دراصل بہت ضروری کام ہے دو مہینے ہو گئے  
 ہیں۔۔۔۔ بچوں کو بھی امی یاد کر رہی ہیں۔۔۔۔ فضل بھائی اپنی مجبوری بتانے  
 لگے۔۔۔۔

وردہ کا دل بوجھ گیا۔۔۔۔ پتہ نہیں کس چیز کا دکھ ہونے لگتا ہے پر جانا تو ہے  
 ہی۔۔۔۔

وردہ سوچتی اٹھ کر لان میں چلی گئی۔۔۔۔



شام کا وقت تھا آسکریم پارلر میں آج خوب گہما گہمی تھی۔۔۔۔  
 کونے کی ٹیبل پے وہ دونوں آمنے سامنے بیٹھے تھے۔۔۔۔ عصام بنا آنکھیں جھپکائے

اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

تعبیر کو اسکے دیکھنے سے الجھن ہونے لگی۔۔۔۔

عصام مجھے دیکھنا بند کریں گے آپ؟ نہیں۔۔۔ عصام جھٹ بولا تعبیر نے گھورا۔۔۔۔

کبھی کبھی آپ مجھے بہت ڈھیٹ لگتے ہیں۔۔۔ تعبیر منہ بنا کر کہنے لگی۔۔۔  
عصام نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ ٹیبل پر رکھے تعبیر کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا۔۔۔۔

تعبیر نے چونک کر اپنے ہاتھ کی طرف دیکھا۔۔۔۔  
مجھے لگتا ہے میں آپ کے لائق نہیں ہوں۔۔۔۔ تعبیر ہاتھ پر نظر جما کر آہستہ سے منمنائی۔۔۔۔

یکدم عصام کے چہرے پر سختی در آئی۔۔۔۔  
تو پھر تم ہی بتاؤ کون ہوگی میرے لائق۔۔۔۔۔ عصام دبی آواز میں غررا کر بولا۔۔۔۔۔ تعبیر نے ہونٹ بھیج کر اسے دیکھا۔۔۔۔

میرا ہاتھ عصام۔۔۔۔

میں کچھ پوچھ رہا ہوں تم سے تعبیر بتاؤ مجھے تمہاری نظر میں ہے میرے لئے لائق لڑکی یا پھر تم میں ایسا کیا ہے جو میرے معیار پر پورا نہیں اتر رہا یا پھر یہ کہ میں تمہارے لائق نہیں؟ عصام چبا چبا کر بولتا تعبیر کے ہاتھ پر گرفت سخت سے سخت کرتا گیا۔۔۔۔۔ تعبیر کو لگا جیسے ہاتھ کی ہڈیاں ٹوٹ گئی

ہوں۔۔۔۔

پلیز میرا ہاتھ۔۔۔۔ تعبیر کی آنکھوں میں تکلیف سے آنسو آگئے۔۔۔۔

عصام جھٹکے سے اسکا ہاتھ چھوڑتا اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔۔ چلو

تمہے گھر چھوڑ دوں۔۔۔۔۔ عصام سرد لہجے میں کہتا لمبے لمبے ڈاگ بھرتا باہر نکل

گیا۔۔۔

تعبیر ہاتھ دباتی خود پے ضبط کرتی آنیسکریم پارلر سے باہر نکلی۔۔۔



عصام ہونٹ بھیجے سپاٹ چہرے کے ساتھ کار ڈرائیو کر رہا تھا۔۔۔۔۔ تعبیر سر

جھکائے بیٹھی ہونٹ چبا رہی تھی۔۔۔۔

جب جھٹکے سے کار روک کر عصام نے مڑ کر اسے دیکھا۔۔۔۔۔ تعبیر کا سر ڈیش

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بورڈ پے لگتے لگتے بچا۔۔۔۔۔

عصام نے تعبیر کو دونوں کندھوں سے سختی سے تھام کر اپنے نزدیک کیا۔۔۔۔

یہ یہ کیا کر رہے ہیں۔۔۔۔۔ تعبیر اس اچانک افتاد پر سہم کر اسے دیکھنے لگی

جس کی آنکھیں ضبط سے سرخ ہو رہی تھیں۔۔۔۔۔ تعبیر اسے دیکھ کر کانپ

گئی۔۔۔

تم تو شادی کرنے والی تھی نا مجھ سے پھر ایسا کیا ہوا جو تم مجھ سے یہ سب

کہ گئی؟ بتاؤ تعبیر کیا میں اچھا نہیں ہوں۔۔۔۔۔ کیا میں نے کبھی تمہے چھوا کیا

کبھی ہم اتنے قریب آئے کے میں تمہاری دھڑکن کی آواز سن سکوں۔۔۔۔

کبھی کبھی میں نے تم سے یہ کہا کے میں عصام ہمدانی تم سے تعبیر علی احمد سے بے انتہا محبت کرتا ہوں۔

بتاؤ مجھے تعبیر تمہے لگتا ہے ہم دونوں ایک دوسرے کے لائق نہیں ہیں۔۔۔ عصام تعبیر کے کان کے قریب جھکتا سرگوشی کر رہا تھا۔۔۔۔۔ تعبیر کی آنکھوں سے آنسوؤں گالوں سے تھوڑی تک جانے لگے۔۔۔ کچھ بھی کہنے کی اس میں ہمت نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

تعبیر نے کچھ کہے بنا اپنا سر اسکے کندھے پر ٹیکا کر ہچکیوں سے رونا شروع کر دیا۔



کیا ہوا پاپا آپ پریشان لگ رہے ہیں۔۔۔۔۔  
 ہاں غنسان وہ عدیل کی کال تھی اسد کا کار ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے ہسپتال جانا ہوگا ابھی۔۔۔ ہمدانی صاحب غنسان کو کہتے اٹھ کھڑے ہوئے۔۔۔۔۔

اوہ۔۔۔ پاپا روکیں میں بھی چلتا ہوں ساتھ۔۔۔۔۔



میں تم سے شادی کرنے کا فیصلہ کر چکا ہوں تعبیر۔۔۔۔۔ مجھ سے الگ ہونے کے لئے اگر کوئی ٹھوس وجہ ہے تو مجھے بتا کر اپنا راستہ الگ کر سکتی ہو ورنہ تمہاری یہ بچکانہ وجوہات کی بنا پر میں تم سے کبھی الگ نہیں ہونگا۔۔۔۔۔  
 عصام کہ کر سیٹ پے سیدھا ہو کر بیٹھا۔۔۔۔۔ تعبیر اپنے آنسوؤں پوچھتی اسے دیکھنے لگی جو یونیورسٹی کے پہلے دن سے ہی اسے بہت اچھا لگا تھا پھر کب یہ

پسند محبت میں بدلی پتہ ہی نہ چلا۔۔۔۔  
 پر آج اسے لگا وہ اسکے لائق نہیں کیوں کے وہ اسکے باپ کے بوس کا بیٹا  
 تھا۔۔۔ شاید نہیں یقیناً اس سے دور ہونے ہی یہی وجہ ہے۔۔۔۔  
 تعبیر نہیں چاہتی تھی اسکی وجہ سے اسکے باپ کو کوئی کچھ کہے یا پھر وہ اپنی  
 جاب سے ہاتھ دھو بیٹھیں۔۔۔

تعبیر سوچتی اسے بتانے کا فیصلہ کر گئی۔۔۔۔  
 عصام اس کے جواب کا منتظر تھا۔۔۔۔ جب تعبیر تھوک نگلتی مضبوط لہجے میں  
 کہنے لگی۔۔۔۔

آپ میں اور ہمارے اسٹیٹس میں بہت فرق ہے۔۔۔ میرے ابو مجھے ڈاکٹر بنانا  
 چاہتے ہیں۔۔۔ میرے لئے دو دو جاب کرتے ہیں۔۔۔ میں نہیں چاہتی کے  
 آپ کی فیملی اس رشتے سے منا کر دیں اور میرے ابو کی کہیں اس وجہ سے  
 نوکری نہ چلی جائے۔۔۔

تعبیر بار بار گال رگڑتی عصام کو ششدر کر گئی۔۔۔۔  
 عصام کا دل کیا گاڑی سمیت ہی کہیں پل میں ٹھوک دیں  
 تم تم احمق لڑکی کہاں سے سوچتی ہو یہ باتیں نہیں مطلب اتنا بھوسے سے بھرا  
 دماغ اتنی فضول کی باتیں تمہے میری فیملی یا میں ایسا لگتا ہوں  
 اففف اففف یا اللہ مجھے صبر دیں یہاں میں اپنی اور تمہاری فیوچر پلیننگ سوچ  
 رہا ہوں اور تم۔۔۔۔ حد ہے عصام افسوس کرتا سر تھام کر بیٹھ گیا۔۔۔

مجھے لگا ایسا اگر کچھ ہو گیا۔ تعبیر روہانسی ہو رہی تھی  
 شٹ اپ تعبیر اتنے سے دماغ کو زیادہ مت چلایا کرو تم۔۔۔ اور اپنے دماغ  
 میں میری بات ذہن نشین کر لو جو تم سوچ رہی ہو ایسا ہر گز نہیں ہوگا۔  
 میری فیملی میرے بھائی میری بہن سب کو میری خوشی عزیز ہے اب اترو بہت  
 ٹائم ہو گیا انکل پریشان نہ ہو جائیں۔۔۔ عصام چڑ کر کہتے سڑک پر دیکھنے لگا۔۔  
 تعبیر نے ارد گرد دیکھا تو اپنے ہی محلے میں گلی کے کونے پر کھڑی تھی۔۔۔  
 آپ ناراض ہو رہے ہیں؟ تعبیر اسے دیکھ کر ڈر ڈر کر بولی۔۔۔  
 عصام نے سانس کھینچ کر اسے گھورا۔۔۔

میری ناراضگی کی پرواہ ہے تمہے؟ عصام نے کہہ کر آئی برو اچکائی۔۔۔  
 ہے پرواہ تبھی تو پوچھ رہی ہوں آپ اب ٹونٹ کرنا نہ شروع ہو جائیں۔۔۔  
 تعبیر منہ بناتی دونوں ہاتھ سینے پر باندھے باہر دیکھنے لگی۔۔۔  
 یہ اچھا ہے خود ہی فضول گوئی کرتی ہو پھر الٹا مجھے سوری کرنے کے بجائے  
 میڈم مجھ سے ہی ناراض ہو رہی ہیں واہ سہی جا رہی ہو۔۔۔۔  
 عصام سر ہلاتا کہہ رہا تھا تعبیر منہ پھولا کر شرمندہ ہو گئی۔۔۔  
 سوری۔۔۔ تعبیر سر جھکا کر بولی۔۔۔

سوری ایکسپسٹڈ لیکن اگر آئندہ تم نے اپنا دماغ چلنے کی کوشش کی تو بہت برا  
 کرونگا تمہارے ساتھ۔۔۔۔۔ عصام مسکراہٹ دباتا اسے دیکھ کر کہنے لگا۔۔۔  
 یکدم تعبیر کا موبائل بجا سکرین پر ہی ابو کالنگ دیکھ کال اٹھائی۔۔۔ جب کے

عصام اسے دیکھے جا رہا تھا۔۔۔۔

تعبیر بات کرنے کے بعد کار سے اترتے ہوئے پلٹ کر اسے۔۔۔

اللہ حافظ۔۔۔۔ ابو گھر پہنچنے والے ہے۔۔۔۔



ایمان بیٹی غسان کو ذرا کال تو کرو کہاں رہ گیا ہے؟ اتنی دیر ہو گئی ہے۔۔

رضیہ بیگم کچن سے نکلتی ہوئی ایمان سے بولیں۔۔۔۔

جی امی ابھی کال آئی تھی پہنچنے والے ہیں۔۔۔ ایمان ڈائنگ ٹیبل پر پلیٹس

رکھتی بتانے لگی جب باہر گاڑی کے ہورن کی آواز آئی۔۔۔

ماشاء اللہ لو نام لیا اور آگئے۔۔۔۔ رضیہ بیگم مسکرا کر کہتی کچن میں جانے لگیں۔۔۔۔ جب لاؤنج کا دروازہ کھولتا غسان سرخ چہرہ لئے کسی کو بھی دیکھے

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بنا لبے لبے ڈاگ بھرتا اپنے روم میں چلا گیا۔۔۔۔

رضیہ بیگم اور ایمان حیران کھڑی اسے جاتا دیکھتی رہیں۔۔۔



ایمان ٹرے میں کھانا سجائے روم میں آئی۔۔۔۔ غسان ڈریسنگ ٹیبل کے

سامنے بنا شرٹ کے کھڑا کیلے بالوں میں برش کر رہا تھا۔۔۔۔

السلام علیکم کہاں گئے تھے آپ پاپا کے ساتھ اتنی دیر لگا دی۔۔۔

اتنے۔۔۔۔۔

ایمان ہر بات تمہارے لئے جاننا ضروری نہیں ہے پلیز خاموش رہو یا ابھی مجھے

اکیلا چھوڑ دو۔۔۔۔

غسان یکدم جھنجھلا کر بولتا برش زور سے پختا شرٹ پہنتا سائیڈ ٹیبل سے  
سیگریٹ کا پیکٹ اور لائیٹر اٹھا کر بالکنی میں نکل گیا۔۔۔۔

ایمان گہری سانس لیتی کھانے کی ٹرے اٹھا کر روم سے نکل گئی۔۔۔۔  
کیا ہوا ایمان کھانا واپس کیوں لے آئی؟

امی غسان کے سر میں درد ہے اسلئے بھوک نہیں لگ رہی ابھی۔۔۔۔  
اچھا میں دیکھتی ہوں۔۔۔۔

نہیں رہنے دیں آپ کھانا کھالیں میں ٹیبلٹ دے دیتی ہوں۔۔۔۔ ایمان جلدی  
سے رضیہ بیگم کو روکتی دوبارہ روم کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔

کھٹکے پے غسان نے گردن موڑ کر دروازے کی جانب دیکھا جہاں ایمان کھڑی  
اپنے دونوں ہاتھ مسل رہی تھی۔۔۔۔

غسان اسے دیکھ کر لمبی سانس لیتا دوبارہ سے گردن گھما کر باہر دیکھنے  
لگا۔۔۔۔

میں اور پاپا شام میں ہسپتال گئے تھے اسد کا ایکسڈینٹ ہو گیا ہے۔

ایمان نے جھٹکے سے سر اٹھا کر حیرت سے اسکی پشت کو دیکھا۔۔۔۔

ہنہ اور جانتی ہو وہاں جب ہم گئے تو الماس بری طرح روتی ہوئی اپنے بھائی  
کے لئے ہم سے معافی مانگ رہی تھی یا یہ کہنا زیادہ بہتر ہوگا ساتھ اپنے لئے  
بھی کیوں کے دونوں ہی گناہ میں برابر کے شریک تھے۔۔۔۔

غسان سخت لہجے میں اتنا کہہ کر چپ ہوا۔۔۔ ایمان نا سمجھی سے غسان کو ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔ کونسا ایسا گناہ کر دیا تھا کہ الماس جیسی لڑکی روتے ہوئے کسی سے معافی مانگ رہی تھی۔۔۔

غسان پلٹ کر قدم قدم چلتا اسکے قریب آیا۔۔۔ ایمان سیمل اور ارہان کا ایکسٹنٹ ہوا نہیں تھا کروایا گیا تھا اور جس نے کروایا آج وہ ہسپتال میں معذور پڑا ہے۔۔۔ بتاتے ہوئے غسان کی آنکھیں سرخ ہو گئیں تھیں یہ سوچ ہی نا قبل برداشت تھی کہ اسکی بہن کو جان بوجھ کر تکلیف دی گئی ہے۔۔۔

ایمان منہ پر ہاتھ رکھے دیکھنے لگی۔۔۔ کتنی گھٹیا حرکت کی ہے آپکو ان پر کیس کروانا چاہیے۔۔۔ ایمان نے غصے میں کہتی غسان کے بازو پر ہاتھ رکھا۔۔۔

میں ضرور یہ کرتا یا خود جان سے مار دیتا اگر اسکا ایکسٹنٹ نہ ہوا ہوتا اللہ بہت مہربان ہے انسان کو دنیا میں ہی اسکے کیے کی سزا مل جاتی ہے پھر میں کون ہوتا ہوں۔۔۔

غسان کہتا سگریٹ کا لمبا کش لیا سگریٹ کا ٹکڑا چینک کر چپل سے



کیا بات ہے سونا نہیں ہے جو اس وقت کھڑکی کھولے کھڑی ہو۔۔۔

ارہان پیچھے سے اسکی کمر کے گرد بازو باندھتا تھوڑی اسکے کندھے پے ٹکا کے

بوللا۔۔۔۔۔

کہ تو ایسے رہے ہیں جیسے سونے دیتے ہیں خود۔۔۔۔۔ سیمل نے منہ بنا کر کہا۔  
ہاہاہا۔۔۔۔۔ اچھا نہیں کر رہا تنگ چلو لیٹو اکر۔۔۔

ارہان کہ کر اس کی گردن کو چومتا بیڈ کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔۔  
سیمل سانس خارج کرتی پلٹ کر ارہان کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔ پھر چلتی بیڈ تک آتی  
اپنی سائیڈ پر آکر لیٹ گئی۔۔۔۔۔

لگتا ہے موڈ خراب ہے کسی کا۔۔۔۔۔ سیمل کو رضائی میں گم ہوتا دیکھ ارہان  
دونوں کے بیچ کا فاصلہ کم کرتا نزدیک آیا

میں سو گئی ہوں۔۔۔۔۔ سیمل رضائی کے اندر سے ہی بولی۔۔۔۔۔  
ارہان کے چہرے پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔۔۔۔۔

اوہ! مطلب تم سوتے میں بھی باتیں کرتی ہو زبردست ارہان شرارت سے کہتا  
اسکے گرد بازو حائل کیے۔۔۔۔۔

ارہان سونے دیں نہ۔۔۔۔۔ سیمل کسمسا کر پیچھے ہونے لگی جب ارہان نے اپنی پکڑ  
مضبوط کی۔۔۔۔۔

ہاں تو میں کیا بھنگڑا کر رہا ہوں سو رہا ہوں میں بھی۔۔۔۔۔ ارہان اسکے چہرے  
سے رضائی ہٹاتا اس کی گردن میں منہ چھپا گیا

سیمل مزاحمت کرنے لگی جب ارہان نے سر اٹھا کر اسے گھورا۔۔۔۔۔  
گھوریں مت سونے دیں ورنہ۔۔۔۔۔





وردہ سے بولی۔

ہاہاہا بات تو ٹھیک کہی ہے ویسے انکل آنٹی نے تو لڑکا بھی ڈھونڈ لیا ہے دیکھو  
کیا ہوتا ہے آگے۔ یکدم مہرو ہنس کر بولی۔ وردہ اور جہان دونوں نے ایک  
دوسرے کو دیکھا جب کے سب ان دونوں کو ہی دیکھ رہے تھے۔  
واہ بھئی یہ تو بہت اچھی خبر سنائی ہے۔۔۔ عصام چہک کر کہتا جہان کو چڑانے  
والی مسکراہٹ سے دیکھ رہا تھا۔ وردہ کو غصہ آنے لگا امی کو رشتے کی اتنی جلدی  
کہاں سے لگ گئی۔۔۔

میں آیا۔۔۔۔۔ جہاں اٹھ کر روم کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔  
عصام بھائی مجھے ہنسی آرہی ہے بیچارے کے دل پر کیا گزر رہی ہے ہاہاہا۔۔۔۔۔  
بیٹا اپنی بتیسی اندر ہی رکھو ورنہ کہیں اس نے دیکھ لی نا تو سب باہر گری پڑی  
ہوئی۔۔۔۔۔ عصام نے ضرم کو وارن کیا۔۔۔۔۔ ضرم فورن سیدھا ہوا۔۔۔۔۔  
معصوم بچے کو ڈرائیں تو مت۔۔۔۔۔ ضرم ڈرنے کی ایکٹنگ کرتا اسے بولا جب  
کے عصام اسکی نوٹسکی دیکھ کر رہ گیا۔۔۔۔۔



مجھے لگا تھا واپس جاتے وقت کہیں سارے راستے تم روتی ہوئی نا جاؤ پر خلاف  
توقع محترمہ بڑی خوش لگ رہی ہیں ذرا مجھے بھی تو بتاؤ اس خوشی کا راز۔۔۔۔۔  
ارہان کار ڈرائیو کرتا شرارتی انداز میں سیمل کو آنکھ مار کر بولا۔۔۔۔۔  
سیمل مسکراتی اسے گھورتی ہوئی بولی

بلکل خوش تو ہونا ہی ہے بات ہی اتنی خوشی کی ہے۔۔۔۔

اچھا تو جلدی سے بتاؤ۔۔۔۔ ارہان مسکراتا ہوا بولا

تو خبر یہ ہے کہ جہان بھائی اور عصام بھائی کے لیے لڑکی پسند کر لی گئی ہے

اور وہ بھی میرے ایمان بھابھی بھائی اور ضم کی وجہ سے۔۔۔۔

سیمل گردن اکڑا کر کہتی ارہان کو آئی برو اچکا کر بولی

زبردست مطلب دونوں کو سولی پر چڑھانے کے لیے سب سے آگے تم ہو۔۔۔

جی بلکل میں ہی ہوں لیکن سولی نہیں گھوڑی پر افففف کتنا مزہ آنے والا ہے

میرے دونوں بھائیوں کی شادی میں۔۔۔۔

سیمل خوش ہوتی جوش میں اسے بتا رہی تھی۔۔۔۔

ہیں کون ہیں وہ بیچارے؟ ارہان مسکراہٹ دباتا پوچھنے لگا۔۔۔ سیمل یکدم سنجیدہ

ہوتی اسے گھورنے لگی۔۔۔

کیا ہوا ایسے کیوں گھور رہی ہو۔۔۔ ارہان ایک نظر اسے دیکھتا دوبارہ سڑک پر

دیکھنے لگا۔۔

بیچاروں سے آپ کا کیا مطلب میرے بھائیوں جیسا ملے گا

بھی نہیں ہنہ جلیس لوگ۔۔

محترمہ میں کیوں جلیس ہونے لگا سالوں سے۔۔۔ ارہان سالوں جما کر بولا سیمل

سیٹ پے ہی جھٹکے سے گھومی۔۔۔

آپ نے میرے بھائیوں کو سالہ کہا۔۔۔ جائیں میں آپ سے اب بات نہیں



ایسی کیا بات ہے جو ابھی کرنی تھی۔۔۔ تعبیر دونوں کو دیکھتی ہوئی پوچھنے لگی۔۔۔

وہ تعبیر بیٹی آج ہمدانی بھائی کی وائف کی کال آئی تھی دراصل وہ لوگ اپنے دوسرے بیٹے کا رشتہ لانا چاہتے ہیں۔۔۔۔

میں نے کہا بھی تھا کہ ابھی تم پڑھ رہی ہو پر وہ بضد ہیں۔

انوشے بیگم ہچکچا کر بولتیں اسکے چہرے کو غور سے دیکھنے لگیں کہیں انکی بات اسے ناگوار گزری ہو لیکن تعبیر سنتے ہی خوش گوار حیرت میں چلی گئی۔۔۔۔

پر ہم لوگ۔۔۔۔  
تعبیر میں نے کہا تھا لیکن انکا کہنا ہے ہمارے بیٹے کی خوشی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔  
شادی میں تمہے سب نے بہت پسند کیا ہے۔۔۔۔

اور اللہ نے تمہارے نصیب میں جو لکھا ہے وہ ہی ملے گا پھر چاہیے یہ باتیں حیثیت جتنی بھی آڑے آئیں سب بے معانی ہیں۔۔۔۔۔

تعبیر کچھ کہنے لگی تھی جب علی صاحب نے آگے بڑھ کر سر پے پیار سے ہاتھ رکھ کر کہا۔۔۔۔

آپ کی بات سہی ہے ابو باقی جیسے آپ لوگوں کی مرضی۔ تعبیر مسکرا کر کہتی سر جھکا گئی

خوش رہو۔۔۔۔۔۔۔۔ علی صاحب نے مسکرا کر سر پے پیار کیا تعبیر کا دل بھنگڑا

کرنے کو چاہ رہا تھا لیکن صرف مسکرا کر باپ کے سینے سے لگ گئی



ناراض ہو مجھ سے۔۔۔۔

نہیں تو آپ کو کیوں ایسا لگا۔۔۔۔

غسسان ایمان کی کمر کے گرد بازو حائیل کرتا ایمان کے کھولے بالوں کو ایک  
سائیڈ سے آگے کر کے پیار سے پوچھنے لگا۔۔۔۔

کل جو غصے میں تمہے کہا اسکے لئے غسسان ایمان کو اپنی جانب کمر سے گھماتا  
اسکے چہرے کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

کل غصہ کیا اور آج احساس ہو رہا ہے آپ کو۔۔۔۔ ایمان منہ پھلا کر کہتی  
غسسان کے سینے پر انگلی پھرنے لگی۔

غسسان کچھ بھی کہے بنا مسکراتا اسکے چہرے پے جھکنے لگا ایمان نے تیزی سے  
اسکے لبوں پر ہاتھ رکھا۔۔۔

میں ایسے نہیں ماننے والی پہلے کان پکڑ کر معافی مانگیں ورنہ سو جائیں  
جا کر۔۔۔ ایمان اس سے پیچھے ہوتی ناک چڑھا کر بولی۔۔۔

قریب تو آو یاد کان کیا دل نکال کر تمہارے ہاتھ پے رکھ دوں۔۔۔ غسسان  
نے جھٹکے سے اسے کھینچ کر گھمبیر لہجے میں کہا۔۔۔۔

کونسی مووی دیکھی ہے۔۔۔۔ ایمان نے زچ کرنے کے لیے کہا۔

امم یاد نہیں۔۔۔۔ لیکن دیکھی تو تھی لڑکی پٹ بھی گئی تھی پر تم تو مان ہی

نہیں یار۔۔۔۔

غسان آپ نا چھوڑیں مجھے ایمان گھور کر بولتی پھر پیچھے ہٹنے لگی۔۔۔  
غسان قہقہہ لگاتا ایمان کو گود میں اٹھاتا بیڈ کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔۔  
ایمان چیخنی لیکن دوسری جانب پرواہ کیسے تھی۔۔۔



صبح چھ بجے کا وقت تھا جب اچانک گھبراہٹ سے ایمان کی آنکھ  
کھولی۔۔۔۔۔ ایمان نے اٹھ کر غسان کو دیکھا جو گہری نیند میں تھا۔۔۔۔۔  
گھبراہٹ ہونے کے باوجود ایمان نے مسکرا کے غسان کے گال پر پیار کیا پھر  
اٹھ کر واش روم چلی گئی۔۔۔۔۔  
کچھ دیر بعد واش روم سے منہ پوہنچتی نکلی۔۔۔۔۔ جانے طبیعت عجیب ہو رہی  
تھی۔۔۔۔۔

ایمان ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی بال بنانے لگی جب دروازے پر دستک  
ہوئی۔۔۔۔۔

ایمان نے دروازہ کھولا سامنے ہی جہان کھڑا تھا۔۔۔۔۔  
گڈ مارنگ ایمان بھا بھی۔۔۔۔۔  
گڈ مارنگ۔۔۔۔۔

سوری آپ کو ڈسٹرب کیا اکیچولی مجھے آپ سے بات کرنی تھی۔۔۔۔۔ جہان  
بالوں میں ہاتھ پھیرتا بولا۔۔۔۔۔

کون ہے ایمان؟ یکدم پیچھے سے غنسان آیا۔۔۔ دروازہ بجنے کی آواز پر غنسان کی آنکھ کھول گئی تھی۔۔۔

جہان ہے۔۔۔ ایمان نے پلٹ کر اسے جواب دیا جو پیچھے اکر کھڑا ہو گیا تھا گڈ مارنگ بھائی وہ میں بلانے آیا تھا ایمان بھابھی آلیٹ اچھا بناتی ہیں تو سوچا آج ایمان بھابھی کے ہاتھ کا بنا آلیٹ ہو جائے۔

جہان غنسان کو دیکھ کر گڑ بڑا کر سب الٹا بول گیا۔۔۔

ایمان تو پہلے حیرت سے دیکھتی رہی پھر ہونٹ دبا کر مسکرا دی۔۔۔

گڈ مارنگ۔۔۔ ہم ٹھیک کہا آج میں بھی آلیٹ ہی کھا کر جاؤں گا۔۔۔ غنسان

ایمان کو مسکرا کر دیکھتا واش روم چلا گیا۔۔۔

غنسان کے جاتے ہی ایمان نے ایک ہاتھ کمر پر ٹیکا کر اسے گھورا۔۔۔

چلو بتاؤ جو کہنے آئے تھے۔۔۔

نہیں ابھی رہنے دیں شام میں اکر بات کرونگا۔۔۔

جہان مسکراتا پلٹ کر تیزی سے نیچے اتر گیا۔۔۔ اسے ڈر تھا پھر کوئی نا

آجائے۔۔۔۔۔

ایمان منہ پر ہاتھ رکھتی ہنستی ہوئی خود بھی باہر نکلتی نیچے چلی گئی۔۔۔



واہ واہ خستہ خستہ پراٹھے اور آلیٹ لگتا ہے آج کسی کی فرمائش پر یہ اہتمام ہوا

ہے ورنہ تو وہی بریڈ۔۔۔۔

بس بیٹا کم جھوٹ بولو تمہے خود یہ بریڈ اور پاپے پسند ہیں ایویں کی ڈرامے بازی  
کرنا بند کرو تم۔۔۔۔

عصام نے چڑ کر اسے جھڑکا۔۔۔۔

ہیں ہیں بھائی صاحب کیا ہو گیا اتنا غصہ وہ بھی صبح صبح ایک نئی سی جان  
پر۔۔۔۔ ضرم شوک ہونے کی ایکٹنگ کرتا سینہ پیٹنے لگا۔۔۔

سب مسکرا کر اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔ دادی جو قریب ہی بیٹھی تھیں کندھے پر  
زور سے چپت لگائی۔۔۔۔

آہ! دادی کبھی پیار سے بھی مار لیا کریں۔۔۔۔

چپ کر جاؤ تم کھاتے وقت اپنی زبان کو قابو میں رکھا کرو۔۔۔۔ جب دیکھو  
زبان چلاتے رہتے ہو۔۔۔۔

اچھا میری پیاری دادی اب میں بالکل نہیں بولوں گا اوکے ضرم کرسی سے کھڑا  
ہوتا انکے سامنے ہاتھ جوڑ کر جھک کر بولتا دوبارہ بیٹھ گیا۔۔۔۔

ضرم سدھر جاؤ ورنہ کسی بانڈری سے نکاح کروانا پڑے گا تمہارا۔۔۔۔

ایمان آتی ہوئی بول کر ڈاننگ ٹیبل پے ٹرے رکھنے لگی۔۔۔۔

استغفر اللہ کیسی بد۔۔۔۔۔ دعا دے رہی ہیں۔۔۔۔۔ انشاء اللہ مجھے تو شہزادی ملے

گی۔۔۔۔

خوش فہمیاں دیکھو ذرا جنگل سے بھاگے بھیڑیے کو شہزادی چاہیے۔۔۔۔۔ عصام

مذاق اڑاتا ہوا بولتا ضرم کو جلا گیا۔۔۔۔

مانا بھائی ایک دوسرے سے ملتے ہیں پر ضروری نہیں ہر کوئی مل جائے جیسے  
آپ خود لگتے ہیں۔۔۔۔

ابھی دونوں کی بحث ہو رہی تھی جب اچانک ایمان اٹھتی منہ پر ہاتھ رکھتی  
بھاگی۔۔۔۔

ایمان کیا ہوا؟۔۔۔۔ غسان گھبرا کر اٹھا

ارے کیا ہو گیا بچی کو رضیہ دیکھو جا کر۔۔۔۔ دادی فکر مند سی ہو کر بولتیں خود  
بھی کھڑی ہو گئیں۔



ایمان کیا ہوا۔۔۔۔

غسان تیزی سے روم میں داخل ہوتا واش روم کا دروازہ نوک کرنے

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لگا۔۔۔۔

ایمان۔۔۔۔ ایمان کھولو دروازہ۔۔۔۔ ایمان۔۔۔۔ یکدم ایمان واش روم کا دروازہ  
کھولتی باہر نکلی۔۔۔۔

کیا ہوا تمہے؟ پتہ نہیں چکر آرہے ہیں بہت۔۔۔۔۔ ایمان سر دباتی ایک ہاتھ  
سے غسان کے کوٹ کو پکڑتی ہوئی بولی۔

چلو ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں۔۔۔۔ غسان پریشانی میں زور سے بولا اتنے میں  
رضیہ بیگم بھی آگئیں۔۔

غسان لیڈی ڈاکٹر کو کال کر کے گھر آنے کو کہو۔۔

مگر امی ایمان۔۔۔ گھبراؤ مت بیٹا جاؤ۔۔۔ رضیہ بیگم غنسان کی بات  
کاٹتیں۔ ایمان کو بیڈ پر لیٹانے لگیں۔۔۔

غنسان ایک نظر ایمان کو دیکھ کر تیزی سے نمبر ملانے لگا۔



غنسان بیٹھ جاؤ بیٹا ڈاکٹر چیک اپ کر رہی ہیں انشاء اللہ سب ٹھیک ہوگا۔۔۔  
دادی اسے پیار سے سمجھانے لگیں جو کب سے بے چین سا ٹھہل رہا تھا۔۔۔  
مجھے بہت ٹینشن ہو رہی ہے دادی صبح تو بلکل ٹھیک تھی۔۔۔

بھائی سب ٹھیک ہو جائے گا اتنا پریشان مت ہوں۔۔۔ عصام نے اپنے بھائی کے  
قریب آکر کہا۔۔۔

اتنے میں روم کا دروازہ کھولتی ڈاکٹر مسکراتی ہوئی باہر آئیں۔۔۔

ڈاکٹر اسماء کسی ہے بچی۔۔۔ دادی آگے بڑھ کر فکر مند سی گویا ہوئیں۔۔۔

فکر کی کوئی بات نہیں ایسی حالت میں ہو جاتا ہے ایسا۔۔۔

کیسی حالت کیا ہوا ہے ڈاکٹر۔۔۔ غنسان گھبرا کر بولا

شی از پریگنٹ۔۔۔ اب اس کنڈیشن میں تو یہ سب ہوتا ہی ہے ڈاکٹر غنسان  
کو کہتیں دادی کو مبارکباد دینے لگیں۔۔۔

غنسان ساکت سا کھڑا رہ گیا یکدم ہی سب بھائیوں نے غنسان کو ساتھ گلے  
لگایا۔۔۔

یاہو بھائی بہت بہت مبارک ہو مطلب میں پیارا سا چاچو بننے والا ہوں۔۔۔





موبائل دیتیں دادی کے ساتھ باہر نکل گئیں



تم کیا لو گے جانے کا۔۔۔۔۔ غمسان کافی دیر سے اسکے جانے کا انتظار کر رہا تھا  
لیکن کب تک۔۔۔۔۔ جھنجھلا کر آخر کار بول ہی پڑا۔۔

جی بھائی جتنے بھی آپ دینا چاہیں۔۔۔۔۔ غم بیتیسی نکالتا بولا غمسان نے غم کے '   
قریب آکر گدی سے پکڑا۔۔۔

آآ بھائی میں نے کیا کیا۔۔۔

بتاتا ہوں کیا کیا چلو نکلو باہر۔۔۔۔۔ غمسان گدی کو چھوڑتا بازو سے پکڑ کر باہر  
دکھینے لگا۔۔۔

ایمان دونوں کو دیکھ کر ہنسنے جا رہی تھی۔۔۔۔۔  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

غمسان غم دونوں روم سے باہر نکل گئے۔۔۔

بھائی آپ نے مجھے اپنے کمرے سے بے دخل کر دیا۔۔۔ آپ بھول گئے وہ بچپن  
جب خود مجھے گود میں اٹھا کر اپنے ساتھ سلانے لاتے تھے۔۔۔۔۔ غم مصنوعی  
انسوں پونچھتا ایمو شل بلیک میلنگ کرنے لگا۔۔۔

غمسان اسے کھڑا دیکھنے لگا۔۔۔ اتنی اداکاری کہاں سے سیکھی تم نے۔۔۔

بھائی میری فیلنگز کو آپ اداکاری کہہ رہے ہیں

جی بلکل میں یہی سمجھ رہا ہوں۔۔۔۔۔ غمسان اسکی حیرت زدہ آنکھوں میں دیکھتا  
مسکراہٹ دبائے اندر جا کر دروازہ بند کر گیا۔۔۔۔۔

اب کی بار ضرم سچ میں شوک میں چلا گیا۔۔



غسان دروازہ لاک کرتا چلتا بیڈ تک آیا پھر ایمان کی گود میں سر رکھ کر لیٹتا  
مسکراتے ہوئے اسے دیکھنے لگا۔۔۔

ایمان بیڈ کراؤں سے ٹیک لگا کر بیٹھی مسکرا کر غسان کو دیکھنے لگی۔۔۔ دونوں  
کی آنکھوں میں خوشی سے آنسو آگئے تھے

تھینک یو سو میچ میں بہت زیادہ خوش ہوں۔۔ غسان اسکا ہاتھ لبوں سے لگاتا  
بولا۔۔۔

ایمان نے جھک کر غسان کے ماتھے کو چوما۔۔ پھر اپنی پیشانی اسکی پیشانی پے  
ٹیکا کر مسکراتی اسے دیکھنے لگی۔۔۔

Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry | Interviews

ماں باپ بننے کی خوشی دونوں کو سرشار کر رہی تھی۔۔۔

میں بھی بہت خوش ہوں۔۔۔



اہم اہم لگتا ہے آج دادا جان کو یاد کیا جا رہا ہے۔۔۔۔۔ ضرم دادی کے روم  
میں داخل ہوتا چھپڑنے لگا۔

دادی جو بیڈ پر بیٹھی خلاء میں دیکھ کر مسکرا رہی تھیں ضرم کی آواز پر

دروازے کی سمت دیکھا۔۔۔۔۔

چل شریہ کہیں کا۔۔۔۔۔ دادی ہوا میں ہاتھ سے تھپڑ مارتی مسکرا کر اسے دیکھ

کر سیدھی ہو کر بیٹھیں۔۔۔۔۔

ضرْم ہنستا ہوا اندر اکر دادی کی گود میں سر رکھ کر لیٹا۔۔۔  
 دادی مسکراتی ہوئی اسکے سر میں انگلیاں چلانے لگیں۔۔۔  
 دادی آپ نے بتایا نہیں دادا جان کو یاد کر رہی تھیں۔۔۔ ضرْم ہلکی آواز میں  
 آنکھوں میں شرارت لئے بولا۔۔۔  
 ہٹ بدمعاش کہیں کا میں تو تم لوگوں کا سوچ رہی تھی یاد ہے ضرْم جب  
 سیمل کو ہوش آیا تھا سب کس قدر خوش تھے۔۔۔  
 باہ اور میں کیسے موٹی چھپکلی سے گلے لگ کر روئے جا رہا تھا ویسے دادی وہ چاہ  
 ہی یہی رہی تھی میں گلے لگ کر روں اور دیکھیں کیسے اسکی دعا قبول  
 ہوئی۔۔۔ ضرْم یاد کرتا مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔  
 بیٹا پیٹھ پر تیج بھی تو کھایا تھا پھر۔۔۔  
 عصام روم، اس داخل ہوتا بولا۔۔۔ دادی اور ضرْم دونوں نے اسے دیکھا۔۔۔  
 اپنے بارے میں کیا خیال ہے خود بھی تو سیمل کا ہاتھ پکڑ کر بیٹھے ہوئے  
 تھے۔۔۔ کیسے ہٹایا تھا بھائی نے تمہے۔۔۔  
 عصام ارہان کو بیٹھنے دو اٹھو شاباش ہاہا... ضرْم نکل اتارتا خود ہی مزہ لیتا  
 ہنسا۔۔۔ اور ہمارے ارہان صاحب تو ایسے جیسے کسی کو الگ دنیا سے لے آئے  
 ہوں۔۔۔

دادی سمجھالیں اسے ورنہ اسکے سارے دانت نکال دوں گا۔۔۔  
 عصام نے تپ کر کہا اس سے پہلے دادی کچھ کہتیں دروازہ نوک کرتی رانی اندر

آئی۔۔۔

دادی جی آپ کی چائے۔۔۔ ہاں یہاں رکھ دو۔۔۔ رانی چائے رکھتی باہر نکل گئی۔۔۔

دادی یہ رانی کو کیا ہوا ہے آج کل بڑی سیریس ہے۔۔۔ رانی کے نکلتے ہی عصام نے دادی سے پوچھا

کچھ نہیں ہوا بچی کا رشتہ چچازاد سے ہو گیا ہے گاؤں میں اسلئے شاید اداس ہو۔۔۔ دادی چائے پیٹی ہوئی بولیں۔۔۔

اہم اہم عصام بھائی آپ کو اتنی فکر کیوں ہو رہی ہے ضرم آئی برو اچکاتا آنکھوں میں شرارت لئے بولا۔۔۔۔۔ لگتا ہے تمہے اپنے چہرے سے پیار نہیں۔۔۔۔۔ عصام غصے سے گھورتا اسکے مارنے بڑھا جب دادی کی مداخلت نے روک دیا۔۔۔۔۔

بس کر دو دونوں چلو جاؤ دونوں اٹھو ضرم کل کی۔ تقریب کی تیاریاں دیکھو جا کر۔۔۔ دادی گود سے اسکا سر ہٹاتی ہوئیں ڈانٹنے لگی

ضرم تیزی سے اٹھا۔۔۔۔۔ ارے ہاں میں تو بھول ہی گیا ڈیکوریشن والے کو تھیم بتانی تھی چلیں عصام بھائی۔۔۔ ضرم کہتے بھاگا۔۔۔

دادی مسکراتی ہوئی چائے کا کپ سائیڈ ٹیبل سے اٹھا کے گھونٹ گھونٹ پینے لگیں۔۔۔



جہان بھائی آپ کے منہ پر بارہ کیوں بچ رہے ہیں میں دو دن سے دیکھ رہا ہوں آپ بالکل پنکج اداس لگ رہے ہیں۔۔۔۔

شٹ اپ ضرم فضول دماغ مت کھاؤ جاؤ یہاں سے۔۔۔۔ جہان چڑ کر کہتا دوبارہ ٹی وی دیکھنے لگ گیا۔۔۔۔

آپ مجھے کہ رہے ہیں اپنے چھوٹے بھائی کو ضرم جہان کے سامنے چہرہ کرتا منہ لٹکا کر بولا۔۔۔۔

جہان نے ٹی وی سے نظر ہٹا کر اسے دیکھا پھر لمبی سانس لیتا بیڈ کراؤں سے ٹیک لگا گیا۔۔۔

مجھے سمجھ نہیں آرہا اس چشمش کے جانے سے مجھے اتنا برا کیوں لگ رہا ہے پتہ نہیں اسکا رشتہ بھی ہو رہا ہے ضرم ہیپ می یار تم روکو اسے پلیز۔

اسٹاپ جہان بھائی پہلے خود تو سوچ لیں آپ کہنا کیا چاہتے ہیں۔

تم سمجھو گے تو سمجھ آئے گا نا جہان نے تپ کر اسے کہا۔۔۔

ہممم ویسے مجھے تو جہان بھائی کچھ گڑبڑ لگ رہی ہے؟

کیسی گڑبڑ

کہیں آپ پے چشمش باجی کا سایا تو نہیں ہو گیا

جہان جو سنجیدگی سے اسے دیکھ رہا تھا ضرم کی بے تقی بات پر جھپٹ پڑا

سہی کہتے ہیں بیوقوفوں کے سامنے نا بات اور نا کوئی مشورہ مانگنا چاہیے۔۔۔

اور کہاں سے وہ تجھے چڑیل لگی جو سائے کی بات کر رہا ہے۔۔۔۔ جہاں اسکی

گردن دبوچے بول رہا تھا۔۔۔

آہ جہان بھائی چھوڑ دیں اگر میں مار گیا تو آپ کی چشمش کی شادی کہیں اور ہو رہی ہوگی اور آپ جیل میں چکی پیس رہے ہونگے

ویسے سایہ مطلب محبت کا سایہ اوی چھوڑیں میری گردن پلیز میں ابھی مرنا نہیں چاہتا ابھی تو میری شادی بھی نہیں ہوئی میرے دس بارہ بچوں کو کیوں انکے باپ سے محروم کر رہے ہیں۔۔۔۔

اچھا دس بارہ روکو ذرا پاپا کو تمہارے یہ حسین خیالات بتاتا ہوں جا کر جہان ضرم کو بیڈ پر گراتا دروازے کی طرف بھگا۔۔۔

ضرم مسکراتا ہوا اسکے پیچھے بھاگا۔۔۔ سب جانتے تھے جہان کے اداس ہونے کی وجہ

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews



خیریت آپ سب کہاں جا رہے ہیں۔۔۔ وردہ لاؤنج میں کھڑی افراہ بیگم اور مہرو سے بولی جو تیار کھڑی جانے کی تیاری کر رہی تھیں۔۔۔۔

ارے تم تیار نہیں ہوئی۔۔۔ مہرو اسے دیکھتی حیرت سے پوچھنے لگی۔۔۔ مجھے کسی نے کچھ نہیں کہا کہیں جانے گا۔۔۔ وردہ دونوں کو باری باری دیکھتی انکے جواب کا انتظار کرنے لگی۔۔۔

لو میرے دماغ سے بھی نکل گیا۔۔۔ ہم ہمدانی ہاؤس جا رہے ہیں مبارک باد دینے ایمان اور غنسان دو سے تین ہونے جا رہے ہیں۔۔۔ مہر آنکھیں مٹکا کر

بتانے لگی۔۔۔

مطلب؟ وردہ نے نا سمجھی سے اسے دیکھ کر پوچھا۔

اففف توبہ ہے لڑکی مطلب یہ کے ایمان ماں بننے والی ہے اب سمجھ آئی یا کچھ ڈٹیل میں بتاؤں۔۔۔

کیا واقعی یہ تو بہت خوشی کی بات ہے۔۔۔ لیکن ہم تو آج جا رہے ہیں۔۔۔ وردہ خوش ہوتی یکدم اداس ہوئی۔۔۔

ہم جانا تو آج تھا پر اب اتنی بڑی خوشی سن کر میں نے تو جانے کا ارادہ کینسل کر دیا ہے۔۔۔

وہ اکیلے ہی جائیں ہم تین چار دن اور روکیں گے۔۔۔ مہر و چہک کر کہتی بتانے لگی۔۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وردہ ایک دم زور سے چکھ یا ہووو۔۔۔۔۔ افراہ بیگم اور مہرونے۔۔۔ اسے دیکھا وردہ چشمہ ٹھیک کرتی زبان دانتوں میں دبا گئی



تعبیر بیٹی تمہارے ابو بلا رہے ہیں۔۔۔۔۔

جی اچھا امی آتی ہوں۔۔۔

ٹھیک ہے آجاؤ جلدی ورنہ آفس کے لئے دیر ہو جائے۔۔۔ انوشے بیگم مسکرا کر کہتیں چلی گئیں۔۔۔

اسلام علیکم ابو آپ نے بلایا۔۔۔۔۔

وعلیکم اسلام ہاں بیٹا بیٹھو علی صاحب نے مسکرا کر اپنے ساتھ پڑی کرسی کی جانب اشارہ کیا۔۔۔۔

بیٹا ہمدانی صاحب اور انکی والدہ چاہتی ہیں ویسے کی تقریب میں ہی تم بچوں کی منگنی کی چھوٹی سی رسم کردی جائے۔۔۔

لیکن ابو اتنی جلدی۔۔۔

میں نے کہا تھا لیکن اچھا موقع ہے رشتہ مضبوط ہو جائے گا اور پھر انکے ایک اور بیٹے کی بھی منگنی کل ہی کر رہے ہیں وہ لوگ مجھے کوئی اعتراض بھی نہیں ہے نا تمہاری ماں کو۔۔۔۔

لیکن ابو یہ سب بہت جلدی نہیں ہو رہا پرسوں ہی تو آپ سے بات ہوئی تھی۔۔۔ تعبیر پھر بولی۔۔۔

جلدی یا دیر کی فکر مت کرو۔۔۔ سب ہو چکا ہے شام میں جوڑا بھی تمہاری ساس اور نند لیکر آرہی ہیں۔۔۔۔

اتنا کچھ مجھے بنا بتائے ہو گیا۔۔۔

اب بتا دیا نا بچے علی صاحب نے شفقت سے سر پر ہاتھ رکھ کر اسے یونہی سوچتا چھوڑ باہر نکل گئے



اسلام علیکم بھائی۔۔۔۔ سیمل روم کا دروازہ جھٹکے سے پورا کھولتی اندر آئی۔۔۔

. غنسان گھبراتا تیزی سے ایمان سے الگ ہوتا پیچھے ہٹا

اوہ سوری سوری میں جاتی ہوں۔

ارے نہیں آجاؤ۔۔۔ ایمان بال ٹھیک کرتی غنسان کو گھورتی مسکرا کر سیمل سے گلے ملی۔۔۔

آئی ایم سو سو سو ہپی میں پھوپھو بننے والی ہوں واؤ میں بتا نہیں سکتی میں کتنی خوش ہوں۔۔۔۔

اور میں بھی۔۔۔۔ ایمان الگ ہوتی مسکرا کر بولی۔۔۔۔

بھائی!! آپ پاپا بننے والے ہیں ہائے میرے بھائی بیسٹ پاپا بنیں گے۔۔۔

سیمل غنسان کے گلے لگ کر بولتی غنسان کا گال چومتی ہوئی بولی۔۔۔۔

اتنے میں دروازہ نوک کرتا ارہان اندر آکر غنسان اور ایمان سے ملتا مبارک باد دینے لگا۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews



ارہان کہیں یہ موٹی چھپکلی لڑتی تو نہیں ہے تم سے۔۔۔ سب چھت پر بیٹھے

پکوڑے کھا رہے تھے موسم ابرے آلود تھا

سیمل نے گھور کر ضم کو دیکھا۔۔۔۔ تم۔ خود ہو لڑاکا عورت۔۔۔۔

میں نے تم سے نہیں پوچھا مجھے عورت کہ رہی ہو جانتی ہو میں لڑتے وقت

پھر تمہارے سر کے لمبے لمبے جووں سے بھرے بال کھنچ سکتا ہوں۔۔۔

ضم کرسی سے کھڑا ہوا ایک ہاتھ کمر پے رکھتا لڑاکا عورتوں کی طرح بولا۔۔۔

سیمل صدمے سے منہ کھولے اپنے بھائی کو دیکھنے لگی پھر جھٹکے سے اسے مارنے

دوڑی۔۔۔

تمہاری ایسی کی تیسری خود کہیں تمہے گنجی لڑکی نامل۔ جائے۔۔۔  
غسسان اور جہان نے اٹھ کر خرم کو پکڑا جو نیچے بھاگنے کی لگا تھا۔۔۔  
ارہان جہان ایمان ہنس رہے تھے۔۔۔۔۔ ارہان اپنا موبائل نکال کر ویڈیو بنانے  
لگا۔۔۔

رضیہ بیگم سب کو بلانے آئیں لیکن سب کو دیکھتی اسی طرح خوش و خرم رہنے  
کی دعا دیتی نیچے چلی گئیں۔۔۔



یہ کیا کر رہی ہو چھوڑو اس حالت میں اسٹری کرو گی ڈاکٹر نے کہا تھا نہ تمہارا  
خیال رکھنا ہے چلو لیٹو۔۔۔۔۔

ایمان کل کی تقریب کے لئے غسسان کا سوٹ استری کر رہی تھی جب  
غسسان واش روم سے چینج کرتا قریب آکر ہاتھ پکڑ کر اسے روکا۔  
ارے کیا ہو گیا ہے آپ کو ابھی تو ایک مہینہ بھی نہیں ہوا۔۔۔  
ہاں لیکن تم کمزور ہو ابھی چھوڑو اسے۔۔۔

ٹھیک ہوں میں آپ جا کر سو جائیں صبح جلدی اٹھنا ہے۔۔۔  
ایمان ہاتھ سے استری لیتی غسسان کو کہہ کر دوبارہ اپنے کام میں لگ گئی۔  
غسسان پیچھے سے گلے لگاتا گال سے گال مس کرنے لگا۔۔۔  
کیا ہو گیا۔ ہے کام کرنے دیں۔

تو کرو نا تم اپنا کرو میں اپنا کرتا ہوں۔۔ غمسان بالوں میں منہ چھپاتا کہنے لگا۔۔  
پلیز مت کریں نا۔۔۔

ٹھیک ہیں پندرہ منٹ دے رہا ہوں اسکے بعد تم کچھ نہیں کہو گی  
منظور۔۔۔ غمسان اسے چھوڑتا ہوا بولا۔۔

اچھا ٹھیک ہے۔ ایمان مسکراہٹ دباتی ہوئی بولی جانتی تھی خود ہی سو جائیں گے



ماشاء اللہ بہت پیاری لگ ہو۔۔۔ عابدہ بیگم روم میں آتی سیمل کو دیکھ کر بے  
ساختہ بولیں۔۔۔۔

شکریہ آج تو آپ بھی بہت اچھی لگ رہی ہیں۔۔۔ سیمل پلٹ کر مسکرا کر  
بولتی ساڑی کا پلو ٹھیک کرنے لگی۔۔۔

آج ہمدانی ہاؤس میں ولیمے کی دعوت اور دو دو منگنیاں ہونی تھی

ایمان اور سیمل دونوں نے ایک جیسی ساڑی اور جیولری لی تھی۔۔۔

پچ کلر کی جس کے پلو پر سلور نازک سا کام بنا تھا۔ ساتھ ہی ڈائمنڈ کے ٹوپس  
اور۔ نیپلس تھا۔

سیمل کے تعریف کرنے پر عابدہ بیگم مسکرا کر ماتھ چومتی چلنے کا کہتی باہر نکل  
گئیں۔۔۔

انکے جاتے ہی ارہان۔ روم میں آیا۔۔۔۔۔ سیمل کو دیکھتے ہی قدم۔ قدم۔ چلتا  
کمر۔ سے پکڑتا اپنے قریب کیا۔۔۔

کیسی لگ رہی ہوں۔۔۔ سیمل نے مسکرا کر دونوں ہاتھ اُسکے سینے پے رکھے۔۔  
 بہت خوبصورت لگ رہی ہوں سوچ رہا ہوں جانا کینسل کر۔ دیتا۔ ہوں۔ صرف  
 تم میں اور یہ تنہائی۔۔۔

ارہان جذبات سے لبریز لہجے میں کہتا اس پر جھکنے لگا  
 سیمل نے ہاتھوں سے اسے پیچھے دکھایا۔۔  
 خرددار میرا میک اپ خراب کیا تو۔۔  
 ظالم لڑکی۔۔۔

ارہان اور کچھ کہتا جب اذان صاحب کی کال آنے لگی۔۔۔  
 رات میں بتاؤنگا تمہے تو۔۔۔ ارہان انگلی سے ورن کرتا روم سے نکل گیا سیمل  
 اسکی حالت پر ہنستی دوبارہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔



غنسان پیٹا مٹھائی اور پھولوں کا زیور ضرم کو بھیج کر منگولو ورنہ اس لڑکے کی  
 تیاری ختم نہیں ہوگی ڈیکوریشن والا بھی تمہارے باپ کو بلا رہا ہے یہ بھی ہاتھ  
 روم میں ہیں۔۔۔ انفف میرے دماغ سے نکل گیا دیکھو ذرا ابھی ایمان نے بتایا  
 ایمان اور وردہ کے گھر سے فون آیا تھا ایک گھنٹے تک پوہنچ آ جائیں گے عصر  
 کا وقت بھی گزر رہا ہے۔۔۔ اتنا سب کچھ

اوہ گاڈ ریکس امی سب ہو جائے گا میں دیکھ لیتا ہوں اتنی ٹینشن مت لیں۔۔۔  
 غنسان رضیہ بیگم کے کندھے پر بازو پھیلا کر بولتا مسکرا کر سیڑیاں اترنے

لگا۔۔۔

تھینک گوڈ امی آپ مل گئیں۔۔۔۔۔ جہان رضیہ بیگم کو دیکھتا تیزی سے قریب  
آیا۔۔۔

کیا ہوا اور یہ تم تیار کیوں نہیں ہو رہے وقت دیکھو کیا ہو رہا ہے۔۔۔  
میں تیار ہی ہونے جا رہا ہوں پر میری پشاوری سینڈل نہیں مل رہے۔۔۔ جہان  
جھنجھلا کر بولا

اچھا چلو میں دیتی ہوں اپنے بچے کو۔۔۔ غسان بیٹا ذرا دیکھ لو باہر۔۔۔۔۔ رضیہ  
بیگم مسکرا کر کہتیں جہان کے ساتھ چلی گائیں

غسان مسکراتا لان کی سائیڈ پر چلا گیا۔۔۔  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
وردہ الماری سے تقریب میں پہنے کے لئے ڈریس نکالنے لگی جب دروازہ کھولتی

مہرو کے ساتھ وردہ کی امی مسکراتی ہوئیں اندر آئیں۔۔۔

امی آپ۔۔۔۔۔ وردہ اپنی ماں کو دیکھتی حیرت زدہ رہ گئی۔۔۔۔۔

سمرین بیگم نے آگے بڑھ کر وردہ کا ماتھ چوما۔۔۔۔۔

ارے لڑکی ہوش میں آجاؤ سچ میں آنٹی ہیں۔۔۔ مہرو کی آواز پے وردہ ہوش

میں آتے ہی خوشی سے سمرین بیگم سے لپٹ گئی۔۔۔

السلام علیکم واٹ آپلینٹ سرپرائز آپ یہاں کیسے ہمیں تو ابھی تک اپنی

آنکھوں پے یقین نہیں ہو رہا۔۔۔۔۔

وعلیکم اسلام بس دیکھ لو اپنی بچی کے پیار میں اسلام آباد سے واپس کراچی آگئی۔۔۔۔

سمرین بیگم الگ ہوتی پیار سے گال پے ہاتھ رکھتی ہوئی بولیں۔۔۔  
وردہ چشمہ ٹھیک کرتی اپنی ماں کو محبت بھری نظروں سے دیکھنے لگی۔۔۔  
ارے تم تیار نہیں ہوئی چلو بعد میں مل لینا جلدی سے تیار ہو کر باہر آؤ انکل تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔۔۔۔ مہر و اپنے ہاتھ میں تھامے لہنگے چوڑیاں اور سینڈل کے ڈبے بستر پے رکھتی بولتی ہاتھ سے پکڑ کر اسے واش روم کی جانب دکھیلنے لگی۔۔۔۔

کیا! ابو بھی آئے ہیں۔۔۔۔۔ وردہ ہاتھ چھوڑواتی زور سے چیختی باہر نکلنے لگی۔  
اچانک سامنے انعم اور حمنہ نے اسکا راستہ روکا۔۔۔  
وردہ بروقت رکی ورنہ ٹکرا جاتی

اسلام علیکم آپ دونوں کب آئیں؟ وردہ حیران ہوتی بولی۔۔۔  
وعلیکم اسلام بس ابھی ابھی آئے ہیں اور تم ذرا چلو تیار نہیں ہونا کیا ایسے ہی گھومتی رہی تو ہوگئی تیار  
چلو حمنہ بولتی دروازہ لاک کرتی روعب سے بولی تاکے وہ دوبارہ نا جا سکے۔۔۔  
پر ہمارے ابو۔۔۔۔

پر ور کچھ نہیں انکل تمہارے ازلان بھائی کے ساتھ ہیں مل لینا۔۔۔  
حمنہ نے کہتے ہی اسکے ہاتھ میں لہنگا تھما کے اسے واش روم بھیج کر دروازہ بند

کر دیا۔۔۔

دس منٹ دے رہی ہوں جلدی بدل کر باہر نکلو۔۔



تعبیر تیار ہو جاؤ بیٹا ہمیں نکلنا بھی ہے۔۔۔۔ انوشے بیگم روم میں داخل ہوتی ہوئی بولیں۔۔۔

تعبیر ہاتھ میں موبائل تھامے بیٹھی عصام کو میسج کرنا چاہ رہی تھی پر ہمت نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔

انوشے بیگم کی آواز پر سر اٹھا کر انھیں دیکھا جو بیڈ پر پڑے اسکے سامان کو دیکھ رہی تھیں۔۔۔

سب بہت خوبصورت اور قیمتی ہے اللہ تمہاری زندگی اس سے بھی کہیں گنا زیادہ خوبصورت اور خوشیوں سے بھری رہے۔۔۔۔۔ امین ثم امین۔۔

انوشے بیگم نم آنکھوں سمیت کہتیں تعبیر کا ماتھا چومتی تیار ہونے کی ہدایت دیتیں چلی گئیں۔۔۔

تعبیر آنسوؤں پوہنچتی موبائل سائیڈ ٹیبیل پے رکھتی لہنگا اٹھاتی واش روم میں گھس گئی۔۔۔



عصام تولیے سے بالوں کو رگڑتا ڈریسنگ روم میں گیا۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد کاٹن کا سفید شلوار قمیض پہنتا ڈریسنگ ٹیبیل کے سامنے آکھڑا ہوا۔۔۔

یکدم روم کا دروازہ بجا عصام کے آجاؤ کہتے ہی ایمان مسکراتی ہوئی اندر آئی۔۔۔

عصام تیار ہو گئے۔۔۔ ایمان کی آواز پر عصام نے پلٹ کر اپنی بڑی بھابھی کو دیکھا۔۔۔۔

جی ایمان بھابھی۔۔۔ آپ کو کچھ کام تھا۔۔۔

نہیں کوئی کام نہیں تیار ہو جاؤ تو نیچے آجانا تمہارے بھائی بلا رہے ہیں۔۔۔ ایمان مسکرا کر کہتی جاتے جاتے دوبارہ پلٹ کر اسکے قریب آئی۔۔۔

عصام تعبیر اچھی لڑکی ہے نہ۔۔۔ ایمان سرسری سا لہجہ اپناتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔۔

عصام نے یکدم گھبرا کر ایمان کو دیکھا۔ کون تعبیر

ارے وہی علی انکل کی بیٹی یاد نہیں۔۔۔ ایمان انجان بنتی ہوئی بولی۔۔۔۔

اچھاااا ہاں ہاں دیکھا تو تھا اب تو کافی وقت گزر گیا ویسے

آپ اچانک اسکا ذکر کیوں کر رہی ہیں۔۔۔۔ عصام بھرپور ایکٹنگ کرتا اس سے

پوچھنے لگا۔۔۔۔

نہیں بس یونہی مجھے بہت پسند آئی ہے انفیکٹ تمہارے بھائی کو بھی بہت اچھی

لگی ہے خیر چلو تم تیار ہو جاؤ۔۔۔۔

ایمان کہتی باہر جاتی ہلکا سا دروازہ کھول کر اسے دیکھنے لگی جو اکیلے کھڑا مسکرا

رہا تھا۔۔۔

ہم مطلب میڈم پسند آہی گئیں۔۔۔ عصام خوشی میں خود کلامی کرتا ڈریسنگ  
ٹیبیل کے سامنے جا کھڑا ہوا۔۔۔۔۔

ایمان مسکراتی آہستہ سے دروازہ بند کرتی چلی گئی



ایمان ساڑی پہنے ڈریسنگ ٹیبیل کے سامنے کھڑی آئی لئینر لگا رہی تھی ابھی  
ایک آنکھ پر ہی لگا تھا

جب ڈریسنگ روم سے غنسان بلیک تھری پیس سوٹ پہنے خوشبوؤں بکھیرتا  
مسکراتا ہوا چلتا سائیڈ ٹیبیل سے موبائل اٹھا کر ٹائپنگ کرنے لگا

ایمان نے پلٹ کر اسے دیکھا جو اسے دیکھے بنا موبائل یوز کر رہا تھا  
ایمان نے جلدی سے دوسری آنکھ پر آئی لئینر لگایا پھر چلتی ہوئی سینے پے ہاتھ  
بندھے سامنے جا کھڑی ہوئی۔۔۔

ایسے مت گھورو تمہارا دیور میرا دماغ خراب کر رہا ہے۔۔۔ غنسان میسج ٹائپ  
کرتا اسے جواب دیتا آگے بڑھ کے اسے کمر سے پکڑ کر قریب کرتا موبائل  
پاکٹ میں ڈالتا اسکے چہرے کو دیکھنے لگا۔۔۔

ایمان ہمارے رشتے میں شک کو کبھی درمیان میں مت آنے دینا ورنہ سب تباہ  
ہو جائے گا۔۔۔ غنسان سنجیدگی سے اسے کہہ کر ماتھے کو چومتا روم سے جانے  
لگا۔۔۔ ایمان کو احساس ہوا وہ غنسان کو ہرٹ کر گئی۔۔۔

غنسان دروازہ کھولتا روکتا پلٹ کر اسے اوپر سے نیچے تک دیکھ کر گلہ کھنکھار

کر بولا۔۔۔

ویسے بہت حسین لگ رہی ہو مسسز غنسان۔۔۔۔

غنسان کے کہتے ہی ایمان تیزی سے اسکے قریب آکر اپنے کانوں کو پکڑتی  
سوری بولتی سر جھکا گئی۔۔۔

اٹس اوکے۔۔ میں یہ نہیں کہوں گا مرد پر اندھا بھروسہ کرو پر یہ جو شک ہے  
نہ یہ انسان کو کہیں کا نہیں چھوڑتا۔۔۔

غنسان ہاتھ سے اسکا گال سہلاتا مسکرا کر باہر نکل گیا۔۔۔



ضرم کار پورج میں کھڑا ارہان سے مل رہا تھا۔۔۔۔۔ سیمل کار سے نکلتی اپنی  
امی اور پاپا سے ملی۔۔۔۔۔

اتنے میں اندر سے سب بھائی بھی استقبال کے لئے آگئے۔۔۔۔۔

ماشاء اللہ پاپا دیکھیں تو چھوٹی چڑیا آج تو بڑی لگ رہی ہے۔۔۔۔۔ جہان سیمل سے  
ملتا ہمدانی صاحب سے بولا۔۔۔

اور خوبصورت بھی جہان بھائی۔۔۔ سیمل گھور کے بولی

ہاہا ہاں بھئی خوبصورت تو میری گڑیا ہے ہی غنسان نے ہنسی روک کر سر پے  
پیار کر کے کہا۔۔۔۔۔

سن۔۔۔۔۔ سیمل نے ارہان کو اترا کر کہا۔۔۔ ارہان نے آئی برو اچکا کر ایک آنکھ

دبائی سیمل سٹپٹا کر دوسری جانب دیکھنے لگی۔۔۔





علم تھا وردہ بھی ابھی نہیں جانتی تھی  
 ضرم روکو ذرا مجھے کچھ بات کرنی ہے۔۔۔ ابھی نہیں عصام بھائی میرے  
 دوست آئے ہیں اتا ہوں۔۔ ضرم کہتا لاؤنج سے نکل گیا  
 یہ بھی چلا گیا بھائی بھی اتنے بڑی ہو گئے ہیں۔۔۔۔ جہان چڑتا خود بھی لان میں  
 نکل گیا۔۔۔۔



کیمرہ مین ویسے کے کیلیز کی فوٹو شوٹ کر رہا تھا۔۔۔۔ جب کے دوسری  
 طرف مووی میکر مووی بنا رہا تھا۔۔۔۔  
 کافی دیر بعد غنسان ایمان کے کان میں سرگوشی کرتا اشارے سے روکتا ہمدانی  
 صاحب کی جانب بڑھا۔۔۔۔  
 پاپا نو بچنے والے ہیں رسم کر لینی چاہیے۔۔۔۔  
 ہاں میں ابھی احسن صاحب سے یہی کہ رہا تھا ہمدانی صاحب کہتے وردہ اور  
 تعبیر کے والدین کے ساتھ اسٹیج کی جانب بڑھے۔۔۔۔  
 لیڈیز اینڈ جینٹل مین آپ سب کا بے حد شکریہ میرے بچوں کی خوشی میں  
 شرکت کرنے کا۔۔۔۔  
 ہمدانی صاحب کی آواز لان میں گونجی۔۔۔۔ یکدم سب اسٹیج کی طرف متوجہ  
 ہوئے۔۔۔۔

جہان اور عصام دونوں ساتھ ہی کھڑے تھے۔۔۔۔

آج بہت زیادہ خوشی کا دن ہے خاص کر میرے لئے تو کیوں نا اس خوشی کے موقعے کو یادگار بنایا جائے۔۔۔

ہمدانی صاحب نے کہ کر جہان اور عصام کو اسٹیج پر بلایا  
وردہ اور تعبیر دونوں کو انکے ساتھ لا کھڑا کیا۔۔۔

میں آج اپنے دونوں بیٹوں کی منگنی کرنے جا رہا ہوں۔۔۔

ہمدانی صاحب کے کہتے ہی دونوں نے جھٹکے سے اپنے باپ کو دیکھا۔۔۔۔۔  
دونوں کے کانوں میں یہی الفاظ گردش کرنے لگے جب کہ وردہ الگ اپنے  
والدین کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔



دونوں ابھی تک شوک میں تھے یہی حال وردہ کا تھا سب خواب کا سا گمان  
لگ رہا تھا۔۔۔

کیسا لگا سرپرائز سیمبل جہان اور عصام کے قریب آکر پوچھے لگی۔۔۔

کیا کیا واقعی جو ابھی پاپا نے کہا سچ ہے پر کس سے مجھ سے پوچھے بنا۔۔۔  
جہان ضبط سے کہتا تعبیر کو دیکھنے لگا جو وردہ کے ساتھ کھڑی سر جھکائے کھڑی  
مسکرا رہی تھی۔۔۔

جہان کے دماغ کی رگیں پھٹنے والی ہو گئیں کیا جو وہ سوچ رہا تھا اگر وہ ہی سچ  
ہوا پھر کیا ہوگا کیا انکار کر سکے گا۔۔۔

جہان کی آنکھیں سرخ ہونے لگیں جب ارہان نے کندھے تھپتھپا کر کہا۔۔۔

سیمل بعد میں پہلے دولہے میاں کو انکی دلہنیا کے پاس لے جاؤ رسم کرنی ہے۔۔۔

ارہان کے کہتے ہی سیمل دونوں بھائیوں کو ہاتھ پکڑتی وردہ اور تعبیر کے پاس لے گئی۔۔۔ عصام ماؤف دماغ کے ساتھ تعبیر کو دیکھ رہا تھا

جہان کے چہرے پر سختی آگئی۔۔۔ سیمل نے جہان کو وردہ کے ساتھ بٹھایا جہان کا سارا غصہ اور تناؤ ختم ہوتا چلا گیا۔۔۔

گردن موڑے وہ وردہ کو دیکھنے لگا جو جہان کے بیٹھتے ہی مسکرانے لگی۔۔۔ وردہ نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔

اہم اہم بعد میں دیکھ لینا دونوں ایک دوسرے کو ایمان جھک کر کہتی سیدھی کھڑی ہوئی۔۔۔

عصام کو بھی تعبیر کے ساتھ بٹھایا۔۔۔ عصام نے مسکرا کر ایمان کو دیکھا۔۔۔ تھینک یو ایمان بھابھی۔۔۔

تھینک یو مجھ سے نہیں ضرم سے کرو اسی نے سب بتایا ہے۔ ایمان آہستہ آواز میں اسکے کان کے پاس جھک کر بولی۔۔۔

عصام قمقہ لگاتا زور سے ہنسا۔۔۔ اسے تو میں چھوڑوں گا نہیں۔۔۔



پہلے جہان وردہ کی رسم ہوئی پھر عصام اور تعبیر کی۔۔۔ ہر کوئی خوش تھا۔۔۔ منگنی کے بعد گروپ فوٹوز بن رہی تھی۔۔۔

تصویروں کے طویل سلسلے کے بعد کھانا لگ گیا۔۔۔  
ایمان اندر آتی اپنے روم کی طرف بڑھنے لگ۔۔۔ جب غنسان کی آواز پر  
پلٹی۔۔۔

کیا ہوا طبیعت ٹھیک ہے نا۔۔۔ غنسان قریب آکر ماتھا چھو کر فکر مندی سے  
پوچھنے لگا۔۔۔ لاؤنج میں اس وقت دونوں کے علاوہ کوئی نہیں تھا۔۔۔  
ایمان اسکے یوں فکر کرنے پر مسکرا کر اسکے سینے پے سر رکھ کر دونوں ہاتھ  
اسکے گرد باندھ کر آنکھیں موند گئی۔۔۔

میں بالکل سے بھی بالکل ٹھیک ہوں آپ فکر مت کریں چلیں کھانا کھا لیتے ہیں  
مجھے بھوک لگ رہی ہے۔۔۔ ایمان سر اٹھا کے ایک ہاتھ اسکے گال پر رکھ کر  
بولی جب کلک کی آواز کے ساتھ فلیش لائٹ بھی چمک کر غائب ہوئی۔۔۔  
ایمان تیزی سے پیچھے ہوتی گردن موڑ کر دیکھنے لگی

اس سے پہلے غنسان سے شیطان کی ٹولی کی اچھی خاصی شامت آتی  
جہاں عصام نے ضرم کو دبوچا جب کے سیمل نے دونوں مٹھیوں میں سر کے  
بال پکڑ کر ہلکے ہلکے جھٹکے دئے۔۔۔

یو ایڈیٹ فلیش لائٹ اوف کیوں نہیں کی سب کو پھنسا دیا۔۔۔  
سیمل چھوڑو۔۔۔ ایمان جلدی سے جا کر چھڑوانے لگی۔۔۔ ارہان قہقہہ ضبط  
کرتا ویڈیو بنا رہا تھا۔۔۔

سیمل مت چھوڑنا میری تازہ تازہ منگنی ہوئی ہے منگیتر کے سامنے اگر میری

بے عزتی ہوئی تو چھوڑوں گا نہیں۔۔۔۔  
 عصام ہلکی آواز میں چبا کر بولا جسے پیچھے کھڑی تعبیر نے بخوبی سنا تھا۔۔۔۔  
 یا اللہ کیسے بھائی بہن ہیں ظالم۔۔۔ احسان فراموشوں ایک تو میں نے محبت  
 کرنے والوں کو ملوایا میری شہزادی ملنے سے پہلے ہی مجھے گنجا کرنے میں لگے  
 ہو۔۔۔۔

بھائی پلینز آپ بچا لیں۔۔۔ ضرم زور زور سے چیخ رہا تھا۔  
 غنسان کے دل کو کچھ ہوا۔ جھٹ غصے سے دھاڑا۔۔۔ چھوڑو اسے۔۔۔  
 غنسان کے دھاڑنے پر جلدی سے سب نے اسے چھوڑا۔۔۔  
 بالکل سہی کیا کوئی ایسے بھی کرتا ہے۔۔۔۔ تعبیر بولتی ضرم کے قریب آتی  
 عصام کو گھورنے لگی۔۔۔  
 سنیں۔۔۔ اسٹاپ ضرم چلو سب باہر۔۔۔ غنسان ضرم کی بات کاٹتا گھورنے  
 لگا۔۔۔۔

سب سر جھکا کر باہر نکلنے لگے۔۔۔۔  
 غنسان نے سیمیل کا ہاتھ پکڑ کر روکا۔۔۔ سوری بچہ سیمیل نے پلٹ کر اپنے  
 بھائی کو دیکھا ارہان مسکراتا قریب آیا  
 بھائی آپ کو لگتا ہے میں اتنی سی بات پر آپ سے ناراض ہو جاؤں گی؟ سیمیل  
 کی بات پر غنسان نے مسکرا کے سیمیل کے سر پے ہاتھ رکھا۔۔۔  
 اچھا اور مجھ سے جو ہر وقت روٹھتی رہتی ہو بتاؤں بھائی کو ارہان دھمکی دیتا

بولاً۔۔۔

بتا دیں سیمیل کندھے اچکاتی مسکرا کر کہتی ایمان کا ہاتھ پکڑتی لاؤنج سے نکل گئی  
ارہان اسکی پشت کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

ہاہاہا سوری ارہان وہ۔۔۔ ارے بھائی میں تو مذاق کر رہا تھا ارہان تیزی سے  
غسسان کی بات کاٹتا شرمندہ ہو گیا۔



رات ایک بجے تک تقریب اپنے اختتام کو پہنچی تو ہر کسی نے اپنے گھر کی راہ  
لی۔۔۔۔

جہان اپنے بیڈ پر درمیان میں لیٹا تھا دائیں بائیں عصام اور ضرم لیٹے چھت پر  
نظر مرکوز کیے ہوئے تھے۔۔۔

جہان ایسا لگ رہا ہے جیسے سب خواب ہو۔۔۔۔ عصام ہاتھ سامنے کرتا اپنی انگلی  
میں پہنی انگوٹھی کو مسکراتے ہوئے دیکھنے لگا۔۔۔

سہی کہ رہے ہو یا سیم ٹو سیم میری بھی یہی حالت ہو رہی ہے سب کتنی  
اچانک ہو گیا ابھی تو میں خود سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا کہ کیا چشمش کے  
جانے سے آخر مجھے دکھ کیوں ہو رہا تھا۔۔۔۔

ضرم جو دونوں کی باتیں سن رہا تھا کوہنی کے سہارے دونوں کی طرف رخ کر  
کے لیٹا انہیں گھورنے لگا۔۔۔

آپ دونوں پکے والے احسان فراموش ہیں۔۔۔۔ ایک بار بھی کہیں میرا ذکر

لائے کے یہ سب ہمارے چھوٹے بھائی کی وجہ سے ہوا چلو میرا نہ سہی سیمل  
کا بھائی کا یا ایمان بھابھی کسی ایک کا شکر ادا نہیں کیا۔۔۔  
نوابوں کو اتنا کچھ خواب لگ رہا ہے واہ۔۔۔ ضرر مل کر خفگی سے بولتا روہانسا  
ہونے لگا۔۔۔

جہان اور عصام نے ایک دوسرے کو دیکھا جہان نے آگے بڑھ کر زور سے  
. اسے گلے لگایا۔

یہ کیا کر رہے ہیں چھوڑیں مجھے۔۔۔ تمہارا شکریہ ادا کر رہا ہوں یار۔۔۔۔۔ جہان  
اسے دباتا ہوا بولا عصام بھی تمہارے لگاتا ان سے چپک گیا۔۔۔۔۔  
پورے روم میں جہان اور عصام کے تمہارے گونج رہے تھے ساتھ ضرر کی چیخیں  
بھی۔۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews



سیمل ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی اپنی جیولری اتار رہی تھی۔۔۔

ارہان چیخ کر کے آتا بیڈ پر لیٹا بلنک لیتا لیٹ گیا۔۔۔

لائٹ بند کر دو نیند آرہی ہے مجھے۔۔۔۔۔ ارہان آنکھیں موندے بولا۔۔

سیمل نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔ سب ٹھیک ہے نہ یہ آج نیند کیسے آرہی  
ہے۔۔۔۔۔ سیمل حیران ہوتی ہوئی پوچھنے لگی

ارہان نے ان سنی کرتے تکیہ اٹھا کر اپنے منہ پر رکھ دیا۔۔۔

ناراض ہو گئے پر کیوں۔۔۔۔۔ سیمل کہتی قریب آ کر بیٹھی۔۔۔۔۔

ارہان اسکے بیٹھتے ہی تکیہ ہٹا کر اسے دیکھنے لگا۔۔۔  
تمہے فکر ہے میری۔۔۔

بلکل ہے تبھی تو پوچھ رہی ہوں سیمل کندھے اچکا کے کہتی مسکرا کر اسے  
دیکھنے لگی۔۔۔

ارہان اسکی بات سنتے ہی اٹھ بیٹھا۔۔۔ پھر ہاتھ پکڑ کر اپنے قریب کرتا اسکی  
آنکھوں میں جھانکنے لگا۔۔۔

میں نے اس وقت منا کیا تھا اس آدمی سے بات مت کرنا اور تم مجھے جیلس  
کرنے کے لیے اسکے ساتھ مسکرا مسکرا کر باتیں کر رہی تھی۔۔۔ ارہان گھور کر  
کہتا فاصلہ کم کرنے لگا۔۔۔

سیمل سنتے ہی ہنسنے لگی۔۔۔ ہنسومت میں مذاق کے موڈ میں بلکل نہیں  
ہوں۔۔۔ ارہان آنکھیں دیکھتا گردن پے ہاتھ رکھتا اپنے اور نزدیک کرنے  
لگا۔۔۔

بوڑھے انکل سے جیلس ہونے کی ضرورت نہیں۔۔۔ سیمل اسکی اتنی نزدیکی سے  
شرماتی ہوئی بولی۔۔۔

ہاں ہونگا کیوں کے تم میری ہو صرف ارہان کی آواز جذبات سے بھاری ہوتی  
چلی گئی



حمنہ کچن کی لائٹ بند کرتی اپنے روم کی طرف بڑھنے لگی جب وردہ کے روم

کی لائٹ جلی دیکھ دروازے پے دستک دیتی اندر داخل ہوئی۔۔۔  
 حمنہ آپنی آپ؟ سوئیں نہیں ابھی تک آپ  
 لوجی یہی میں تم سے پوچھنے آئی ہوں ابھی تک جاگ رہی ہو کیا بات ہے  
 جہان سے بات ہو رہی تھی۔۔۔۔

حمنہ بھنویں اچکاتی شرارت سے بولی۔۔۔  
 نہیں ایسا کچھ نہیں میں تو ابھی یہ سوچ کر پریشان ہو رہی ہوں انکے پاس بلی  
 ہے اور آپ کو پتہ ہے وہ جان بوجھ کر بلی اٹھا کر میرے پیچھے لگ جاتے  
 ہیں۔

پلیز آپ سمجھائیں کے بلی کو بیچ دیں یا کسی اور کو دے دیں۔۔۔۔  
 وردہ چشمہ ٹھیک کرتی معصومیت کے اگلے پچھلے سارے ریکارڈ توڑتی ہوئی  
 بولی۔۔۔

حمنہ تو پہلے اسے دیکھتی رہی پھر قہقہے لگاتی بیڈ پر گر گئی۔۔۔  
 ہاہاہا۔۔۔ اففف اللہ یار مطلب تم ایک بلی کی وجہ سے ابھی تک سوئی نہیں واہ  
 یار لوگ منگنی کے بعد حسین حسین خواب دیکھتی ہیں اور تم ایک بلی کی وجہ  
 سے اتنی پریشان ہو۔۔۔

مجھے لگتا ہے ڈر تو اس میں میرا کیا قصور۔۔۔ وردہ منمنائی  
 حمنہ نے اٹھ کر اسکے گال کو زور سے چوما۔۔۔۔ سو سوئیٹ  
 اس گھمبیر مسئلے کو اسکے ساتھ تم خود ڈسکس کر لینا۔۔۔ ہاہاہا ابھی سو جاؤ میں

جاتی ہوں جنت میڈم نے ورنہ مون کو بھی جگا دینا ہے۔۔۔۔  
 حمنہ بیگم ہنس کے کہتی چلی گئیں۔۔۔

جب کے وردہ نے اپنے سر پر چپت لگائی۔۔۔ بیوقوف انکے سامنے کہنے کی  
 ضرورت نہیں تھی سیدھا جہان کو کہتی اففف اب اگر سب کے سامنے یہ بات  
 بتا دی تو میری عزت کا جنازہ نکل جائے گا۔۔۔ وردہ خود کو کوستی سر تھام کر  
 بیٹھ گئی۔۔۔



اگلے دن صبح ناشتے کی ٹیبل پے جہان ایمان کے ساتھ بیٹھا وردہ سے ملنے کے  
 بہانے بتا رہا تھا۔۔۔۔۔ بڑوں کو چھوڑ کر سب کی توجہ ان دونوں کی طرف  
 تھی۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جہان بھائی آپ ایمان بھابھی کے کان میں کیا کسر پھسر کر رہے ہیں۔۔۔ ضرر  
 مسکراہٹ دباتا ہوا بولا۔

جہان گھبراتا ہوا سیدھا ہوا۔۔۔ تمہے کیا کچھ بھی کروں میری بھابھی ہیں میری  
 مرضی۔۔۔ جہان گھورتا چبا کر بولتا ناشتہ کرنے لگا۔۔۔  
 سب سر نیچے کے مسکراہٹ چھپانے لگے۔۔۔

اس سے پہلے ضرر کوئی جواب دیتا دادی کی گھوری پر ہلکی سی مسکراہٹ کی  
 ساتھ چپ ہوتا ناشتے کی طرف متوجہ ہو گیا۔۔۔۔



السلام علیکم۔۔۔۔

وعلیکم اسلام کیسی ہو؟ عصام اسکے چہرے پے نظریں جمائے پوچھنے لگا۔۔۔  
 دونوں یونیورسٹی کی پارکنگ ایریا میں کار سے ٹیک لگائے کھڑے تھے۔۔۔ اس  
 وقت ان دونوں کے علاوہ اکا دکا ہی اسٹوڈنٹس تھے۔۔۔  
 ٹھیک ہوں۔۔۔ اور

اور خوش؟ تعبیر کے کہنے پر عصام آہستہ سے ہاتھ تھامتا مسکراتے ہوئے  
 بولا۔۔۔

تعبیر کا ہاتھ کانپنے لگے۔۔۔ خوش ہوں۔۔۔ سرگوشی میں کہتی وہ اپنا ہاتھ  
 عصام کے ہاتھ سے نکالنے لگی۔۔۔ عصام نے مسکراتے انکا ہاتھ چھوڑا۔۔۔  
 میں چلتی ہوں پھر  
 ٹھیک ہے ڈرپوک لڑکی میچ کرونگا۔۔۔ عصام اسکے سر پے چپت لگا کے بولا  
 میں ڈرپوک نہیں ہوں۔۔۔ تعبیر اسے گھورتی ہوئی بولی۔۔۔  
 ہم تو بہت بہادر ہو۔۔۔ عصام پھر ہاتھ پکڑنے لگا۔  
 تعبیر تیزی سے قدم پیچھے لیتی دوڑ لگا گئی  
 عصام تھمہ لگاتا خود بھی بڑھ گیا۔۔۔



چشمش نہ سلام نہ دعا تم تو ایسے بھاگ رہی ہو جیسے جانتی ہی نہیں۔۔۔  
 جہان وردہ کے راستے میں آتا مسکراتے ہوئے بولا۔  
 ایمان کو آج زبردستی اسکے گھر ملونے لایا تھا پر سچ تو یہ تھا کہ اپنی منگیتر سے

ملنے کا بہانا بنایا تھا۔۔۔۔

اسلام علیکم وہ مجھے پتہ نہیں چلا۔۔۔۔ وردہ جہان کے ہاتھ میں پکڑتی خوبصورت  
سی باسکٹ کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

وردہ کے کہنے پر جہان نے صدمے سے اسے دیکھا۔۔۔۔

تم!!! میں تم سے ملنے کے لئے کار چلا کر آیا اور تم مجھے کہہ رہی ہو اتنا گھبرو  
جوان نظر نہیں آیا ہا۔۔ خیر تمہارا قصور نہیں یہ جو چشمہ لگا کر گھوم رہی ہو نہ  
اس پر دھول آگئی ہے ذرا اس باسکٹ کو پکڑو بلکہ یہ تمہارے لئے ہی ہے۔۔۔۔  
جہان ایک ہی سانس میں کہتا باسکٹ اسکی جانب بڑھنے لگا۔۔۔۔ وردہ نے اب کی  
بار نہ او دیکھا نہ تاؤ زور سے نہیں کو لمبا کھچتی اندر بھاگی۔۔۔۔

جہان بیچارہ حیرت سے اسے بھاگتا دیکھنے لگا پھر چھوٹی سے باسکٹ میں ڈھیر  
چاکلیٹ میں سے ایک نکال کر ریپر کھولتا کندھے اچکاتا مسکراتے ہوئے کھانے  
لگا۔۔۔



وردہ سونے جیسے ہی روم میں آئی بیڈ پر گلاب کا بو کے اور وہی باسکٹ پر دیکھ  
چھوٹے چھوٹے قدم لیتی قریب آتے ہی بو کے اٹھا کے اپنے پوروں سے چھوٹی  
مسکرا دی پھر ناک کے قریب لاتی سانس لیتی خوشبو کو اپنے اندر اتارا۔۔۔۔  
یکدم باسکٹ کا خیال آیا تو بو کے رکھتی ڈرتے ڈرتے کھولنے لگی۔۔۔۔ جلدی  
سے کھولتی دیکھ کر اسے افسوس ہونے لگا کیا ہو جاتا اگر سامنے کھول کر دیکھ

لیتی۔۔۔۔

کچھ سوچتی جلدی سے موبائل میں کیمرے کھولتی چاکلیٹس اور بوکے کی پیکیں  
لیکر جہان کو واٹس اپ کیں

سوری اینڈ تھنک یو سوچ ساتھ سی اگر دل بھجتی رپلائے کا انتظار کرنے

لگی۔۔۔

کچھ ہی دیر میں جہان کا میسج آیا۔۔۔

چشمش تھینکس مل کر کرنا۔۔ ساتھ ہی آنکھ مارنے والا ایبوجی دیکھ کر وردہ

شرماتی ہوئی اوف۔ لائین ہو گئی۔۔۔

دوسری طرح جہان ہنستا اسکرین کو چومتا سونے لیٹ گیا



Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry | Interviews

ایمان ایک کپ چائے بنا دو پلیز۔۔۔ غسساں لاونج میں

صوفے پر بیٹھتا بولا۔۔۔۔

ایمان جی اچھا کہتی اٹھ کر کچن کی جانب بڑھی جب ضرم آتا غسساں کے ساتھ

بیٹھتا سر اسکے کندھے پر رکھ کر بیٹھا۔۔۔

کیا ہوا؟

بور ہو رہا ہوں بھائی موٹی چھپکلی بھی نہیں ہے جہان بھائی اور عصام بھائی کے

پاس بیٹھ جاؤ تو بس عزت ہی عزت کرتے رہتے ہیں۔

کالج کے دوست ان سے تو ملاقات ہو ہی جاتی ہے اس لئے اب میں سوچ رہا

ہوں کوئی نازک سی شہزادی اپنے لئے ڈھونڈ لوں۔۔۔۔  
 ضرم آنکھیں بند کے مزے سے بلا۔۔۔۔  
 عصام نے اتے ہی اسکے بازو پے چٹکی کاتی۔۔۔  
 اوی ماں کون ہے۔۔۔ ضرم ہوش میں آتا ہڑبڑا کر سیدھا بیٹھتا بولا۔۔۔۔  
 غنسان چپ بیٹھا مسکراہٹ ضبط کے صرف دیکھ رہا تھا ضرم کے مسخرے پن  
 سے سب واقف تھے۔۔۔  
 میں نے پہلے بھی بتایا تھا بھیڑیے کو شہزادی نہیں ملتی لیکن نہیں دماغ ہے ہی  
 کہاں تنہارے پاس۔۔۔ عصام چڑانے والے انداز میں بولتا ہنسا۔۔۔۔  
 بھائی سن رہے ہیں۔۔۔ ضرم اسے گھورتا غنسان سے شکایت لگانے لگا۔۔۔  
 اوی مرد بنو یا کیا لڑکیوں کی طرح بھائی بھائی کر رہے ہو۔۔۔۔ عصام اسے  
 اور زچ کرنے لگا۔۔۔  
 آپ نے مجھے کہا بچ جائیں اب ضرم جذباتی ہو کر اسکی طرف بڑھا۔۔۔ عصام  
 اس کا ارادہ بھانپتے ہی تیزی سے سریوں کی جانب بھگا۔۔۔۔  
 دونوں ایک۔ دوسرے کے پیچھے شور مچاتے ہوئے بھاگے۔۔۔۔  
 غنسان دونوں کو دیکھتا ہنسنے لگا۔۔۔  
 آئے ہائے کونسی آفت آگئی ہے بچوں کی طرح حرکتیں کرتے  
 ہیں۔۔۔ دادی آوازیں سنتیں سینے پے ہاتھ رکھ کر رضیہ بیگم سے بولیں جو  
 بس مسکرا دیں۔۔۔

آپ کی چائے۔۔۔ ایمان آتی چائے کا کپ دیتی واپس جانے لگی جب دوسرے ہاتھ سے اسے روکتے اپنے بیٹھنے کو کہا۔۔۔  
ایمان مسکراتی ہوئی اسکے ساتھ بیٹھی۔۔۔  
ضرم اور عصام کی آوازیں آرہی تھیں کہاں گئے ایمان نظر دوڑاتی ہوئی پوچھنے لگی۔۔۔

اوپر روم میں جنگ دونوں ساتھ ہوں تو چین سے کیسے بیٹھ جائیں ایسا ہو سکتا ہے۔۔۔ غنسان بتا کر ریموٹ سے ایل سی ڈی اون کرتا نیوز چینل لگاتا دیکھنے لگا۔۔۔

یہ تو ہے۔۔۔ ایمان ہستی غنسان کے سر کے بال خراب کرتی جلدی سے اسی کے کندھے پر سر رکھ گئی۔۔۔  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews



: دو سال بعد

ارہان تیزی سے سیڑیاں چڑھتا اپنے روم میں داخل ہوا۔۔۔ سامنے ہی اسکی شریک حیات نک سک سی تیار کھڑی اپنے دوپٹے کو شرارے کے ساتھ سیٹ کر رہی تھی۔۔۔۔

کھٹکے پر سر اٹھا کر آئینے میں انے والے کا عکس دیکھا تو خوبصورت سی مسکراہٹ کے ساتھ پلٹ کر اسکے نزدیک جانے لگی۔۔۔۔

بلیک اینڈ ریڈ کلر کے شرارے میں ارہان کو وہ اپنے دل کے بہت قریب لگی

---  
 مسسز ارہان آج تو آپ غضب ڈھا رہی ہیں ارہان پیار سے کہتا کمر سے پکڑتا  
 اپنے نزدیک کرتا اسکے ماتھے پر اپنے لب رکھ دیے۔۔۔  
 سیمل نظر جھکا کر اسکے سینے پے ہاتھ رکھے دوبارہ نظر اٹھا کر خفگی سے دیکھنے  
 لگی۔۔۔

یہ اچانک موسم کیسے بدل گیا۔۔۔ ارہان مذاق کرتا اسکے یکدم بدلتے تیور دیکھتا  
 بولا۔۔۔

سب آپ کی وجہ سے دیکھیں ذرا میرے وجود کو کتنی موٹی ہوگئی  
 ہوں۔۔۔ میرے اتنے پیارے پیارے ڈریس مجھے نہیں آرہے۔۔۔ بچہ  
 بس آگے کچھ مت بولنا۔۔۔ اور تم ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے  
 کھڑی ہوتی ہی کیوں ہو مت دیکھا کرو جب دیکھو آئینہ دیکھ کر شروع ہو جاتی  
 ہو تر بوز بن گئی وغیرہ وغیرہ  
 تم بس میری نظر سے خود کو دیکھو کتنی پیاری لگتی ہو میری فٹبال ارہان کہتا  
 زور سے گال چومتا بھاگا جب کے سیمل مٹھیاں بھیجتی غصے سے اسکے پیچھے  
 گئی۔۔۔



ایمان بھابھی ایمان بھابھی۔۔۔ ضم گود میں ایک سال کا سرخ و سفید گول  
 مطول زرغون کو چپ کرواتا تیزی سے روم کی طرف بڑھا۔۔۔

جس کے نین نقش باپ پر تھے جب گے گال کے دائیں طرف ڈمپل اپنی ماں سے ملا۔۔۔

غسسان جو واسکٹ پہن رہا تھا اپنے بیٹے کے رونے کی آواز پر واسکٹ جلدی سے پہنتا دروازہ کھول کے باہر نکلا۔۔۔

ضرم نے بروقت روک کر ایک قدم پیچھے لیا۔۔۔

ارے یار آرام سے۔۔۔ غسسان نے کہتے ساتھ اپنے بیٹے گود میں لیا۔۔۔ میرا

شہزادہ بچہ چاچو نے رولا دیا ابھی پٹائی کرتا ہوں۔۔۔

غسسان نے زرغون کے پھولے پھولے سرخ و نرم گال چومے۔۔۔ زرغون

چپ ہونے کے بجائے زور زور سے رونے لگا۔۔۔

ہاہاہا بھائی آپ کے پاس آکر تو وہ ڈر ہی گیا۔۔۔ ضرم نے ہنستے غسسان کے

کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔

میرا ہی ہے پر پتہ نہیں رونے پے تم پر کیسے چلا گیا ارے میرا بچہ چپ ہو جا

کیوں اپنی ماں کی طرح تنگ کر رہے ہو یار۔۔۔۔۔ غسسان اسے گھور کے کہتا

روتے ہوئے بیٹے کو چپ کرانے میں لگ گیا۔۔۔

ایمان چٹکی سے اپنا شرارہ پکڑے سیڑیوں پے کھڑی غسسان کی آخری بات پر

اسے گھورنے لگی۔۔۔

جی جی بلکل سہی کہ رہے ہیں میں تو آپ کو بہت تنگ کرتی ہوں نہ لائیں

دیں ادھر اسے۔۔۔۔۔ ایمان خفگی سے کہتی دونوں بازو اسکے سامنے پہلائے کھڑی



سب تیار ہیں تو چلنے کی کریں وقت پے پہنچ سکیں۔۔۔  
 ہمدانی صاحب مسکراتے ہوئے بولتے زرغون کو ایمان کی گود  
 سے لیتے باہر نکل گئے۔۔۔



رات آٹھ بجے بارات ہاں پوہنچ گئی۔۔۔۔  
 یہ کیا کر رہی ہو اللہ نہ کرے اگر گر گئی۔۔۔  
 ڈھول پے سیمل سب کے ساتھ لڑی ڈالنے لگی جب ارہان اسے ہاتھ پکڑ کر  
 سائیڈ پر لے جا کر ڈانٹنے لگا۔۔

ہاں پاگل ہو گئی ہو کیا اگر بیچاری زمین کو چوٹ لگ جاتی تو۔۔۔ اس سے پہلے  
 سیمل کوئی جواب دیتی ضرور مسکراہٹ دباتا مصنوعی فکر مندی سے کہنے لگا۔۔  
 سیمل نے پلٹ کر اسے گھورا۔۔ تم ہو ہی بد تمیز اللہ کرے موٹی لڑکی سے

تمہاری شادی ہو جائے ہنہ

استغفر اللہ کیسی بہن ہو اپنے بھائی کو بد دعا دے رہی ہو ویسے اگر موٹی مل  
 بھی گئی تو میں اسے صبح واک پر لیکر جایا کروں گا۔۔ واہ صبح میں وہ  
 اور سنسان سڑک۔۔۔

ضرور مزے سے بولتا دونوں کو حیران چھوڑتا سیمل کے ماتھے پے پیار کر کے  
 سب لڑکوں کے ساتھ بھنگڑا کرنے بھاگا۔۔۔

پاگل لڑکا ارہان چلیں۔۔۔۔ سیمل ہلکا سا مسکراتی ارہان کو دیکھ کر اسکا ہاتھ

تھامتی اندر بڑھنے لگی  
 جہان اور عصام کے اسٹیج پے بیٹھتے ہی کچھ دیر بعد وردہ اور تعبیر کو بھی اسٹیج  
 پر لیا گیا۔۔۔۔۔

مووی اور تصویریں کے کچھ دیر بعد نکاح شروع ہوا۔



نکاح کے بعد دوبارہ مووی بننے کا ایک طویل سلسلہ چلا۔۔۔

جہان بھائی تیار ہو جائیں موٹی چھپکلی اور ایمان بھابھی ڈاکو بنی یہیں آرہی ہیں  
 ضرم رازداری سے بولا

ابے میں نے پہلے ہی رسم کے لئے پیسے رکھ لئے ہیں جہان نے کہہ کر اسے  
 تسلی دی ضرم اسکی بات سنتے ہی آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگا۔  
 واہ جہان بھائی آپ تو بڑے کوئی بیوقوف ہیں مطلب پہلے ہی دینے کا ارادہ ہے

--

ہاں تو اس میں کیا ہے اب انکا حق ہے یا۔۔۔

افسوس مانا کے حق ہے لیکن اتنی جلدی ہار نہیں ماننی چاہیے۔۔۔ ضرم اسے  
 سمجھانے والے انداز میں بولا۔۔۔

ضرور لیکن اسکی حالت ہے نیچے بیٹھنے کی۔۔۔ دادی نے بھی کہا ہے تم جانتے  
 نہیں ہو سیمل کو جوش میں آجاتی ہیں محترمہ پہلے ہی اعلان کر چکی تھی یہ  
 رسمیں اپنی دوستوں کی حیثیت سے کریں گی اس۔۔۔





ہوگی۔۔۔ جہان بے چینی سے بولا۔۔۔  
 وردہ اسکی بے چینی دیکھتی شرمانے لگی۔  
 کتنا عجیب لگے گا آپ کو شرم بھی نہیں آئے گی یہ پوچھتے ہوئے۔۔  
 اس میں شرم والی کیا بات میں تو تمہے اٹھا کر بھی لیکر جا سکتا ہوں۔۔۔  
 جہان جھک کے بولتا اسے گہری نظروں سے دیکھنے لگا۔ وردہ گھبرا کر سرخ  
 ہوتے چہرے کے ساتھ سر جھکا گئی۔۔۔ بے شرم۔۔



عصام تعبیر کا ہاتھ تھا مے بیٹھا اسکی جانب جھکتا سرگوشی میں باتیں کر رہا  
 تھا۔۔۔

غسان مسکراتا اپنے بھائیوں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جب ایمان پاس آکر کھڑی ہوئی۔۔۔

ماشاء اللہ کتنے اچھے لگ رہے ہیں نہ ساتھ۔۔ ایمان ناراضگی بھولائے بازو پکڑتی  
 مسکرا کر بولی۔۔۔

غسان نے اسے دیکھ کر ہاتھ بڑھا کر ایمان کا ایک کان پکڑ لیا۔۔۔  
 سوری مسسز گھر پے جو ہوا لیکن کیا یہ سچ نہیں تھا کہ تم مجھے بہت تنگ کرتی  
 ہو وقت نہیں دیتی نہ ہی پاس آتی ہو۔ غسان محبت سے بولا  
 ایمان گھورتی مسکراہٹ دباتی پیچھے ہوئی۔۔۔  
 جھوٹ اچھا بولتے ہیں پیچھے ہوں سب دیکھ رہے ہیں کچھ شرم کریں۔۔۔

تمہے دیکھتے ہی پتہ نہیں شرم کہاں چلی جاتی ہے۔۔۔  
 اہم اہم ذرا ہوش میں آجائیں بھائی آپ کو پاپا بلا رہے ہیں  
 کھانے کا بول رہے ہیں ارہان گلا کنکھار کے بولتا مڑ گیا۔۔۔  
 اففف دیکھو ذرا تھوڑا رومینس بھی نہیں کر سکتے اب غسسان ایمان کا ہاتھ دبا  
 کے کہتا چلا گیا



سیمل خون خار نظروں سے اضرم کو دیکھ رہی تھی جو اسکی گود سے بہانے '  
 سے زرغون کو لیکر چلے گئے تھے۔۔۔

ابھی بتاتی ہوں۔۔۔ سیمل بڑبڑاتی آگے بڑھی  
 ضرم پیٹا بیچ جاؤ تم تو سیمل قاتلانہ انداز میں اس طرف آرہی ہے۔۔۔  
 ارہان کے بتاتے ہی ضرم کو زرغون کے ساتھ سیلفی لے رہا تھا جلدی سے  
 موبائل کوٹ میں رکھتا زرغون کو لیے دوستوں کی طرف بھاگ گیا۔۔۔  
 ارہان آپ لے کر آئیں اس سے زرغون کو۔۔۔ سیمل ارہان تک پہنچتی تپ کر  
 بولی۔۔۔

ہاہا ہا یار تم دونوں کیا بچوں کی طرح کر رہے ہو۔۔۔  
 ہنسیں مت ایمان بھابھی سے ابھی لیا تھا میں نے اسے۔۔۔  
 اچھا بابا لاتا ہوں ہم تم بیٹھو جا کر غسسان بھائی دیکھو بلا رہے ہیں۔۔۔  
 ارہان غسسان کو دیکھتا اسے بتا کر ضرم کی طرف بڑھا۔ سیمل پلٹ کر اپنے

بھائی کے پاس چلی گئی۔۔۔



ساڑے گیارہ بجے تک رخصتی ہوئی۔۔۔۔۔ اب کی بار دادی نے سختی سے سب کو بول دیا تھا فضول کے مشورے اپنے پاس رکھیں دولہا دلہن سب کے ساتھ ہی گھر تک جائیں گے۔۔۔

اور کسی کو کوئی اعتراض بھی نہیں تھا ضرم حورین کو حسرت سے دیکھتا کار میں بیٹھا۔۔۔ سب کے بیٹھتے ہی سب ہی کار گھر کی جانب گامز ہو گئے۔۔۔

جہان وردہ کا ہاتھ پکڑے ہاتھ کی پشت کو سہلا رہا تھا۔۔۔  
پلیز رونا بند کرو ورنہ سوچ لو میں بلی سے نہیں ڈرتا۔۔۔ جہان اسکے کان کے قریب آکر بولا

وردہ نے گھور کر اسے دیکھا۔۔۔ سرخ جوڑے میں سچی سنوری بہت اچھی لگی۔۔۔

ہمیں ڈرانے کی ضرورت نہیں ورنہ غسان بھائی کو آپ کی شکایت کر دیں گے۔۔۔

وردہ منہ بنا کر دھمکی دینے لگی۔۔۔

بہت تیز نہیں ہو گئی ہو تم۔۔۔ جہان آنکھیں دیکھا کر بولا۔۔۔

وردہ ناک چڑھاتی باہر دیکھنے لگی۔۔۔



ابھی آدھے راستے تک ہی پوہنچے تھے جب عصام تعبیر کا ہاتھ تھام کر اسے

دیکھنے لگا۔

پھر ہاتھ بڑھا کے تعبیر کے آنسو پوچھے۔۔۔ تعبیر نے گردن گھوما کر آنسوؤں سے بھری نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔

رومت میں بھی تو اب تمہارا اپنا ہی ہوں۔۔۔ آہستہ سے کہتے عصام نے اسکا ہاتھ دبایا۔۔۔

تعبیر اسکی بات سنتی دھیرے سے مسکراتی اسے دیکھنے لگی۔۔۔

ویسے ایک بات کہوں تم سے عصام اسے دیکھ کر بولا۔  
ہمم۔ کہیں

آج تم بہت خوبصورت لگ رہی ہو۔۔۔ میں خوش ہوں بہت کے  
تم میری ہو گئی۔۔۔۔۔ عصام۔ محبت بھرے۔ لہجے میں کہتا مسکرا کر اسے دیکھنے لگا  
تعبیر اسکی بات سنتی مسکرانے لگی۔۔۔

گھر پوہنچتے ہی بہت شاندار طریقے سے دونوں کپلز کا استقبال ہوا۔۔۔ مووی اور  
رسموں کے کے بعد دونوں دلہنوں کو روم میں جھج دیا۔  
جب کے جہان اور عصام دوستوں کہ پاس ڈرائنگ روم میں تھے۔۔۔  
ایمان زرغون کو سلانے اپنے روم کی طرف بڑھ گئی۔۔۔



وردہ بیٹھی روم کا جائزہ لے رہی تھی جب جہان اندر داخل ہوا۔۔۔

وردہ اسے دیکھتی بیڈ سے نیچے اتر کر کھڑی ہوگئی  
 کیا ہوا تم کھڑی کیوں ہوگئی۔۔۔ جہان اسے قریب اتا بولا۔۔  
 وہ ہمیں لینس اتارنے ہیں۔۔ ہم اس کی وجہ سے زیاد بے سکونی محسوس کر رہے  
 ہیں۔۔۔ وردہ اسے دیکھ کر بتانے لگی۔۔

ہاں اتار لو جب تک میں چنچ کر کے آتا ہوں تم بھی اگر چنچ کرنا چاہو تو۔۔  
 تاکہ یہ سب مجھے بے سکون نہ کر دے۔۔ جہان ذومعنی کہتا ایک آنکھ دبا کے  
 الماری کی طرف بڑھ گیا۔۔

وردہ دھک دھک کرتے دل کے ساتھ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے جا کھڑی  
 ہوئی۔۔

جہان واش روم سے جیسے ہی باہر نکلا۔۔ روم میں اندھیرا دیکھ کر تھوڑا حیران  
 ہوا۔۔۔

پر جیسے ہی نظر بیڈ پر گئی تو مسکرانے لگا۔۔  
 اوہ تو مجھ سے بچنے کے لئے سونے بھی لیٹ گئی۔۔۔ ویسے تمہے منہ دکھائی کا  
 تحفہ نہیں چاہیے تھا۔۔

جہان کہتا اسکے برابر میں لیٹا۔۔  
 وردہ کروٹ لئے آنکھیں میچے لیٹی تھی۔۔۔

ہم کل لے لیں گے ابھی بہت زیادہ نیند آرہی ہے۔۔ وردہ ممننائی جہان کی  
 مسکراہٹ گہری ہوگئی۔۔۔

ہم یہ بھی ٹھیک ہے تمہارا ہی ہے۔۔۔ اچھا ذرا میری طرف کروٹ لو۔۔۔  
 نہیں ہم اس ہی کروٹ پے سوتے ہیں۔۔۔ وردہ گھبرا کے۔ جلدی سے بولی  
 لے رہی ہو یا۔۔۔ جہان نے کہتے ساتھ اسکی کمر پے ہاتھ رکھا  
 جہان کے چھوتے ہی وردہ نے کروٹ بدلی۔۔۔ اب ٹھیک ہے۔۔۔  
 وردہ اندھیرے میں آنکھیں پھیلا کر بولی

جہان نے جواب دیے بنا ہی اسے اپنے نزدیک کھینچ لیا۔۔۔



عصام جیسے ہی اپنے روم میں آیا تعبیر کو بیڈ پر بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے  
 آنکھیں موندے دیکھ مسکرا دیا۔۔۔

پھر وہیں جوتے اتار کر چلتا آہستہ سے بیڈ پر بیٹھتا اسکے نزدیک جا کر اسے دیکھنے  
 لگا۔۔۔

تعبیر نے یونہی بیٹھے دھیرے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا۔  
 تم کیا مجھے دیکھ رہی تھی۔۔۔ عصام اسکے چہرے کو تھام کے پوچھنے لگا۔۔۔  
 آپ کے پرفیوم کی خوشبو سے۔۔۔ تعبیر نظریں جھکا کر دھیرے سے بولی  
 عصام اسکے جواب پر مسکراتا رہا پھر اپنے اور اسکے درمیان کا فاصلہ مٹاتا اس پے  
 جھک گیا۔



اگلے دن ولیمے کا فنکشن تھا۔۔۔ صبح ناشتہ سب نے خوش گوار ماحول میں  
 کیا۔۔۔ گھر کا ہر ایک فرد بہت خوش تھا۔۔۔

چونکہ فنکشن رات کو تھا اس لئے سب اپنی تیاریوں میں مسروف تھے۔۔۔  
 دوپہر تک سیمل اپنی تینوں بھابیوں کے ساتھ پارلر جانے لگی۔۔۔  
 غنسان میں چاہ رہی تھی گھر پے ہی تیار ہو جاتی ہوں زرغون آپ کو تنگ کر  
 دے گا۔۔۔ ایمان جاتے جاتے پلٹ کر ایک بار پھر اسے بولی جو سن ہی نہیں  
 رہا تھا۔۔۔

کوئی تنگ نہیں کرے گا اگر کریگا تو ماشاء اللہ چاچو ہیں نا اسکے۔۔۔  
 بالکل سہی کہ رہے ہیں بھائی۔۔۔ ایمان بھابی آپ آرام سے جائیں میں ہوں  
 پھر وہ دو جو بیٹھے ہیں کس کھیت کی مولی ہیں آپ انکے ویسے کے لئے اپنے  
 لاڈلے چھوٹے بچے کو۔ چھوڑ کر۔ جا رہی ہیں۔

ضرم قریب آکر زور سے بولا  
 جہان اور عصام نے وہیں بیٹھے بیٹھے اسے گھورا پر کہا کچھ۔ نہیں  
 ہاہاہا۔۔۔ بہت بری بات ہے ضرم اچھا پھر میں چلی جاتی ہوں۔۔۔  
 ایمان ہنستی ضرم کے کندھے پے چپت لگاتی اپنے بیٹے کو پیار کر کے چلی گئی۔۔۔



جہان تیار ہو گئے؟ غنسان اندر داخل ہوتے پوچھنے لگا۔۔۔  
 جی بھائی بس کوٹ پہننا ہے آپ کیوں پوچھ رہے ہیں  
 جہان جواب دیتا بولا۔۔۔

غنسان تیار کھڑا گود میں زرغون کو لئے ہوئے تھا۔۔۔

دودھ بنوانا تھا خیر میں ضرم سے کہتا ہوں۔۔۔ غسسان مسکرا کے کہتا زرغون کی پیٹھ ہلکے ہلکے تھپتھپاتا باہر نکل گیا۔۔۔ جب کے جہان صدمے میں رہ گیا تھا چپ ہو جا میرا باپ اچانک کیا ہو گیا۔۔۔۔۔ غسسان سب کو تیار دیکھتا خود ہی روتے زرغون کو لئے کچن میں آیا۔۔۔ رانی اور اسکی ماں بھی نہیں تھی کیوں کے خود ہی غسسان بے انھیں بھیج دیا تھا۔۔۔

غسسان سینگ کے پاس آیا ایک ہاتھ میں اسے جھولاتا دوسرے ہاتھ سے اسکا فیڈر دھونے لگا۔۔۔

یار ایمان کب اوگی۔۔۔ جھنجھلا کے بڑبڑاتا جیسے ہی پلٹا تینوں بھائیوں کو دیکھتا آنکھیں گھومانا سلیپ پے فیڈر رکھ کے زرغون کو بہلانے لگا۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جب کے تینوں اپنے قہقہہ کا گلہ گھونٹتے اندر داخل ہوئے۔۔۔ بھائی لائیں ہم مدد کرتے ہیں۔۔۔۔۔ ضرم دودھ کا ڈبہ لاؤ اور عصام پانی ابال لو۔۔۔

ابالنے کے بعد ٹھنڈا تم کرنا۔۔۔ عصام اسے بولتا پانی رکھنے لگ زرغون باپ کی گود میں ہاتھ کی تین انگلیاں منہ میں چباتا پٹر پٹر اپنے تینوں چاچوں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

بھائی آپ لاؤنج میں جائیں ہم ابھی فیڈر تیار کر کے لاتے ہیں۔۔۔ ضرم اسے دیکھ کے بولا۔۔۔

نہیں یہیں ٹھیک ہوں۔۔۔ غسان اپنے بھائیوں کو محبت سے دیکھتا مسکرا کے  
 بولا۔۔

یہ لیں بن گیا۔۔۔۔۔ کچھ دیر بعد جہان نے مسکرا کر فیڈر دیا  
 تھینک یو۔۔۔ غسان مسکرا کر کچن سے نکل گیا



کیسی لگ رہی ہوں۔۔

بہت ہی حسین لگ رہی ہو۔۔ ارہان ہاتھ تھام کے بولا۔۔۔  
 دونوں بینکیوٹ میں آمنے سامنے کھڑے تھے۔۔۔

دونوں کپلز کا ابھی فوٹو شوٹ ہو رہا تھا۔۔۔

سیمل ارہان کے کہنے پر شرمائی۔۔۔

ارہان آجاؤ تصویریں کے لئے۔۔۔ نرم دونوں کو دیکھتا انکے پاس آگیا۔۔۔

اچھا چلو۔۔۔۔۔ سیمل جھٹ پر جوش ہو کر کہتی چلی گئی

کبھی کبھی تم کباب میں چربی لگتے ہو۔۔ ارہان نے گھور کر اسے کہا۔۔۔

ہاہا چربی نہیں ہڈی۔۔۔ نرم نے ہنس کر کہا۔

جانتا ہوں۔۔۔۔۔ اب چلو میری بیوی کو بھگا دیا۔۔۔ ارہان اسے کہتا اسٹیج کی طرف

بڑھ گیا۔۔۔۔۔



نرم کھڑا رضیہ بیگم سے بات کر رہا تھا جب حورین پے نظر پڑی۔۔۔

حورین اسے دیکھتی کونے والی۔ ٹیبل پے جا بیٹھی۔۔۔

اسلام علیکم۔۔۔

ضرم کی آواز پر حورین نے اسے دیکھا۔۔۔ علیکم اسلام۔۔۔

پہچانا یا بھول گئی۔۔۔ ضرم کہتا خود ہی بیٹھ گیا۔۔۔

ہم میری دوستیں کہتی ہیں تمہاری یادداشت بہت اچھی ہے۔۔۔ حورین مسکراتی

کندھے اچکا کے بولی۔۔۔

کیا تم فلرٹ کرنے کی کوشش کر رہی ہو۔۔۔ ضرم اسے جواب پر آئی برو اچکا

کے بولا

بلکل نہیں۔۔۔۔۔ میں ایسی ویسی لڑکی نہیں ہوں اور آپ تعبیر آپ کے دیور

ہیں اس لئے جواب دے دیا اور بس

تعبیر تپ کر بولتی کھڑی ہوگئی۔۔۔۔۔ ضرم مسکراتے پر سکون بیٹھا دیکھنے لگا۔۔۔

میں تو دوستی کرنے آیا تھا خیر چلو انشاء اللہ پھر ضرور ملاقات ہوگی۔۔۔ ضرم

اسے کہ کر چلا گیا

جب کے حورین یونہی کھڑی اسے جاتا دیکھتی رہی۔۔۔

ویسے کی تقریب اپنے عروج پر تھی۔۔۔۔۔ ہر کوئی خوش اور پر سکون

تھا۔۔۔۔۔ دس بجے تک کھانا بھی کھول گیا۔۔۔

سیمل ہاتھ میں پلیٹ پکڑے ارہان کا ہاتھ پکڑے اسٹیج پے اپنے بھائیوں

بھائیوں کے۔۔۔ پاس آئی۔۔۔ اوپر چڑھتے ہی موڑ کر اسنے دادی کو۔ دیکھا جو اسے

ہی گھور رہی تھیں

پھر رضیہ بیگم سے کچھ۔ کہتے غنسان کو دیکھا جو اسے دیکھ۔ کر مسکراتا اسٹیج پر  
آیا۔

تھینک یو بھائی ورنہ دادی ڈانٹ رہی تھیں لڑکی خداناخاستہ گر نہ جانا۔۔۔۔۔ سیمل  
دادی کی طرح بولتی ہنسنے لگی۔۔

ہاہاہا ہم سب ہیں۔ غنسان نے کہتے اسے سینے سے لگایا۔۔۔

آئی لو یو بھائی۔۔ آئی لو یو ٹو بچہ۔۔ غنسان نے کہ کے سر پر پیار کیا۔۔۔۔

جہان بھائی دیکھا یہ موٹی چھپکلی سب سے زیادہ بھائی سے۔ پیار کرتی  
ہے۔۔۔۔۔ ضرم جہان کو بتا کے منہ پھولا کر بیٹھ گیا۔

ارے یار میں ہوں نہ۔۔۔۔۔ عصام اسکے کندھے پر بازو رکھ کے بولا۔۔

عصام بھائی رہنے دیں یہ ہے ہی جلا ہوا مرغا کبھی اس نے کہا سیمل میری بہن  
تم بہت اچھی ہو۔۔۔۔

کدو بیٹا میں کیوں بولوں تمہے۔۔۔۔۔ ضرم اپنے جگہ سے کھڑا ہوتا بولا۔۔۔

ہاں تو میں بھی کدو میں کیوں بولوں۔۔۔۔۔ سیمل بھی اسے گھور کے بولی۔۔۔

وہ تو تم ہو ہی۔۔۔۔۔ ضرم مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔۔

تم۔۔۔۔۔ سیمل غصے میں آگے بڑھنے لگی جب لڑکھرائی

یکدم ارہان اور غنسان نے اسے پکڑا جب کے سب گھبرا کے اپنی جگہ سے  
اٹھ کھڑے۔ ہوئے۔۔۔

سیمل ٹھیک ہو تم۔۔۔۔۔ ارہان گھبرا کے پوچھنے لگا۔۔۔

ٹھیک ہوں بلکل۔۔۔ سیمل ارہان کو کہ کے مسکرائی۔۔۔  
 ضرم تیزی سے اسکے قریب آیا۔۔۔  
 یار تم دیکھتی نہیں ہو کیا۔۔۔  
 ضرم بس کرو اب ایمان نے ایک دم اسے ٹوکا۔۔۔  
 اچھا سوری یار موٹی چھپکلی تم میری بہت پیاری بہن ہو۔۔۔ ضرم بولتا اسے سینے  
 سے لگا گیا۔۔۔

تم بھی اسٹوپڈ۔۔۔ سیمل سینے سے لگے ہی مسکرا کے بولتی خود بھی اسکے گرد  
 ہاتھ کر لیے۔۔۔ دونوں کو یوں دیکھ سب کے چہروں پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔۔۔



ختم شدہ

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔  
 ہمیں اپنی ویب نیو ایر میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی  
 ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ  
 کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے  
 ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشا اللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات  
 کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

